صحیح احادیث پر مبنی
فضائل اعمال
کا مستند مجموعہ
جنت کی راہیں
175 سے زائد اسباب
www.KitaboSunnat.com
نایف بن ممدوح بن عبد العزیز آل سعود
مجلس التحقیق الاسلامی

جنت کی راہیں

جنت میں داخل ہونے کے 175 اسباب

جنت کی راہیں

جنت میں داخل ہونے کے 175 سے زائد اسباب

تالیف

نایف بن ممدوح بن عبدالعزیز آلِ سعود

ترجمہ وتخریج

محمد اسلم صدیق

رکن مجلس التحقیق الاسلامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست موضوعات

جنت اور اس کی بے بہا نعمتیں

کسبِ ثواب کے مواقع

جنت میں داخل ہونے کے 170 سے زائد اسباب

اعمال کو برباد کرنے والے اُمور

عرضِ ناشر

انسان ربّ ِکریم کے فضل وکرم کا کس قدر محتاج ہے، اس کا اندازہ دنیا میں آزمائشوں کے شکار لوگوں کے پاس چند لمحے گزارنے سے بخوبی ہوجاتا ہے اور روزِ قیامت تو جب نامہ اعمال انسان کے ہاتھ میں تھمایا جائے گا تو ہر انسان معمولی سے معمولی نیکی کو اپنے نامہ اعمال میں شامل کروانے کی جستجو میں ہوگا اور اسے دنیا میں کیئے ہوئے نیک اعمال کی خوب قدر معلوم ہوگی۔ اس دن انسان چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو ہر قیمت پر حاصل کرنے کے لئے بے تاب ہوگا، لیکن عمل کی مہلت ختم ہوچکی ہوگی!!

دنیا کے اس چند روزہ دارِ امتحان کو اللہ تعالیٰ نے آخرت کی تیاری اور نیکیاں کمانے کی مہلت قرار دیا ہے۔ اللہ کا بے پایاں انعام واحسان ہے کہ اس نے انسان کو نیکی کی طرف راغب کرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے اعمال کے بدلے عظیم نیکیاں اور انعامات کا وعدہ کیا ہے۔ انسان کی فطرت بھی یہ ہے کہ وہ اپنے اعمال نامے میں اضافہ کے لئے ان ترغیبات پر انحصار کرتا ہے۔

ذکر واذکار اور نیک اعمال کے فضائل پر مبنی کتابوں میں اکثر مستند باتوں کی بجائے بزرگوں کے اقوال اور ضعیف احادیث کا سہارا لیا جاتا ہے جبکہ قرآنِ مجید اور نبی کریم ﷺ کے مستند فرامین میں کئی ایسے اعمال کا تذکرہ ملتا ہے جو انسان کو جنت میں لے جانے کا حقیقی سبب بن سکتے ہیں۔ اس سال رمضان المبارک میں عمرہ کے موقع پر مجھے مکہ مکرمہ میں ایک عرب عالم کی حال ہی میں تالیف کردہ کتاب **فُرص كسب الثواب**

دستیاب ہوئی جس میں احسن انداز میں ایسے نیک اعمال کو جمع کیا گیا تھا۔ کتاب کی ورق گردانی کے دوران ہی مجھے اس کتاب کی غیر معمولی افادیت کا اندازہ ہوا، چنانچہ پاکستان پہنچ کر میں نے ادارۂ محدث میں اپنے رفیق جناب محمد اسلم صدیق کو اس کے ترجمے کا کہا، جنہوں نے اوّلین فرصت میں اس کتاب کا ترجمہ کردیا۔

مصنف نے اپنی کتاب میں اس امر کی پابندی کی ہے کہ وہ صرف اس موضوع پر صحیح احادیث کو ہی لائیں گے۔ اس دعویٰ میں آپ کامیاب رہے ہیں اور آپ نے ایسی احادیث کو ہی منتخب کیا ہے جس کو صحت کی صراحت کسی 'محدث' نے کی ہے۔ البتہ اس کتاب میں ان احادیث کے مکمل حوالے موجود نہ تھے۔ فاضل مترجم نے ہر حدیث کا مختصر حوالہ دینے کے علاوہ ان احادیث کے صحت وضعف کی صراحت کی تفصیل بھی پیش کردی ہے جس سے اس کتاب کی افادیت اور علمی حیثیت مزید مستحکم ہوئی ہے۔

اس کتاب میں قرآنی آیات کے حوالے متن میں اور احادیث کے حوالے حاشیہ میں درج کیے گئے ہیں اور آسانی کے لئے ہر دس موضوعات کے بعد حوالہ نمبر کو ایک سے شروع کیا گیا۔ حوالے کے لئے احادیث کی معروف ومتداول نمبر سکیموں سے مدد لی گئی ہے اور اکثر وبیشتر علامہ البانیؒ کے صحت وضعف کے حکم پر اعتماد کرتے ہوئے ان کی کتب کے حوالے دیے گئے ہیں جبکہ مسند احمد کے لئے الموسوعة الحدیثیة کے محققین پر اعتماد کیا گیا ہے۔ اگر حدیث 'حسن' یعنی مقبول درجے کی ہے تو آخر میں اس کی صراحت بھی کردی گئی ہے۔ صحیحین کے حوالوں میں کتاب کا نام بھی درج کیا گیا ہے۔

موصوف کا ترجمہ اپنے اُسلوب کے لحاظ سے بامحاورہ اور سلیس ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ کتاب فضائل اعمال پر مروّج دیگر کتب کا نعم البدل ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم ﷺ کے صحیح فرامین پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

حافظ حسن مدنی

جولائی ۲۰۰۵ء

مقدمہ

سب تعریفات جہانوں کے پالن ہار اللہ مالک الملک کو سزاوار ہیں۔اللہ رحمت وسلامتی اور برکات نازل فرمائے اپنے بندے اور رسولﷺ پر جنھوں نے کائنات کو حق کا راستہ دکھایا اور رحمت وسلامتی نازل فرمائے اس کی آل، اصحاب اور قیامت تک آنے والے راہِ حق کے مسافروں پر أما بعد

قارئین کرام! میں نے زیرِنظر کتاب میں، کتاب اللہ اور صحیح احادیث سے فضائل اعمال کی ایک فہرست جمع کردی ہے، اس کا نام میں نے 'جنت کی راہیں' تجویز کیا ہے۔

کتاب کا یہ ایڈیشن پہلے ایڈیشن سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اس میں مقدمہ کو مختصر اور بعض فصول کو حذف کردیا گیا ہے۔اللہ نے موقع دیا تو ان پر مستقل کتابچہ تحریر کروں گا۔ میں نے اپنی اس بحث میں ممکن حد تک اختصار سے کام لیا ہے۔طوالت کے خدشہ سے حواشی کو قلم زد کرتے ہوئے بس بعض غریب اور مشکل الفاظ پر علما کی شروحات کو نقل کرنے پر اکتفا کیا ہے۔اور میں نے کوشش کی ہے کہ صرف ان صحیح احادیث کو نقل کیا جائے، جن پر فن حدیث کے محققین اہل علم نے اعتماد کیا ہے۔

شاید قاری کو کتاب کے بعض مقامات اور ابواب بے ربط اور بے تسلسل محسوس ہوں، تو ایسا میں نے عمداً اور قصداً کیا ہے تاکہ عبارات میں تنوع قارئین کے لئے

مطالعہ میں مزید شوق کا باعث بن جائے۔ یہ ہے وہ منہج جو میں نے اپنی اس کتاب میں اختیار کیا ہے۔ اہل علم وفضل سے استدعا ہے کہ اگر وہ اس میں کوئی خامی، کوتاہی یا کمی ملاحظہ کریں تو اس سے آگاہ فرمائیں۔ میں تو وہی کہتا ہوں جو عماد اصفہانی نے کہا ہے کہ ''میں نے اکثر یہ دیکھا ہے کہ اگر آج کسی نے کوئی کتاب لکھی ہے تو کل کو وہ کہتا ہے، اگر اس میں یہ تبدیلی کردی جاتی تو زیادہ بہتر تھا، اگر فلاں جگہ اضافہ کردیا جاتا تو اچھا ہوتا، اگر فلاں چیز پہلے اور فلاں بعد میں ہوتی تو کتاب زیادہ معیاری ہوتی۔''

ان کی بات باعثِ عبرت اور اس بات کی دلیل ہے کہ نوعِ انسان کا کوئی فرد بھی نقص وخطا سے منزہ نہیں ہے، ہاں اگر کسی کتاب کو پایۂ کمال حاصل ہے تو وہ اللہ کی کتاب قرآن ہے۔

میں آخر میں اللہ تعالیٰ کا شکرگزار ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، جس نے مجھے یہ مفید کام انجام دینے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کے بعد میں اپنے معزز والدین کا شکرگزار ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی مدد اور والدین کی دعائیں شامل حال نہ ہوتیں تو نہ معلوم میں کس حال میں ہوتا، مختصراً میں صرف یہی کہہ سکتا ہوں:

﴿رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ (الاسراء:۲۴)

''اے اللہ! میرے والدین پر رحم فرما، جس طرح بچپن میں اُنہوں نے میری پرورش کی۔''

اللہ سے خواستگار ہوں کہ وہ دونوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور التجا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے احسان وکرم سے میرا، میرے والدین اور جملہ مسلمین کا خاتمہ بالخیر فرمائے، اور میرے اس کام کو ریاکاری اور تکبر سے بچاتے ہوئے خالص اپنے لئے

شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔

یہاں اپنے بیٹے عبداللہ بن نایف بن ممدوح بن عبدالعزیز کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کی نظرِ ثانی، پروف خوانی اور مطبوعہ نسخہ کی مسودہ سے مطابقت میں میری مدد فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے بھائیوں کو علم و عمل کی دولت سے بہرہ ور فرمائے اور انہیں اپنے بندوں کے لئے باعثِ اصلاح بنا دے۔

﴿ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا ﴾ (الفرقان:۷۴)

اللہ ذوالجلال والاکرام سے دُعا گو ہوں کہ وہ ہمیں اور اُمتِ مسلمہ کو اَعمالِ خیر کی توفیق نصیب فرمائے، اور ہر قسم کی شر، ابتلا و فتنہ سے محفوظ فرمائے اور ہمیں گمراہی کے راستوں سے بچا کر ہدایت یافتہ اور دوسروں کو راہِ راست پر گامزن کرنے والا بنا دے اور اجر وثواب کی کمائی کے تمام راستوں اور دروازوں اور مواقع سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں، ہمارے والدین، ہمارے حکمرانوں، ہمارے علما، دعاۃ اور تمام مسلمانوں کو دنیا و آخرت میں قول ثابت پر مستقیم رکھتے ہوئے ہماری بخشش کا سامان فرما دے!

وآخر دعوانا أن الحمدلله رب العلمين وصلى الله وسلم وبارك على عبده ورسوله الأمين ومن تبع سنتة واقتفىٰ أثره إلى يوم الدين

نایف بن ممدوح بن عبدالعزیز آل سعود

غفر الله له ولوالديه وذرّيته وذويه وجميع المسلمين

تاریخ: ۳۰/رجب ۱۴۲۴ھ

رب زدني علما

يَا مُعَلِّمَ اِبْرَاهِيْمَ عَلِّمْنَا ، يَامُفَهِّمَ سُلَيْمَانَ فَهِّمْنَا

عظیم خوشخبریاں اور وعدے

❀ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ أَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهٰرُ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَأُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا وَلَهُمْ فِيْهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَهُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (البقرۃ:۲۵)

"اور جن لوگوں نے ایمان کی راہ اختیار کی، اور اس کے مطابق اپنے اعمال درست کر لئے، انہیں خوشخبری دے دو کہ ان کے لئے سرسبز و شاداب باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ جب ان باغوں کا کوئی پھل انہیں پیش کیا جائے گا تو وہ بول اٹھیں گے کہ ایسے ہی پھل اس سے پہلے دنیا میں ہم کو دیئے جاتے تھے، نیز ان کے لئے پاکیزہ اور پارسا بیویاں ہوں گی اور وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔"

❁ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ أَكْبَرُ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (التوبہ:۷۲)

"مؤمن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے اللہ کی طرف سے (نعیم ابدی کے) باغوں کا وعدہ ہے، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، ان سدا بہار باغوں میں ان کے لئے پاکیزہ قیام گاہیں ہوں گی، اور سب سے بڑھ کر نعمت یہ کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی انہیں حاصل ہوگی اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔"

❁ دوسرے مقام پر قرآن کریم نعماءِ جنت کا تذکرہ ان الفاظ میں کرتا ہے:

﴿إِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَعِيْمٍ ❊ فٰكِهِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ❊ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ❊ مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ﴾ (الطّور:۱۷تا۲۰)

"جنتی لوگ وہاں باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے اور اللہ کی عطا کردہ چیزوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے اور ان کا رب انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے گا۔ ان سے کہا جائے گا: کھاؤ اور پیو مزے سے اپنے ان اعمال کے صلے میں جو تم کرتے رہے ہو۔ وہ آمنے سامنے بچھے ہوئے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، اور ہم خوبصورت آنکھوں والی حوریں ان سے بیاہ دیں گے۔"

❀ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿جَنّٰتِ عَدْنِ ۨ الَّتِيْ وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ بِالْغَيْبِ اِنَّهٗ كَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِيًّا۝لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا اِلَّا سَلٰمًا وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيْهَا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۝تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا﴾

''ان کے لئے ہمیشگی کی جنت ہے جن کا اپنے بندوں سے خدائے رحمان نے در پردہ وعدہ کر رکھا ہے اور یہ وعدہ یقیناً پورا ہو کر رہے گا۔ وہاں کوئی ناشائستہ اور بیہودہ بات ان کے کانوں میں نہیں پڑے گی، جو کچھ سنیں گے وہ سلامتی ہی کی صدا ہوگی، اور صبح و شام طرح طرح کے کھانے ان کے لئے مہیا کئے جائیں گے۔ یہ ہے وہ جنت جس کا وارث ہم اپنے ہر اس بندے کو بنائیں گے جس نے تقویٰ کی راہ اختیار کی ہوگی۔'' (مریم:۶۱ تا ۶۳)

❀ اور فرمایا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا﴾

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کئے، ان کی میزبانی کے لئے فردوس کے باغ ہوں گے، جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔'' (الکہف:۱۰۷،۱۰۸)

❀ اللہ تعالیٰ کا ایک اور فرمان سنئے!

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا۝اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ

الاَنْھٰـرُ یُحَلَّوْنَ فِیْھَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَھَبٍ وَّیَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّـنْ سُـنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّکِئِیْنَ فِیْھَا عَلَی الْاَرَآئِکِ نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا﴾ (الکھف:۳۰،۳۱)

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ کیے، ہم ان کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتے، ان کے لئے ہمیشہ رہنے والی جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہ سونے کے کنگن پہنے ہوئے، باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے کپڑوں سے آراستہ مسندوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، کتنا اچھا ہے ان کا بدلہ، اور کیا ہی اچھی انہوں نے جگہ پائی۔''

﴿وَسِیْـقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ اِلَی الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰی اِذَا جَآءُوْھَا وَفُتِـحَـتْ اَبْـوَابُھَـا وَقَـالَ لَھُـمْ خَـزَنَتُھَـا سَلٰـمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَـادْخُـلُـوْھَـا خٰـلِدِیْنَ ٭ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَـنَـا الْاَرْضَ نَتَبَـوَّاُ مِـنَ الْـجَـنَّةِ حَیْـثُ نَشَـآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ﴾ (الزمر:۷۳،۷۴)

''اور جو لوگ اپنے ربّ کی نافرمانی سے بچتے تھے، اُنہیں گروہ درگروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے پہلے ہی کھولے جاچکے ہوں گے تو اس کے منتظمین ان سے کہیں گے: ''سلام ہو تم پر، تم بہت اچھے رہے، اب اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل ہوجاؤ۔ وہ کہیں گے: خدا کا شکر ہے، جس نے ہمارے ساتھ اپنے وعدہ کو سچا کردیا اور ہم کو اس سرزمین کا وارث بنادیا، اب ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں۔''

❁ اور فرمایا:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾

''اے نبیؐ کہہ دو! اے میرے بندو، جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوجاؤ، اللہ تو سب گناہوں کو بخش دیتا ہے، وہ تو غفور رحیم ہے۔'' (الزمر:۵۳)

❁ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«كلّ أمتي يدخلون الجنة إلا من أبىٰ » قالوا: يارسول الله ﷺ، ومن يأبىٰ؟ قال: «من أطاعني دخل الجنة ومن عصاني فقد أبىٰ»

''میری ساری امت جنت میں داخل ہوجائے گی ،سوائے اس شخص کے جس نے جنت میں جانے سے انکار کردیا۔لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ، جنت میں جانے سے انکار کون کرے گا! آپؐ نے فرمایا: جس نے میری فرمانبرداری کی، وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے میری نافرمانی کی، یقیناً اس نے جنت میں جانے سے انکار کردیا۔''[1]

---

[1] صحيح البخاري؛الاعتصام بالكتاب والسنة:۷۲۸۰

جنت اور اس کی بے بہا نعمتیں

[۱] جنت کے دروازے

❁ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتّٰى إِذَا جَاءُوْهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ٭ وَقَالُوْا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَآءُ ... الخ﴾

(الزمر:۷۳،۷۴)

''اور جو لوگ اپنے ربّ کی نافرمانی سے بچتے تھے، انہیں گروہ در گروہ جنت کی طرف لے جایا جائے گا، یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے پہلے ہی کھولے جاچکے ہوں گے تو اس کے منتظمین ان سے کہیں گے: ''سلام ہو تم پر'' تم بہت اچھے رہے، اب اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داخل ہوجاؤ، وہ کہیں گے: خدا کا شکر ہے، جس نے ہمارے وعدہ کو سچا کر دکھایا اور ہم کو اس سرزمین کا وارث بنا دیا، اب ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں۔''

❁ اور فرمایا:

﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآءِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ

وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ ۞ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ﴾ (الرعد:۲۳)

''وہاں ہمیشگی کے باغات ہوں گے جن میں وہ خود بھی داخل ہوں گے اور ان کے آباؤ واجداد، بیویوں، اور اولاد میں سے جو نیک کردار ہوں گے، وہ بھی جگہ پائیں گے۔ فرشتے ہر دروازے سے ان کے استقبال کے لئے آئیں گے اور ان سے کہیں گے: ''تم پر سلامتی ہے، تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا، اس کی بدولت آج تم اس کے مستحق ہوئے ہو۔ پس کیا ہی خوب ہے یہ آخرت کا گھر۔''

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«في الجنة ثمانية أبواب، فيها باب يسمیّ الريان لا يدْخله إلا الصائمون»[1]

''جنت میں آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازے کا نام 'ریان' ہے جہاں سے صرف روزے دار داخل ہوں گے۔''

❁ آپ ﷺ نے فرمایا:

«إن ما بين مصراعين من مصاريع الجنة بينهما مسيرة أربعين سنة وليأتينَّ عليها يوم وهي كظيظ من الزحام»[2]

''جنت کے ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک کا فاصلہ چالیس سال کی

---

① صحيح البخاري؛ بدء الخلق: ٣٢٥٧

② صحيح مسلم؛ الزهد والرقائق:٧٣٦١

مسافت کے برابر ہے اور یقیناً ایک دن آئے گا کہ جنت لوگوں کے ہجوم سے بھری ہوگی۔''

[۲] اہل جنت کس شان سے جنت میں داخل ہوں گے؟

❁ رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت ان الفاظ میں فرمائی ہے:

((إن أول زمرة يدخلون الجنة على صورة القمر ليلة البدر والذين يلونهم على أشد كوكب دريٍّ في السماء إضاءة لا يبولون ولا يتغوّطون ولا يتمخّطون ولا يتفُلُون أمشاطهم الذهب ورشحهم المسك ومجامرهم الألُوّة، أزواجهم الحور العين أخلاقهم على خُلُق رجل واحد على صورة أبيهم آدم ستون ذراعًا في السماء))[۳]

''سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا، ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے اور اس کے بعد جو لوگ جنت میں جائیں گے ان کے چہرے فلک کے سب سے زیادہ روشن ستارے کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ جنت کے باشندوں کو نہ پیشاب کی حاجت ہوگی نہ پاخانے کی۔ نہ وہ تھوکیں گے اور نہ ہی ناک نتھاریں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، اور ان کا پسینہ ایسے ہوگا جیسے کستوری ہے اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگ رہا ہوگا۔ ان کی بیویاں موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں ہوں گی۔ سب

[۳] صحيح البخاري؛ أحاديث الأنبياء:۳۳۲۷، صحيح مسلم؛ الجنة ونعيمها: ۲۸۳۴

کے عادات و خصائل ایک جیسے ہوں گے، اپنے باپ آدمؑ کی صورت پر ہوں گے، ساٹھ ہاتھ قد ہوگا۔''

[۳] سب سے ادنیٰ درجہ کے جنتی کی بادشاہت کتنی عظیم ہوگی؟

❁ رسول اللہ ﷺ بیان فرماتے ہیں:

((إن موسىٰ عليه السلام سأل ربه: ما أدنى أهل الجنة؟ قال: رجل يجيء بعد ما أدخل أهل الجنة الجنةَ فيقال له: ادخل الجنة، فيقول: رب كيف وقد نزل الناس منازلهم، وأخذوا أخذاتهم؟ فيقال له: أترضى أن يكون لك مثل ملك من ملوك الدنيا؟ فيقول: رضيت رب، فيقول له: لك ذلك ومثله، ومثله، ومثله ومثله فقال في الخامسة: رضيت رب، فيقول: هذا لك وعشرة أمثاله، ولك ما اشتهت نفسك، ولذَّت عينك فيقول: رضيت رب، قال: رب! فأعلاهم منزلة؟ قال:أولئك الذين أردت، غرستُ كرامتهم بيدي، وختمت عليها، فلم ترَ عين، ولم تسمع أذن، ولم يخطر على قلب بشر قال: و مصداقه في كتاب الله عزوجل: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾ [۴]

''موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ربّ سے سوال کیا کہ سب سے ادنیٰ درجہ کا جنتی

---

[۴] صحيح مسلم؛ الإيمان: ٤٦٤

کون ہوگا؟ فرمایا: وہ آدمی کہ اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے کے بعد اسے لایا جائے گا، اور اسے کہا جائے گا کہ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ کہے گا: اے میرے ربّ! لوگ اپنی جگہ سنبھال چکے اور تمام سیٹیں بک ہو چکیں، اب یہ کیسے ممکن ہے؟ اس کو کہا جائے گا: کیا تو اس پر راضی ہے کہ تجھے دنیا کی بادشاہت جیسی ایک بادشاہت مل جائے۔ وہ کہے گا: اے میرے ربّ! میں راضی ہوں۔ اللہ فرمائیں گے: تیرے لئے دنیا کی ایک بادشاہت اور اتنی ہی اور ،اتنی ہی اور، اتنی ہی اور، اور اس جیسی ایک اور، جب پانچویں دفعہ اللہ فرمائیں گے کہ اس جیسی ایک اور تو وہ کہے گا: اے ربّ !میں راضی ہو گیا۔تو اللہ فرمائیں گے: تیرے لئے دنیا کی یہ پانچ بادشاہتیں اور اس کا دس گنا مزید اور تیرے لئے وہ سب کچھ جو تیرا دل چاہے گا اور جس سے تیری آنکھ لطف اندوز ہوگی، وہ کہے گا: اے میرے ربّ، میں راضی ہو گیا۔

پھر موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا: اے میرے ربّ! سب سے برتر درجہ کا جنتی کون ہوگا؟'' اللہ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کو میں نے خود چنا اور ان کے شرف وعظمت کی میں نے اپنے ہاتھ سے آب یاری کی اور اس پر مہر تصدیق ثبت کردی۔ جو کچھ ان کے لئے تیار ہے، وہ آج تک کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کوئی کان اس سے سامع نواز نہیں ہوا اور نہ کوئی دل اس کا تصور تک کرسکا ہے۔اس کا مصداق اللہ کا یہ فرمان ہے: ﴿ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ ﴾ ''پھر آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان ہم نے ان کے لئے تیار کر رکھا

ہے، کسی ذی نفس کو اس کی خبر نہیں ہے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سب سے کم درجہ کا جنتی وہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس کا چہرہ جہنم سے پھیر کر جنت کی طرف کر دے گا اور اس کو ایک سایہ دار درخت دکھائے گا۔ اسے دیکھ کر وہ آدمی کہے گا: اے میرے ربّ! مجھے اس درخت کے قریب کر دے، تاکہ میں اس کے سائے تلے ہو جاؤں۔''

اس کے بعد مکمل حدیث ہے، جس میں اس شخص کے جنت میں داخل ہونے اور اس کی آرزوؤں کا تذکرہ ہے۔ آخر میں یہ الفاظ ہیں:

''جب اس کی تمام آرزوئیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''تجھے یہ سب کچھ اور اس کا دس گنا مزید دیا جاتا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: پھر جب وہ اپنے گھر جنت میں داخل ہو جائے گا تو دو موٹی موٹی آنکھوں والی حوریں بیویاں بن کر اس کے پاس آئیں گی اور کہیں گی: اللہ کا شکر ہے جس نے تجھے ہمارے لئے پیدا کیا اور ہمیں تمہارے لئے پیدا کیا۔ وہ شخص یہ سب کچھ دیکھ کر کہے گا: اللہ نے کسی کو اتنا زیادہ نہیں دیا، جتنا مجھ کو دیا ہے۔''⑤

❁ رسول اللہ ﷺ کا بیان ہے کہ

''اللہ تعالیٰ ساری کائنات کو قیامت کے دن جمع کرے گا، چالیس سال تک وہ یوں کھڑے رہیں گے۔ ان کی آنکھیں پتھرا جائیں گی، وہ فیصلے کے دن کا انتظار کر رہے ہوں گے... پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو گا، اپنے سروں کو اٹھاؤ، وہ اپنے سر اوپر اٹھائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کے بقدر انہیں نور

---

⑤ صحيح مسلم ؛ الإيمان:٤٦٣

عطا فرمائے گا۔بعض کا نورایک بہت بڑے پہاڑ کی مانند ہوگا جوان کے آگے آگے دوڑ رہا ہوگا اوربعض کا نور اس سے ذرا کم ہوگا اوربعض کا نوران کے دائیں ہاتھ میں کھجور کے درخت کی مانند ہوگا اوربعض کا اس سے بھی کم ہوگا،حتی کہ سب سے آخری شخص کا نوراس کے پاؤں کے انگوٹھے پرجلوہ گر ہوگا جوکبھی روشن ہوگا تو کبھی بجھ جائے گا۔جب روشن ہوگا تو وہ شخص چلنے لگے گا اوراس کے بجھنے پر رک جائے گا۔ربّ ِکریم ان کے سامنے ہوں گے ۔ یہ شخص گرتا پڑتا آگ میں سے گزر جائے گا اورآگ کے اثرات اس کےجسم پراس طرح باقی ہوں گے جس طرح شمشیرزدہ شخص کےجسم پرزخم کا نشان باقی رہ جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگوں کوآگ پر سے گزرنے کا حکم ہوگا۔لوگ اپنے نور کے حساب سے گزرنے لگیں گے۔بعض پلک جھپکنے کی طرح گزرجائیں گےاور بعض بجلی کی طرح،بعض بادل کی طرح اوربعض رات کے وقت شیطان پرٹوٹنے والے ستارے کی مانند،بعض ہوا کی طرح گزر جائیں گے اوربعض سرپٹ بھاگنے والے گھوڑے کی طرح اور بعض دوڑنے والے آدمی کی طرح گزریں گے اورآخرکار وہ شخص جس کے پاؤں کے انگوٹھے پرنور جلوہ گر ہوگا ، منہ اور پاؤں کے بل گرتا پڑتا گزرے گا،کبھی اس کا ہاتھ پھسلے گا اورکبھی پاؤں پھسلے گا، آگ اس کے پہلوؤں کوچھوئے گی۔وہ اس طرح گرتا پڑتا اورآگ سے چومکھی لڑائی لڑتے بالآخرجہنم سے نجات پاجائے گا اوراس کے بعدجہنم کے کنارے کھڑا ہوکر کہے گا:سب تعریفات اللہ کے لیے ہیں،اس نے جوکچھ مجھے دیا ہے،

کسی کو نہیں دیا، اس نے مجھے جہنم سے نجات دی۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد اس شخص کو جنت کے دروازے کے قریب ایک حوض میں نہلایا جائے گا۔ جب وہ شخص دروازے کے ورے جنت کی نعمتیں اپنے سامنے دیکھے گا تو آرزو کرے گا: یا ربّ! مجھے بھی جنت میں داخل کر دے۔ اللہ تعالیٰ جواب دیں گے: میں نے تجھے جہنم سے بچالیا ہے تو اب بھی جنت مانگتا ہے؟ تو وہ کہے گا: یا ربّ! میرے اور جہنم کے درمیان ایک پردہ حائل کر دے کہ جہنم کی آواز مجھے سنائی نہ دے۔ اس کی یہ آرزو پوری ہوگی اور وہ جنت میں داخل ہونے کے بعد اپنے سامنے ایک محل دیکھے گا۔ اس کو یوں محسوس ہوگا جیسے خواب دیکھ رہا ہے۔ وہ آرزو کرے گا: یا ربّ یہ محل مجھے عنایت فرما دے... اللہ کہے گا: اگر میں تجھے یہ دے دوں تو پھر تو اور مانگے گا۔ وہ جواب دے گا: نہیں تیری عزت کی قسم! میں اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا اور اس سے بڑھ کر خوبصورت اور کوئی گھر کہاں ہو سکتا ہے؟ اس کی یہ آرزو بھی پوری کر دی جائے گی اور وہ اس محل میں رہائش پذیر ہو جائے گا۔ پھر اس محل کے سامنے اسے ایک اور محل نظر آئے گا، جو اس قدر خوبصورت ہوگا کہ اسے اپنا یہ محل اس کے مقابلے میں خواب معلوم ہوگا۔

اسے دیکھ کر یہ کہے گا: یا ربّ! مجھے یہ محل عنایت فرما دے۔ اللہ کہے گا: یہ دے دوں تو پھر اور مانگے گا؟ وہ جواب دے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم! اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا، اس سے بڑھ کر خوبصورت کوئی اور گھر کہاں ہو سکتا ہے؟ اس کی یہ خواہش بھی پوری ہوگی اور وہ اس محل میں سکونت اختیار کر لے گا۔ پھر

اس کے سامنے ایک اور محل نمودار ہوگا ،جس کی خوبصورتی کے سامنے اسے اپنا یہ محل خواب معلوم ہوگا۔ اسے دیکھ کر یہ شخص اللہ سے اس کا تقاضا کرے گا۔اللہ جل جلالہ فرمائیں گے: اگر تجھے یہ مل گیا تو پھر تو اور مانگے گا۔ بندہ کہے گا: نہیں، تیری عزت کی قسم! اس کے بعد کچھ نہیں مانگوں گا۔ بھلا کوئی گھر اس سے بڑھ کر خوبصورت اور کہاں ہوسکتا ہے؟ اسے یہ گھر بھی مل جائے گا، وہ اس میں قیام پذیر ہونے کے بعد اب خاموش ہو جائے گا۔اللہ پوچھیں گے: کیا ہوا اب مانگتا نہیں؟ کہے گا: اللہ بہت کچھ مل گیا اب مانگتے ہوئے شرم آتی ہے۔میں نے تیری قسم اٹھائی تھی،اب مانگتے ہوئے حیا آتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو راضی ہے کہ میں تجھے تخلیق سے لے کر فنا ہونے تک جتنی دنیا ہے،اس کے برابر دے دوں اور پھر اس کا دس گنا مزید دے دوں؟ وہ کہے گا: اللہ تو مجھ سے مذاق کرتا ہے، حالانکہ تو رب العزت ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کی یہ بات سن کر ہنس پڑے گا اور فرمائے گا: نہیں ، یہ مذاق نہیں ، میں تجھے یہ سب کچھ دینے پر قادر ہوں ، جو مانگنا ہے مانگ۔تو وہ کہے گا: اے اللہ! مجھے بھی جنتی لوگوں میں شامل کر دے۔ اللہ اسے جنتیوں کے ساتھ شامل ہونے کی اجازت دے دے گا اور وہ شخص خوشی سے اچھلتا کودتا جنت میں داخل ہو جائے گا۔جب جنتی لوگوں کے قریب پہنچے گا تو سامنے اسے خوبصورت ہیرے کا بنا ہوا ایک محل نظر آئے گا، جسے دیکھ کر وہ اپنا سر سجدے میں رکھ دے گا۔اسے کہا جائے گا: کیا ہوا تجھے؟ سر اٹھاؤ۔وہ کہے گا: سامنے میرا پروردگار جلوہ افروز ہے۔ اسے بتایا جائے گا: وہ تو تیری رہائش گاہ

ہے۔ پھر ایک شخص اس کے سامنے آئے گا تو وہ جنتی اس کو رب سمجھ کر سجدہ کرنے کے لیے تیار ہو جائے گا۔ تو وہ کہے گا: رک جائیں، کیا کرتے ہیں؟ پھر وہ اسے بتائے گا: میں تیرا خزانچی اور غلام ہوں، میرے ماتحت میرے جیسے ایک ہزار خادم ہیں ۔ پھر وہ اس کو ساتھ لے کر محل میں داخل ہو جائے گا اور وہ محل اندر سے خالی ایک بہت بڑے ہیرے کا بنا ہوگا، جس کی چھتیں، دروازے، تالے اور چابیاں بھی ہیرے موتیوں کی ہوں گی، اس کے سامنے ایک اور سبز رنگ کا ہیرا ہوگا، جس کا اندرونی حصہ سرخ ہوگا۔ اس کے ستر دروازے ہوں گے۔ ہر دروازہ اندر سے سبز ہیرے جواہرات کے محل کی طرف کھلے گا اور ان جواہرات کے بنے ہوئے ان اندرونی کمروں میں سے ہر کمرے کا رنگ دوسرے سے مختلف ہو گا۔ ہر کمرے کے اندر مسہریاں بچھی ہوں گی اور خوبصورت بیویاں اور خادمائیں وہاں چشم براہ ہوں گی۔ ان میں سے سب سے کم ترین انتہائی سیاہ وسفید آنکھوں والی حور ہوگی۔ وہ ستر لباس زیب تن کیے ہوگی، جن کے پیچھے سے اس کی پنڈلی کا گودا صاف نظر آرہا ہوگا۔ اس حور کا جگر اس جنتی کے لیے آئینہ ہوگا اور اس جنتی کا جگر اس حور کے لیے آئینہ ہوگا۔

جب یہ جنتی ایک دفعہ اس سے رخ موڑے گا تو اس کی نظر میں اس حور کا حسن پہلے سے ستر گنا اور بڑھ جائے گا۔ اور جب یہ حور اس جنتی سے ایک دفعہ رخ ادھر کرے گی تو اس جنتی کا حسن حور کی نظر میں ستر گنا اور بڑھ جائے گا۔ جنتی اس حور کو مخاطب کر کے کہے گا: اللہ کی قسم! تم میری نظروں میں ستر گنا اور خوبصورت

ہو گئی ہو۔ وہ جواب دے گی: اللہ کی قسم! تم بھی میری نگاہ میں ستر درجہ اور خوبصورت ہو گئے ہو۔ پھر اس کو کہا جائے گا: تیری بادشاہت ایک سال کی مسافت تک ہے، جہاں تک تیری نگاہ کی رسائی ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے یہ سب کچھ سن کر حضرت کعبؓ کو مخاطب کر کے فرمایا: اے کعب! سنا، اُمّ عبد کے بیٹے (عبد اللہ بن مسعودؓ) نے ہمارے سامنے آخری درجہ کے جنتی کا یہ مقام بیان کیا ہے تو پھر سب سے اعلیٰ درجہ کے جنتی کا مقام ومرتبہ کتنا بلند ہو گا؟ تو انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین: اُسے اللہ تعالیٰ ایسی عظیم نعمتیں عطا فرمائے گا جو آج تک کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں، نہ کسی کان نے ان کے متعلق سنا ہے۔

اللہ عزوجل نے ایک گھر بنایا، اس میں طرح طرح کے پھل، مشروبات اور بیویاں، غرض جو چاہا اس میں رکھا اور پھر اسے بند کر دیا اور دنیا کی کسی مخلوق، نیز جبرائیل اور کسی فرشتے نے بھی اس گھر کو نہیں دیکھا، پھر کعبؓ نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی: ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ أُخْفِيَ لَهُم مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا۟ يَعْمَلُونَ﴾ (السجدۃ:۱۷) ''ان کے اعمال کے بدلے آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو سامان اللہ نے ان کے لیے چھپا رکھا ہے، کسی ذی نفس کو اس کی خبر نہیں ہے۔''

اس کے علاوہ اللہ نے دو باغ پیدا کیے اور انہیں نہایت زیب وزینت سے آراستہ کیا اور اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہا، وہ باغ دکھا دیے، پھر فرمایا: جس کا

نام علیین میں درج ہے،اس کی رہائش گاہ وہ گھر ہے جس کو کسی نے دیکھا نہیں ہے۔علیین کا جنتی جب اپنے اس گھر سے اپنی بادشاہت کی سیاحت کے لیے نکلے گا تو اس کے چہرے کی روشنی جنت کے ہر خیمے میں پہنچے گی اور سارے جنتی اس کی خوشبو سے شاداں وفرحاں ہو جائیں گے اور کہیں گے: کس قدر پیاری خوشبو ہے! یہ علیین کے اس جنتی کی خوشبو ہے جو اپنی بادشاہت میں سیاحت کے لیے نکلا ہے۔حضرت عمرؓ جنت کا یہ تذکرہ سن کر بے اختیار بول اٹھے: کعب! یہ دل اپنی جگہ چھوڑ رہے ہیں ان کو قابو کیجیے تو کعب نے فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روزِ قیامت جہنم جب سانس لے گی تو تمام انبیا، رسل اور فرشتے اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑیں گے حتی کہ اللہ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام بھی رب نفسی ، نفسی یا ربّ مجھے بچا لے، یارب مجھے بچا لے کی صدا لگا رہے ہوں گے۔اس دن اگر ستر انبیا کے اعمال بھی تیرے اعمال میں شامل کر دیئے گئے تو بھی تو یہی سمجھے گا کہ نجات نہیں ہو سکے گی۔"[۶]

---

۶ صحیح الترغیب والترهیب از ألبانی:۳۷۰٤

امام منذریؒ نے اس حدیث کو الترغیب والترھیب میں نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ اس روایت کو ابن ابی الدنیاؒ ،امام طبرانیؒ اور امام حاکمؒ نے اسی طرح ابن مسعودؓ سے مرفوع بیان کیا ہے اورانھوں نے إن الله عزوجل ذِكره خلق دارًا سے لے کر آخر تک حدیث کو کعب پر موقوف بیان کیا ہے۔یہ طبرانی کے الفاظ ہیں جس کا ایک طریق صحیح ہے اور امام حاکمؒ نے بھی اسے صحیح الاسناد کہا ہے اور امام البانیؒ نے بھی صحیح کہا ہے۔

❁ رسول اللہ نے فرمایا:

«إن أدنى أهل الجنة منزلة من يسعى عليه ألف خادم كل خادم على اعمل ليس عليه صاحبه»

”سب سے کم درجہ کے جنتی کو جنت میں یہ مقام ملے گا کہ ایک ہزار خادم اس کے آگے پیچھے ہوں گے اور ہر خادم کا کام ایک دوسرے سے مختلف ہوگا۔اس کے بعد آپ نے قرآن کی یہ آیت پڑھی:﴿إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا﴾ (الدہر:۱۹)”جب انہیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں“⑦

[۴] اہل جنت کے درجات میں تفاوت

❁ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ

«إن أهل الجنة ليتراء ون أهل الغرف من فوقهم كما تتراء ون الكوكب الدرّيَّ الغابر في الأفق من المشرق والمغرب لتفاضل ما بينهم ، قالوا: يارسول الله تلك منازل الأنبياء لا يبلغها غيرهم قال: بلى والذي نفسي بيده! رجال آمنوا بالله وصدَّقوا المرسلين»⑧

”جنتی لوگ درجات میں تفاوت کی وجہ سے جنت کے کمروں میں ایک دوسرے کو اس طرح دیکھ رہے ہوں، جس طرح تم مشرق ومغرب کے اُفق پر دور کسی چمکتے ہوئے ستارے کا نظارہ کرتے ہو۔لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے

⑦ صحيح الترغيب والترهيب للألباني : ۳۷۰۵

⑧ صحيح البخاري؛ الرقاق :۶۵۵۵،۶۵۵۶ ، صحيح مسلم؛الجنة ونعيمها:۷۰۴۳

رسولؐ! یہ درجے تو انبیا کے ہوں گے، دوسروں کو نہیں ملیں گے، آپؐ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ درجات ان تمام لوگوں کو ملیں گے جو اللہ پر ایمان لائے اور اس کے پیغمبروں کو سچا جانا۔''

[۵] جنت کی عمارات، اس کی مٹی اور بجری

❁ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں جنت کے متعلق بتائیں کہ اس کی عمارتیں کیسی ہوں گی؟ آپؐ نے فرمایا:

((لبنة ذهب ولبنة فضة وملاطها المسك وحصباؤها اللؤلؤ والياقوت وترابها الزعفران، من يدخلها ينعم ولا يبأس ويخلَّد لايموت لاتبلى ثيابه ولا يفنى شبابه))⑨

''ایک اینٹ سونے کی ہوگی اور ایک اینٹ چاندی کی، جس کے درمیان چنائی کستوری کی ہوگی۔ ان کی بجری لؤلؤ اور یاقوت کی ہوگی اور اس کی مٹی زعفران کی ہوگی۔ ان کے باسی خوشحال رہیں گے، کبھی مفلس نہیں ہوں۔ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، کبھی موت نہیں آئے گی۔ نہ ان کے لباس بوسیدہ ہوں گے اور نہ عنفوانِ شباب زوال پذیر ہوگا۔''

❁ ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ

((خلق الله تبارك وتعالىٰ الجنة لبنة من ذهب ولبنة من فضة و ملاطها المسك، وقال لها تكلّمي فقالت: ﴿قَدْ اَفْلَحَ

⑨ صحيح الترغيب والترهيب :۳۷۱۱ 'حسن لغيره' بہ حوالہ مسند أحمد:۷۹۸۳

الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ فقالت الملائكة :طوبٰى لك منزلة الملوك))⑩

''اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا بایں صورت کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی اور اس کی چنائی کستوری سے کی اور اس کے بعد اللہ کے حکم سے جنت گویا ہوئی: ﴿قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ ''بلا شبہ مؤمن کامیاب ہیں۔'' تو فرشتوں نے کہا: اے بادشاہوں کی اقامت گاہ! تجھے مبارک ہو۔''

[٦] جنت کے کمرے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إن في الجنة غرفاً يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها))فقال أبو مالك الأشعري:لمن هي يارسول الله؟ قال: ((لمن أطاب الكلام وأطعم الطعام وبات قائمًا والنّاس نيام)) ⑪

''جنت کے کمروں کی کیفیت یہ ہوگی کہ ان کا ظاہر، باطن سے جلوہ گر ہوگا اور باطن، ظاہر سے نظارہ گر، اس پر ابو مالک اشعری نے کہا: کون خوش بخت ان کی اقامت گزینی کے شرف سے بہرہ یاب ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ شخص جو عمدہ گوئی کا پیکر رہا اور اپنا دستر خوان لوگوں کے لئے کھلا رکھا، اور راتوں کو قیام کیا جبکہ لوگ محوِ خواب تھے۔''

---

⑩ صحيح الترغيب:٣٧١ بحواله المعجم الطبراني ، مسند بزار

⑪ صحيح الترغيب:٦١٧ 'حسن' بہ حوالہ المعجم الطبراني

[۷] اہل جنت کے خیمے

❁ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِی الْخِیَامِ﴾

''خیموں میں ٹھہرائی ہوئی حوریں۔''

❁ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((إن للمؤمن في الجنة لَخيمة من لؤلؤة واحدة مجوَّفة طولُها في السماء ستون ميلا للمؤمن فيها أهلون يطوف عليهم المؤمن فلا يرىٰ بعضهم بعضا)) [۱۲]

''مؤمن کو جنت میں موتی کا ایک خول دار خیمہ ملے گا، جس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی۔ اسی میں اس کی بیویاں بھی ہوں گی۔ وہ سب کے پاس باری باری جائے گا، لیکن وہ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکیں گی۔''

[۸] جنت کا بازار

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إن في الجنة لَسُوقًا يأتونها كلَّ جمعة فتهب ريح الشمال فتحثو في وجوههم وثيابهم فيزدادون حسنًا وجمالاً فيرجعون إلى أهليهم وقد ازدادوا حسنًا وجمالًا فتقول لهم أهلوهم: والله لقد ازددتم بعدنا حسنًا وجمالاً فيقولون: وأنتم والله لقد ازددتم بعدنا حسنًا وجمالاً)) [۱۳]

---

[۱۲] صحيح البخاري؛التفسير:۳۲۴۳، صحيح مسلم؛ الجنة ونعيمها: ۷۰۸۷

[۱۳] صحيح مسلم؛ الجنة ونعيمها: ۷۰۷۵

”جنت میں ایک بازار ہوگا، جنتی ہر جمعہ کو وہاں جائیں گے، پھر بادِ صبا چلے گی، جس سے ان کے چہرے اور کپڑے خاک آلود ہوجائیں گے، لیکن اس سے ان کا حسن اور خوبصورتی دوبالا ہوجائے گی۔ اس حال میں جب وہ اپنی بیویوں کے پاس واپس لوٹیں گے تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی: اللہ کی قسم! ہمارے بعد تم اور زیادہ حسین اور خوبصورت ہوگئے ہو۔ وہ جواب دیں گے: اللہ کی قسم! تم بھی ہمارے بعد اور زیادہ حسین ہوگئی ہو۔“

❁ انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

”اہل جنت ایک دوسرے سے کہیں گے: چلو بازارِ جنت کی طرف چلتے ہیں۔ پھر وہ کستوری کے ایک پہاڑ کے پاس جائیں گے۔ وہاں سے پلٹ کر جب وہ اپنی بیویوں کے پاس پہنچیں گے تو ان سے کہیں گے: تم سے ایسی خوشبو آ رہی ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔ تو وہ جواب دیں گی: تم سے بھی ایسی خوشبو آ رہی ہے جو یہاں سے نکلتے ہوئے نہیں تھی۔“[۱۴]

[۹] جنت کی نہریں

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا:

«الكوثر نهر في الجنة حافتاه من ذهب و مجراه على الدر والياقوت تربته أطيب من المسك وماؤه أحلى من العسل وأشد بياضاً من الثلج»[۱۵]

---

[۱۴] صحيح الترغيب:۳۷۵۳، بحوالہ ابن أبي الدنيا

[۱۵] صحيح سنن ابن ماجه للألباني:۳۴۹۸، صحيح الجامع الصغير للألباني:۴۶۱۵

”جنت میں ایک نہر ہے، جس کے کنارے سونے کے ہیں۔اس کی گزرگاہ ہیرے جواہرات کی اوراس کی مٹی کستوری سے بھی زیادہ عمدہ اوراس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہوگا۔“

❁ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

«أنهار الجنة تخرج من تحت تلال أو من تحت جبال المسك»⑯

”جنت کی نہریں کستوری کے ٹیلوں اور پہاڑوں کے نیچے سے نکلیں گی۔“

❁ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«في الجنة بحر للماء وبحر للبن وبحر للعسل وبحر للخمر ثم تشقق الأنهار منها بعد»⑰

”جنت میں ایک سمندر پانی کا ہے، ایک دودھ کا، ایک شہد کا اور ایک شراب کا ، پھراس سے مختلف نہریں جاری ہوں گی۔“

[۱۰] جنت کے درخت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن فى الجنة شجرة يسير الراكب في ظلّها مائة عام لا يقطعها ، إن شئتم فاقرؤوا:﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَمَآءٍ

---

⑯ صحيح ابن حبان:١٦/ ٤٢٣ بتحقيق شعيب أرنؤوط: ٧٤٠٨ ، صحيح الترغيب:٣٧٢١ 'حسن صحيح'

⑰ صحيح الترغيب : ٣٧٢٢ 'حسن' بہ حوالہ السنن الكبرىٰ للبيهقي

مَّسْكُوْبٍ﴾ (الواقعہ: ۳۰،۳۱)

''جنت میں ایک درخت ہے، ایک گھڑ سوار اس کے سایہ میں سو سال تک چلے گا، لیکن اس کی مسافت طے نہ کر سکے گا، اگر اس کا مصداق چاہتے ہو تو قرآن کی یہ آیت پڑھ لو: ﴿وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ﴾ (کہ اہل جنت) ''دور دور تک پھیلی ہوئی چھاؤں اور ہر دم رواں پانی سے لطف اُٹھائیں گے۔'' ⑱

❁ ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إن فـي الجنة شجرة يسير الراكب الجواد المضمر السريع مائة عام لا يقطعها)) ⑲

''جنت کا ایک ایک درخت اتنا عریض ہوگا کہ انتہائی تیز رفتار گھوڑے پر سوار شخص سو سال تک اس کے تلے گھوڑا دوڑانے کے باوجود اس کا فاصلہ طے نہ کر سکے گا۔''

❁ سلیم بن عامر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ ؓ کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اعرابیوں اور ان کے سوالات کے ذریعے نفع پہنچاتا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ

''ایک روز ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ؐ! اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک ضرر رساں درخت کا تذکرہ کیا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ جنت

---

⑱صحيح البخاري؛ بدء الخلق: ٣٢٥٣، جامع الترمذي؛ التفسير: ٣٢٩٢

⑲صحيح مسلم؛ صفة الجنة وأهلها: ٢٨٢٨، صحيح البخاري؛ الرقاق: ٦٥٥٣

میں کوئی ایسا درخت بھی ہوگا جو جنتی کے لئے تکلیف دہ اور ضرر رساں ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: وہ کون سا درخت ہے؟ اس نے کہا: بیری کا درخت، جس کے کانٹے بڑے خطرناک اور تکلیف دہ ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أليس الله يقول:﴿فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ﴾ (الواقعہ:۲۸) خضد الله شوكته فجعل مكان كل شوكة ثمرة فإنها لتنبت ثمرًا تفتق الثمرة منها علىٰ اثنين وسبعين لونًا من طعام، وما فيها لون يشبه الآخر»

''کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: ﴿فِيْ سِدْرٍ مَّنْضُوْدٍ﴾ ''یعنی ایسی بیریاں جو بے خار ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے کانٹے ختم کرکے ہر کانٹے کی جگہ ایک پھل لگا دیا ہے۔ اس پھل کے ۷۲ رنگ اور ذائقے ہوں گے اور سب ایک دوسرے سے مختلف۔''[۲۰]

[۱۱] اہل جنت کے کھانے اور مشروبات

❁ صحیح مسلم کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يأكل أهل الجنة ويشربون ولا يتمخّطون ولا يتغوّطون ولا يبولون، طعامهم ذلك جشاء كريح المسك يلهمون التسبيح والتكبير كما تلهمون النفس» [۲۱]

''اہل جنت کھائیں گے اور پیئیں گے، لیکن نہ انہیں بول و براز کی حاجت ہوگی

---

[۲۰] صحيح الترغيب والترهيب: ۳۷٤۲ 'صحيح لغيره' بحوالہ ابن أبي الدنيا

[۲۱] صحيح مسلم؛ الجنة ونعيمها: ۷۰۸۳

اور نہ ناک نتھارنے کی، ان کا کھانا ڈکار میں تحلیل ہوجائے گا اور اس ڈکار میں کستوری کی مہک ہوگی۔ اہل جنت کو تسبیح وتکبیر کا الہام ہوگا جس طرح نفس کو الہام ہوتا ہے۔"

❁ حضرت ابوامامہ ؓ سے موقوف روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ

((إن الرجل من أهل الجنة ليشتهي الشراب من شراب الجنة فيجئ الإبريق فيقع في يده فيشرب ثم يعود إلى مكانه))[۲۲]

"جنتی جب جنت کے کسی مشروب کی خواہش کرے گا تو اس مشروب کا بھرا ہوا جام خود بخود اسکے ہاتھ میں تھم جائے گا، پھر پینے کے بعد وہ جام اپنی جگہ پر لوٹ جائے گا۔"

❁ انہی سے روایت ہے کہ

((إن الرجل من أهل الجنة ليشتهى الطير من طيور الجنة فيقع في يده متفلِّقًا نَضِجًا))[۲۳]

"جب کوئی جنتی جنت کے کسی پرندے کا گوشت کھانے کی خواہش کرے گا تو فوراً اس پرندے کے بھنے ہوئے ٹکڑے اس کے سامنے آجائیں گے۔"

[۱۲] اہل جنت کے لباس اور پوشاکوں کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿أُولَـٰئِكَ لَهُمْ جَنَّـٰتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الأَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ

---

[۲۲] صحيح الترغيب: ۳۷۳۸ بہ حوالہ ابن أبي الدنيا

[۲۳] صحيح الترغيب: ۳۷٤۱ 'موقوف' بہ حوالہ ابن أبي الدنيا

فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَإِسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ، نِعْمَ الثَّوَابُ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا﴾ (الكهف:٣١)

''ان کے لئے سدا بہار جنتیں ہیں، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں، وہاں وہ سونوں کے کنگنوں سے آراستہ کئے جائیں گے، باریک ریشم اور اطلس و دیبا کے سبز کپڑے پہنیں گے اور اونچی مسندوں پر تکیے لگا کر بیٹھیں گے، بہترین اجر اور اعلیٰ درجہ کی جائے قیام۔''

اور فرمایا:

﴿عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّإِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْا أَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا﴾ (الدہر:۲۱)

''ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس و دیبا کے کپڑے ہوں گے اور ان کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا ربّ ان کو نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔''

اسی بات کا تذکرہ سورۃ الحج میں اس طرح ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ﴾ (الحج:۲۳)

''وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے، ان کو اللہ ایسی جنتوں میں داخل

کرے گا، جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی، وہاں وہ سونے کے کنگنوں سے آراستہ کیے جائیں گے اور ان کے لباس ریشم کے ہوں گے۔“

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من يدخل الجنة ينعم لا يبأس لا تبلىٰ ثيابه ولا يفنى شبابه»[۴۴]

”جو شخص جنت میں داخل ہوگیا، وہ ہمیشہ خوش حال زندگی میں ہوگا۔ کبھی محتاج نہیں ہوگا، نہ اس کا لباس بوسیدہ ہوگا اور نہ اس کی جوانی ڈھلے گی۔“

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أول زمرة يدخلون الجنة كأنّ وجوهَهم ضوء القمر ليلة البدر إلى أن قال: «لكل واحد منهم زوجتان من الحور العين على كل زوجة سبعون حلة يرى مخ ساقها من وراء لحومهما وحللهما...»[۴۵]

”سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے، نیز فرمایا: ہر جنتی کے لئے دو حوریں موٹی آنکھوں والی اس کی بیویاں ہوں گی، ہر بیوی ستر جوڑوں سے آراستہ ہوگی، اس کی پنڈلی کا گودا اس کے جوڑوں اور گوشت کے ورے نظر آئے گا، اور جنت میں کوئی شخص بھی بیوی کے بغیر نہیں ہوگا۔“

---

[۴۴] صحيح مسلم؛ الجنة ونعيمها :۷۰۸۵

[۴۵] مسند أحمد :۲/ ۵۰۷ ...... صحيح الترغيب :۳۷۴۵ ’صحيح لغيره‘

[۱۳] اہل جنت کی مسہریاں اور تخت

❁ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ......اللہ تعالیٰ کے فرمان:﴿بَطَآئِنُهَا مِنْ إِسْتَبْرَقٍ﴾ (الرحمٰن:۵۴)''جنتی ایسے فرشوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جن کے استر دبیز ریشم کے ہوں گے۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ''جب ان کے استر اِتنے حسین وجمیل ہوں گے تو پھر ان کے ابرہ کا کیا کمال ہوگا۔''[۲۶]

❁ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:﴿عَلَى سُرُرٍ مَّوْضُونَةٍ مُّتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَٰبِلِينَ﴾ (الواقعہ:۱۵،۱۶) ''اہل جنت سونے کی تاروں سے بنے ہوئے تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔''

❁ اور فرمایا:

﴿مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيرًا﴾ (الدہر:۱۳) ''یہ وہاں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے، نہ وہاں آفتاب کی گرمی دیکھیں گے اور نہ جاڑے کی سردی۔''

❁ اور فرمایا:

﴿فِيهَا سُرُرٌ مَّرْفُوعَةٌ﴾ (الغاشیہ:۱۳)

''اس کے اندر بلند مسہریاں اور مسندیں ہوں گی۔''

[۱۴] اہل جنت کی بیویاں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

---

[۲۶] مستدرك حاكم: ٢/ ٥١٦ ...... صحيح الترغيب: ٣٧٤٦ ' حسن '

﴿إِنَّـا اَنْشَـاْنٰهُـنَّ اِنْشَـاءً ۞ فَـجَـعَلْنٰهُنَّ أَبْكَارًا ۞ عُرُبًا أَتْرَابًا ۞ لِّأَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ﴾ (الواقعہ:۳۵تا۳۸)

''ہم ان بیویوں کو خاص طور پر نئے سرے سے پیدا کریں گے، اور ہم اُنہیں باکرہ بنادیں گے، وہ خاوند کی ہم عمر، اوراس سے محبت کرنے والیاں ہوں گی۔''

امام بغویؒ نے اپنی تفسیر میں آیت:﴿إِنَّـا اَنْشَـاْنٰهُـنَّ اِنْشَـاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا﴾ کے ضمن میں فرمایا ہے:

''اس سے مراد دنیا کی وہ بوڑھی عورتیں ہیں،جن کو اللہ تعالیٰ نئے سرے سے پیدا فرمائیں گے، جب وہ ان کے پاس آئیں گے تو وہ انہیں باکرہ پائیں گے۔''[۲۷]

امام ابن کثیرؒ اس آیت کے ضمن میں فرماتے ہیں:

''یعنی اللہ تعالیٰ انہیں ایک دفعہ پھر نئے سرے سے پیدا فرمائے گا، جبکہ وہ بیوہ اور بوڑھی ہوچکی ہوں گی، وہ بیوگی کے بعد پھر سے باکرہ ہوجائیں گی اور عُـرُبًا سے مراد یہ ہے کہ وہ ظریف الطبع، شیریں کلام ہونے کی وجہ سے اپنے خاوندوں کو انتہائی محبوب ہوں گی اور بعض نے کہا کہ وہ بڑی ناز ونخرے والی ہوں گی اور بعض نے اس سے وہ عورتیں مراد لی ہیں جو اپنے شوہروں کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنے والی ہوں گی اور بعض نے الـعُرُب سے شیریں کلام عورتیں مراد لی ہیں، مطلب یہ ہے کہ یہ تمام خوبیاں ان میں بیک وقت جمع ہوں گی۔''[۲۸]

---

۲۷ تفسير البغوي: ٤/ ٢٨٣ ، دار المعرفة ، بيروت

۲۸ تفسير القرآن العظيم: ٤/ ٢٩٢ ، دار الفكر

❀ رسول اللہ ﷺ نے اہل جنت کی عورتوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

«...ولو أن إمرأة من نساء أهل الجنة اطلعت إلى الأرض لأضاءت ما بينهما، ولملأته ريحًا، ولنصيفها على رأسها خير من الدنيا وما فيها...» ㉙

''اگر کوئی جنتی عورت جنت سے زمین کی طرف جلوہ گر ہو تو زمین و آسمان کا خلا خوشبو سے بھر جائے اور روشنی سے منور ہو جائے اور اس کے سر کا دوپٹہ دنیا و مافیہا سے زیادہ بہتر ہے۔''

امام منذریؒ نے نصیف کا ترجمہ دوپٹہ، اوڑھنی سے کیا ہے۔ ㉚

❀ اور رسول اللہ ﷺ نے جنتی عورتوں کے حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

«...لكل واحد منهم زوجتان من الحور العين، على كل زوجة سبعون حلة، يرى مخ ساقها من وراء لحومها وحللها، كما يرى الشراب الأحمر في الزجاجة البيضاء...» ㉛

''ہر جنتی کو دو موٹی آنکھوں والی حوریں بطورِ بیویاں عطا کی جائیں گی۔ ہر بیوی کپڑوں کے ستر جوڑے زیب تن کئے ہوگی۔ اس کی پنڈلی کے اندر کا گودا اس کے کپڑوں اور گوشت کے ورے اس طرح صاف نظر آ رہا ہوگا جس طرح صاف شفاف شیشے کے گلاس میں شراب نظر آ رہی ہوتی ہے۔''

㉙ صحيح البخاري؛ الجهاد والسير: ٢٧٩٦

㉚ الترغيب والترهيب للإمام المنذري: ٤/ ٢٩٦

㉛ صحيح الترغيب: ٣٧٤٥ 'صحيح لغيره'

[۱۵] جنت میں حوروں کی خوش الحان گائیگی

❀ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''اہل جنت کی بیویاں اپنے شوہروں کے سامنے نہایت خوش الحانی سے گائیں گی، اوران کی آواز اس قدر خوبصورت ہوں گی کہ کبھی کوئی کان اس سے سامعہ نواز نہیں ہوا ہوگا، ان نغموں میں ایک نغمہ یہ ہوگا:

نحن الخيرات الحسان　　أزواج قـــوم كـرام

ہم حسین و جمیل عورتیں　　بیویاں ہیں معزز لوگوں کی

ينظرن بقرة الأعيان　　ٹھنڈی آنکھوں سے دیکھیں گی۔

اور ایک یہ ہوگا

نحن الخالـدات فلا نمتنـه

ہم ہمیشہ رہیں گی، ہم کو کبھی موت نہیں

نحن الآمنات فلا نخـفنـه

ہم محفوظ ہیں، ہمیں کوئی خوف نہیں

نحـن المقيمـات فلا نظعنه

ہم مقیم ہیں، ہمیں کوئی سفر درپیش نہیں (۳۲)

❀ حضرت ابو ہریرہؓ سے موقوف روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ

''جنت میں جنت جتنی لمبی نہر ہوگی، اس کے دونوں کناروں پر خوبصورت کنواری لڑکیاں آمنے سامنے قطار بنائے کھڑی ہوں گی، وہ نہایت خوش آواز

(۳۲) صحيح الترغيب :٣٧٤ ...... المعجم الصغير: ٢/ ٣٥ والأوسط:٥/ ١٥٠

میں گائیں گی، جنت کے باشندے اُنہیں سنیں گے، حتیٰ کہ وہ سمجھیں گے کہ اس سے بڑھ کر جنت میں لذت کا کوئی اور سامان نہیں ہے۔ ہم نے کہا: اے ابوہریرہؓ، وہ گانا کیا ہوگا؟ کہا: اگر اللہ نے چاہا تو وہ تسبیح وتحمید، اور تقدیس اور ربّ عزوجل کی ثنا ہوگی۔''[۳۳]

[۱۶] اہل جنت کی قوتِ مردمی

❁ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الاَرَائِكِ مُتَّكِئُوْنَ﴾ (یٰسین:۵۵،۵۶)

''آج جنتی لوگ مزے کرنے میں مشغول ہیں اس دن جنتی اور ان کی بیویاں گھنے سایوں میں ہوں گی، مسندوں پر تکیے لگائے ہوئے، ہر قسم کی لذیذ چیزیں کھانے پینے کو ان کے لئے وہاں موجود ہوں گی۔''

ابن کثیرؒ نے ﴿فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ﴾ کی تفسیر میں بیان کیا ہے: أي شغلهم افتضاض الأبكار کہ کنواری لڑکیوں کے ساتھ ہم آغوشی میں مشغول ہوں گے۔ اس روایت کو ائمہ تفسیر نے ابن مسعودؓ، ابن عباسؓ وغیرہما سے بیان کیا ہے۔[۳۴]

❁ نیز رسول اللہ ﷺ نے جنت میں مؤمنوں کی قوتِ مردمی کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

«إن أحدهم ليعطى قوة مائة رجل في المطعم والمشرب والشهوة والجماع»[۳۵]

---

[۳۳] صحيح الترغيب:۳۷۵۱

[۳۴] تفسير ابن كثير:۳/ ۵۷۶

[۳۵] صحيح ابن حبان: ۱۶/ ۴۴۳

’’بلا شبہ جنت میں ہر شخص کو کھانے، پینے، شہوت اور جماع میں سو مردوں کی قوت عطا کی جائے گی۔‘‘

[۱۷] اہل جنت کے گھوڑے اور سواریاں

❁ سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إن الله أدخلك الجنة ، فلا تشاء أن تحمل فيها على فرس من ياقوتة حمراء يطير بك في الجنة حيث شئت ، إلا كان...))

’’اگر اللہ نے تجھے جنت میں داخل کر دیا، پھر اگر تم یہ خواہش کرو گے کہ میں سرخ یاقوت کے گھوڑے پر سوار ہو کر جنت میں جہاں چاہوں پرواز کروں، تو یقیناً تمہاری یہ خواہش پوری ہوگی۔‘‘ پھر ایک دوسرے شخص نے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! جنت میں اونٹ بھی ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو وہ جواب نہیں دیا جو اس کے ساتھی کو دیا تھا، بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((إن يدخلك الله الجنة ، يكن لك فيها ما اشتهت نفسك ، ولذت عينك)) ’’اگر اللہ نے تجھے جنت میں داخل کر دیا، تو تجھے وہاں ہر وہ چیز میسر ہوگی جو تیرا دل چاہے گا اور جس سے تیری آنکھ لذت یاب ہوگی۔‘‘[۳۶]

❁ ابو ایوب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا:

---

[۳۶] جامع الترمذي؛ صفة الجنة :۲۵۴۳ صحيح الترغيب:۳۷۵٦ ’حسن لغيره‘

اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے گھوڑا بہت پسند ہے، کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«إن دخلت الجنة أتيت بفرس من ياقوتة، له جناحان، فحملت عليه ثم طار بك حيث شئت» [٣٧]

"اگر تجھے جنت مل گئی تو تجھے یاقوت کا ایک گھوڑا عطا کیا جائے گا، جس کے دو پر ہوں گے، تو اس پر سوار ہوگا، پھر وہ تجھ کو لے کر پرواز کرے گا جہاں تو چاہے گا۔"

جنت کے باسی ربّ تعالیٰ کا دیدار کریں گے اور یہ جنت کی افضل ترین نعمت ہوگی !!

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إذا دخل أهل الجنة الجنة، يقول الله عزوجل: تريدون شيئًا أزيدكم؟ فيقولون: ألم تُبَيِّضْ وجوهنا؟ ألم تدخلنا الجنة وتنجنا من النار؟ قال: فيكشف الحجاب، فما أعطوا شيئا أحب إليهم من النظر إلى ربهم. ثم تلا هذه الآية: ﴿لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوْا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾» [٣٨]

"جب جنتی جنت میں داخل ہو چکیں گے تو اللہ انہیں (مخاطب کرکے) فرمائیں گے: مزید کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتاؤ تو جنتی جواب دیں گے: کیا تو

---

[٣٧] جامع الترمذي: ٢٥٣٣ ...... صحيح الترغيب: ٣٧٥٧ 'صحيح لغيره'

نے سرخرو نہیں کردیا؟ کیا تو نے ہمیں جہنم سے نجات دے کر جنت عطا نہیں کردی؟ (اب بھلا کس چیز کی ضرورت باقی رہ گئی ہے۔) پھر پردہ اُٹھے گا اور جنتی اللہ تبارک وتعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھیں گے، اور اس سے زیادہ محبوب کوئی اور نعمت ان کے نزدیک نہیں ہوگی۔'' اس پر آپ ﷺ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ﴾ (یونس:۲۶) ''جن لوگوں نے بھلائی کی راہ اختیار کی، ان کے لئے اچھا بدلہ ہے اور مزید برآں بھی......''

---

۳۸ صحیح مسلم؛الإیمان: ٤٤٨

فرص كسب الثواب

جنت میں داخل ہونے
کے ۱۷۵ سے زائد اسباب

جنت کی راہیں اور حصولِ اجر وثواب کے مواقع

[۱] توحید کی فضیلت اور اس سے مٹنے والے گناہ

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ (الانعام:۸۲)

''جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے، یعنی شرک سے آلودہ نہیں کیا، ان کے لئے امن ہے اور یہی لوگ راہِ راست پر ہیں۔''

یہاں ظلم سے مراد 'شرک' ہے، جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔[۱]

❀ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

((يا معاذ هل تدري ما حقّ الله على العباد وما حق الله على الله))

''اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟''

میں نے کہا: ''اللہ اور اس کا رسولؐ ہی زیادہ جانتے ہیں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا:

---

① صحيح البخاري؛التفسير:٤٦٢٩

((فإن حق الله على عباده أن يعبدوه ولا يشركوا به شيئا وحق العباد على الله أن لا يعذب من لا يشرك به شيئا))

''اللہ تعالیٰ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ وہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اپنے اللہ پر یہ ہے کہ وہ اس شخص کو عذاب نہ دے، جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔''

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں یہ خوشخبری لوگوں کو نہ سنا دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ((لا تُبشِّرْهم فيتَّكِلوا))[٢]

''لوگوں کو نہ بتاؤ، وہ اس پر بھروسہ کر کے عمل سے دست کش ہو جائیں گے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من قال: أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك وأن محمدًا عبده ورسوله وأن عيسى عبد الله وابن أمته وكلمته ألقاها إلىٰ مريم وروح منه وأن الجنة حق وأن النار حق أدخله الله من أي أبواب الجنة الثمانية شاء))[٣]

''جس شخص نے یہ گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اور بلاشبہ عیسیٰؑ اللہ کے بندے، اس کی بندی کے بیٹے، اور اس کے کلمہ کا ظہور جو اس نے مریمؑ پر القا کیا تھا، نیز ایک روح ہے جو اس کی جانب سے بھیجی گئی، نیز یہ

---

② صحيح مسلم ؛الإيمان:١٤٤

③صحيح مسلم؛الإيمان: ١٣٩ ، صحيح البخاري؛ أحاديث الأنبياء: ٣٤٣٥

گواہی دے کہ جنت اور دوزخ برحق ہیں۔ ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا، اور جنت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ چاہے گا داخل ہو جائے گا۔''

صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

((أدخله الله الجنة علىٰ ما كان من عمل))④

''جس عمل پر بھی وہ ہوگا، اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔''

❁ حضرت عتبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فإن الله حرم على النار من قال: لا إله إلا الله، يبتغي بذلك وجه الله))⑤

''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جہنم حرام کردی ہے، جس نے خلوصِ دل سے محض اللہ کی رضا کی خاطر یہ کہہ دیا کہ اللہ کے علاوہ کوئی ذات عبادت کے لائق نہیں ہے۔''

❁ حدیثِ قدسی ہے، اللہ فرماتے ہیں:

((... يا ابن آدم، إنك لو أتيتني بقراب الأرض خطايا، ثم لقيتني لا تشرك بي شيئًا، لأتيتك بقرابها مغفرة))⑥

''اے آدم کے بیٹے! اگر تو روئے زمین کے برابر بھی گناہ لے کر میرے پاس

---

④ صحيح مسلم؛الإيمان: ١٣٩، صحيح البخاري؛ أحاديث الأنبياء: ٣٤٣٥

⑤ صحيح البخاري؛الصلوٰة:٤٢٥، صحيح مسلم؛المساجد ومواضع الصلوٰة: ١٤١

⑥ صحيح سنن الترمذي للألباني: ٢٨٠٥

آئے، لیکن تیری ملاقات مجھ سے اس حال میں ہو کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو میں روئے زمین کے برابر اپنی مغفرت تجھ کو عطا کر دوں گا۔''

❀ صحیح مسلمؒ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں، مفہوم وہی ہے:

«ومن لقيني بقراب الأرض خطيئة لا يشرك بي شيئا لقيته بمثلها مغفرة »[۵]

[۲] دو اشخاص: مکھی کی وجہ سے ایک جنت میں اور دوسرا جہنم میں!

❀ رسول اللہ ﷺ کا بیان ہے کہ

« دخل الجنة رجل في ذباب ، ودخل النار رجل في ذباب » قالوا: وكيف ذلك يارسول الله؟ قال: «مر رجلان على قوم لهم صنم لا يجوزه أحد حتى يقرب له شيئا ، فقالوا لأحدهما: قرِّب ، قال: ليس عندي شيء أقرِّبه ، قالوا له: قرِّب ولو ذبابًا ، فقرَّبَ ذبابًا فخلُّوا سبيله ، فدخل النار وقالوا للآخر: قرِّبْ ، فقال: ما كنت لأقرِّبَ لأحد شيئا دون الله عزوجل ، فضربوا عنقه ، فدخل الجنة»

''مکھی کی وجہ سے ایک شخص جنت میں چلا گیا اور مکھی کی وجہ سے ہی ایک شخص جہنم میں چلا گیا، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کیسے؟ آپؐ نے فرمایا: دو شخص ایک قوم کے پاس سے گزرے، اس قوم کا ایک بت تھا اور کوئی چیز

---

[۵] صحيح مسلم ؛ الذكر والدعاء والتوبه والاستغفار: ٦٧٧٤

چڑھاوا چڑھائے بغیر کوئی شخص وہاں سے گزر نہیں سکتا تھا۔ اُنہوں نے ان میں سے ایک شخص کو کہا: چلو کوئی چڑھاوا چڑھاؤ۔ اس نے کہا: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے جو میں چڑھاوا چڑھا دوں، انہوں نے کہا: نیاز تو دینا ہی پڑے گی خواہ ایک مکھی ہی دے دو، اس نے ایک مکھی بطورِ نیاز پیش کر دی، تو انہوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا، لیکن اس ایک مکھی کی وجہ سے وہ شخص جہنم میں چلا گیا۔ جب اُنہوں نے دوسرے شخص سے بت کے نام پر نیاز پیش کرنے کو کہا تو اس نے انکار کر دیا اور کہا: میں اللہ کے علاوہ کسی کے نام پر کوئی چڑھاوا نہیں چڑھا سکتا، انہوں نے اس کی گردن اُڑا دی، تو یہ شخص جنت میں داخل ہو گیا۔ ⑧

یہ انجام ہے اس شخص کا جس نے غیر اللہ کے نام پر صرف ایک مکھی نیاز چڑھائی تھی تو بتائیے ان لوگوں کا انجام کتنا بھیانک ہوگا جو بتوں اور قبروں پر گائیوں، اونٹ، سونا چاندی اور دیگوں کے چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔

[۳] وہ دُعا جو ہر قسم کے شرک کو ختم کر دیتی ہے

❁ آپ ﷺ نے ابوبکرؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

---

⑧ كتاب الزهد لابن أبي عاصم: ۱/ ۱٦ بتحقيق عبد العلي عبد الحميد حامد

⦿ شیخ علامہ عبدالمحسن عباد حفظہ اللہ اس حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں:

''یہ حدیث سلمان فارسیؓ کی سند سے ہے، لہٰذا یہ حدیث حکماً مرفوع ہے کیونکہ اس کا تعلق ماوراء الطبعیات اور غیبی اُمور سے ہے جن میں رائے کا دخل نہیں ہے۔''

⦿ علامہ صالح فوزان حفظہ اللہ نے إعانة المستفيد میں لکھا ہے کہ

''یہ حدیث طارق بن شہاب کے طریق سے مرسل صحابی ہے اور مرسل صحابی حجت ہے۔''

«والذی نفسي بيده لَلشرك أخفى من دبيب النمل ، ألا أدلُّك على شيئ إذا فعلتَه ذهب عنك قليله وكثيره»[٩]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! شرک کا احساس چیونٹی کی حرکت سے بھی زیادہ مخفی ہے، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کے کرنے سے ہر قسم کا شرک تجھ سے ختم ہو جائے، اور پھر فرمایا: تم یہ دُعا پڑھو: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لا أَعْلَمُ»

''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں دیدہ دانستہ تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں اور اگر لاعلمی میں کبھی ایسا ہو جائے تو اس کی میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں۔''

[۴] والدین کے ساتھ حسن سلوک کی اہمیت وضرورت

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَاعْبُدُوْا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾

''اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔'' (النساء:٣٦)

❀ اوررسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«رغم أنف ، ثم رغم أنف ، ثم رغم أنف » قيل من يا رسول الله ، قال «من أدرك أبويه عند الكبر أحدهما أوكليهما ، فلم

---

⑨ الأدب المفرد للبخاري: ١/ ٢٥٠ وصححه الألباني: ٧١٦

یدخل الجنة))[10]

''برباد ہوا وہ شخص، ذلیل ورسوا ہوا وہ شخص!'' کسی نے کہا: کون؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ؐ نے فرمایا: ''جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا، دونوں کو یا ان میں سے ایک کو، پھر بھی وہ جنت میں داخل نہ ہوسکا۔''

اور رغم أنف ذلت ورسوائی سے کنایہ ہے، گویا اس کی عزت خاک میں مل گئی!!

فرمانِ الٰہی ہے: ﴿وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ﴾ (الحج:١٨)

''جس کو اللہ رسوا کرے پھر کوئی اس کو عزت نہیں دے سکتا۔''

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((لا یجزیٔ ولد ولدا إلا أن یجده مملوكًا فیشتریه فیعتقه))[11]

''کوئی بیٹا اپنے والد کے احسانات کا بدلہ نہیں چکا سکتا، ہاں ایک صورت ہے کہ اس کا باپ غلام ہو اور وہ اس کو خرید کر آزاد کردے۔''

[۵] صلہ رحمی کی ضرورت واہمیت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کائنات کو پیدا کیا۔ جب فارغ ہوگیا، رحم (رشتہ داری) نے کھڑے ہو کر کہا:

هـذا مقام العائذ بك من القطيعة، قال: نعم، أماترضین أن أصـل مـن وصـلك وأقـطع من قطعك؟ قلت: بلیٰ :قال فذاك

---

⑩ صحیح مسلم؛ البر والصلة والآداب:٦٤٥٧

⑪ صحیح مسلم؛ العتق:٣٧٧٨

لك (ثم قال ﷺ إقرووا إن شئتم: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا أَرْحَامَكُمْ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمٰى أَبْصٰرَهُمْ﴾ (محمد:٢٢، ٢٣)[١٢]

''یہ اس شخص کا مقام ہے جو قطع رحمی سے تجھ سے پناہ مانگے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے تعلق جوڑوں جو تجھ سے جوڑے اور اس سے تعلق توڑ لوں جو تجھ سے تعلق توڑے۔ رشتہ داری نے کہا: کیوں نہیں! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تجھ سے یہ وعدہ پورا ہوگا۔ پھر رسول ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس کی تائید میں یہ آیاتِ قرآنی پڑھ لو: ''اور کیا تم لوگوں سے اس کے سوا کوئی اور توقع کی جاسکتی ہے کہ اگر تم الٹے منہ پھر گئے تو زمین میں پھر فساد برپا کرو گے اور آپس میں ایک دوسرے کے گلے کاٹو گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان کو اندھا اور بہرہ بنا دیا۔''

❁ اور آپ ﷺ فرمایا:

((لا يدخل الجنة قاطع رحم))[١٣]

''قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((من أحب أن يبسط له في رزقه ويُنسأ له في إِثره فليصِل رحمه))[١٤]

---

[١٢] صحيح البخاري؛ التوحيد:٧٥٠٢ ...... صحيح مسلم؛ البر والصلة:٦٤٦٥

[١٣] صحيح مسلم؛ البر والصلة:٦٤٦٨

[١٤] صحيح البخاري ؛ البيوع: رقم:٢٠٦٧ ...... صحيح مسلم؛البر والصلة:٦٤٧١

''جو شخص یہ چاہے کہ اس کا رزق فراغ ہو جائے اور اس کی عمر میں برکت ڈال دی جائے تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔''

❁ اور حضرت انسؓ سے موقوف روایت ہے کہ

«بابان يعجلان في الدنيا: البغى وقطيعة الرحم»⑮

''دو عمل ایسے ہیں جن کا انجام اللہ تعالیٰ جلد دنیا میں ہی دکھا دیتے ہیں، ایک سرکشی اور بغاوت اور دوسری قطع رحمی۔''

[٦] وہ عمل جس سے ہر مرد وعورت کو ایک نیکی ملتی ہے!

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«من استغفر للمؤمنين والمؤمنات كتب الله له لكل مؤمن ومؤمنة حسنة»⑯

''جو شخص مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے اللہ سے بخشش کا طلب گار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مؤمن مرد وعورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔''

کیا ہی اچھا ہو کہ انسان، خود اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے اور دیگر مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش کا خواستگار ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کی دعا کے ضمن میں ہمیں یہی تعلیم دی ہے:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْلِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ

---

⑮ الأدب المفرد:١/ ٣٠٨ وصحّحه الالباني:١١٢٠

⑯ صحيح الجامع الصغير:٦٠٢٦ 'حسن'

وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾ (نوح:۲۸)

''اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میرے ماں باپ اور جو بھی ایماندار ہوکر میرے گھر میں آئے، نیز تمام مؤمن مردوں اور تمام مؤمن عورتوں کو بخش دے۔''

اور اسی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کی دعا کے ضمن میں کیا ہے:

﴿رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ﴾

''اے ہمارے ربّ! مجھے، میرے والدین اور تمام مؤمنوں کو روزِ قیامت معاف فرما دینا۔'' (ابراہیم:۴۱)

اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندوں کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ (الحشر:۱۰)

''اور ان لوگوں کے لیے جو ان اگلوں کے بعد آئے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان سب بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لیے کوئی بغض نہ رکھ، اے ہمارے رب تو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔''

[۷] وہ عمل جس پر موکل فرشتہ آمین کہتا ہے

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«دعوة المرء المسلم لأخيه بظهر الغيب مستجابة، عند رأسه ملك موكل، كلما دعا لأخيه بخير قال الملك الموكل به: آمين، ولك بمثل»[۱۷]

''اگر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کی عدم موجودگی میں اس کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول کرتے ہیں، اور جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے اپنی ڈیوٹی پر کھڑا فرشتہ ''اللہ تجھے بھی وہی عطا فرمائے'' کہتے ہوئے آمین کہتا ہے۔''

بعض اسلاف نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا ہے:

''جب ہم چاہتے کہ ہماری دعا قبول ہو تو ہم اپنے بھائیوں کے لئے ان کی عدم موجودگی میں دعا کیا کرتے، مثلاً کوئی کہتا: **اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي وَأَخِيْ فُلَانًا** ''اے اللہ مجھے بھی عطا فرما اور میرے فلاں بھائی کو بھی عطا فرما۔''

[۸] جو شخص جہنم سے آزادی کا خواہاں ہو

❀ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''جو آدمی صبح کے وقت یہ دعا کرے

«اَللّٰهُمَّ إِنِّی أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ، أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ»[۱۸]

---

[۱۷] صحيح مسلم؛ الذكر والدعاء: ٨٦٦

[۱۸] سنن أبي داود: الأدب: ٤٤٠٧ وحسّنه ابن باز في تحفة الأخيار

''اے اللہ ! میں صبح کر رہا ہوں اور تجھے، حاملین عرش، دیگر فرشتوں اور ساری کائنات کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ بے شک تو ہی اللہ ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں او ریقیناً محمدؐ تیرے بندے اور رسول ہیں۔'' تو اللہ تعالیٰ اسے اس دن کے چوتھے حصہ کے لئے جہنم کی آگ سے محفوظ کر دیتے ہیں اور اگر وہ چار دفعہ یہ کلمات پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پورے دن کے لئے اسے جہنم کی آگ سے محفوظ کر دیتا ہے۔''

[۹] ذکرِ الٰہی کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا فرمان:

﴿إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّائِمِيْنَ وَالصّٰئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰاكِرِيْنَ اللهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰاكِرَاتِ أَعَدَّ اللهُ لَهُمْ مَغْفِرَةً وَّأَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (الاحزاب:۳۵)

''مسلم مرد اور عورتیں، مؤمن مرد اور عورتیں، قناعت کرنے والے مرد اور قناعت کرنے والی عورتیں ...اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور اجرِ عظیم کا سامان تیار کر رکھا ہے۔''

❀ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«کلمتان خفیفتان علی اللّسان، ثقیلتان فی المیزان، حبیبتان إلی الرحمن: سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم»[۱۹]

''دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر بڑے رواں، لیکن وزن میں بڑے بھاری اور اللہ کو بڑے ہی محبوب ہیں، وہ ہیں:

«سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِیْمِ»

''ہم اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، کیونکہ وہ نہایت پاکیزہ ذات ہے۔''

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«لأن أقول: سبحان الله، والحمد لله، ولا إله إلا الله والله اکبر، أحب إلي مما طلعت علیه الشمس»[۲۰]

''میں یہ کہوں کہ **سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ،** اور **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکْبَرُ** مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہیں، جس پر سورج کی روشنی پڑتی ہے۔

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص **«لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ»** کو روزانہ سو مرتبہ پڑھتا ہے۔ اس کو اتنا ثواب عطا کیا جاتا ہے، جیسے اس نے دس غلاموں کو آزاد کر دیا اور اس کے لئے ۱۰۰ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے ۱۰۰ گناہ مٹا دیے جاتے ہیں اور وہ شام

---

[۱۹] صحیح البخاري؛ التوحید: ۷۵۶۳، صحیح مسلم؛ الذکر والدعاء: ٦٧٨٦

[۲۰] مسلم؛ الذکر والدعاء: ٦٧٨٧

تک شیطان کی شر سے محفوظ رہتا ہے اور کوئی بھی ذکر اس ذکر سے برتر نہیں ہے، سوائے اس شخص کے جو اس کے ساتھ اور اذکار کا وِرد بھی کرے۔[۲۱]

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«أحب الكلام إلى الله أربع: سبحان الله، والحمدلله، ولا إله إلا الله، والله اكبر، لا يضرك بأيهن بدأت»[۲۲]

''یہ چار کلمات اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب کلمات سے زیادہ محبوب ہیں: **سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لله ِولَا إِلٰهَ إِلاَّ الله** اور **الله أكبر**، ان میں سے جس سے بھی شروع کرلو، کوئی حرج نہیں ہے۔''

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«الطهور شطر الإيمان، والحمد لله تملأ الميزان، وسبحان الله والحمد لله تملآن ـ أو تملا ـ ما بين السماوات والأرض...»[۲۳]

''طہارت ایمان کا حصہ ہے اور الحمد للہ کا ذکر اتنا بھاری ہے کہ اس سے میزان بھر جائے گا اور سبحان اللہ اور الحمد للہ سے زمین اور آسمان کا خلا بھر جائے گا۔''

❁ اور فرمایا:

---

[۲۱] صحيح البخاري؛ بدء الخلق: ۳۲۹۳، صحيح مسلم؛ الذكر والدعاء: ٦٧٨٣

[۲۲] صحيح مسلم؛ الآداب: ٥٥٦٦

[۲۳] صحيح مسلم؛ الطهارة: ٥٣٣

«مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ عَمَلاً أنجىٰ له من عذاب الله، من ذكر الله»

''ابن آدم کا کوئی ایسا عمل نہیں ہے جو اللہ کے ذکر سے بڑھ کر عذاب الٰہی سے نجات دینے والا ہو۔''[۲۴]

❁ اور فرمایا:

«مثل الذي يذكر ربه والذي لا يذكره مثل الحي والميت»[۲۵]

''اپنے ربّ کا ذکر کرنے والا زندہ کی طرح ہے اور اپنے ربّ کا ذکر نہ کرنے والا گویا مردہ ہے۔''

❁ اور فرمایا:

«أفضل الذكر: لا إله إلا الله»[۲۶]

''افضل ترین ذکر: لا إله إلا الله ہے۔''

❁ نیز صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! یقیناً شریعت کے احکام تو میرے لئے بہت زیادہ ہیں، آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جسے میں مضبوطی سے تھام لوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا يزال لسانك رطبًا من ذكر الله»[۲۷]

''ہمیشہ اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے تر رکھ۔''

---

[۲۴] طبرانیؒ نے اسے بہ سندِ حسن روایت کیا ہے اور شیخ ابن بازؒ نے اپنی کتاب تحفة الأخيار میں اس سے استدلال کیا ہے۔

[۲۵] صحيح البخاري؛ الدعوات: ٦٤٠٧

[۲۶] صحيح سنن الترمذي: ٢٤٩٤

[۲۷] صحيح سنن الترمذي: ٢٦٨٧

حدیث کے الفاظ ((أتثبّث به)) کا مفہوم یہ ہے کہ میں فرائض کی ادائیگی کے بعد اس عمل پر ہمیشگی اختیار کروں۔

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((أيعجز أحدكم أن يكسب كل يو م ألف حسنة؟)) فسأله سائل من جُلَسائه :كيف يكسب أحدنا ألف حسنة؟ قال: ((يسبح مائة تسبيحة، فيكتب له ألف حسنة، أو يحط عنه ألف خطيئة))[۲۸]

”کیا تم میں سے کوئی یہ نہیں کرسکتا کہ ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمائے، حاضرین میں سے ایک شخص نے پوچھا: ہم میں سے کوئی ہر روز ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو سو مرتبہ سبحان الله پڑھے، اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جائیں گی یا اس سے ایک ہزار برائیاں مٹا دی جائیں گی۔

[۱۰] شفقت و مہربانی کی فضیلت

❁ اور فرمایا:

((الراحمون يرحمهم الرحمن، إرحموا من في الأرض يرحمكم من في السماء))[۲۹]

”رحم کرنے والوں پر رحمٰن بھی رحم کرتا ہے۔ تم اہل زمین پر رحم کرو، آسمان والا

---

[۲۸] صحيح مسلم؛صلاة المسافرين:۱۸۸۳

[۲۹] جامع الترمذي؛البر والصلة:۱۸٤۷ / سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۹۲۲

عرشِ بریں سے تم پر مہربان ہوگا۔“

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«من لا يَرحم لا يُرحم»(۳۰)

”جو شخص رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔“

❁ رسول اللہ ﷺ نے اہل جنت کی خبر دیتے ہوئے تین اشخاص کا تذکرہ کیا ہے۔ ان میں سے ایک شخص کی ان الفاظ میں نشاندہی فرمائی:

«رجل رحيم رقيق القلب لكل ذي قربىٰ ومسلم»(۳۱)

”وہ آدمی جو مشفق ومہربان اور ہر مسلمان اور رشتہ دار کے لئے نرم دل ہے۔“

[۱۱] وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت ضرور راضی کرے گا

❁ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ

«ما من عبد مسلم يقول حين يصبح وحين يمسى ثلاث مراتٍ: رضيت بالله ربًّا، وبالإسلام دينا، وبمحمد ﷺ نبيًّا، إلا كان حقًّا على الله أن يرضيَه يوم القيامة»

”وہ مسلمان بندہ جو صبح وشام تین مرتبہ یہ کہتا ہے: **«رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا»** ”میں اللہ تعالیٰ کے ربّ ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبیؐ ہونے پر راضی ہوں۔“ تو اللہ تعالیٰ

---

(۳۰) صحيح سنن الترمذي:۱۵٦۰ ...... السلسلة الصحيحة: ۸۷۱ ......
الأدب المفرد :۱/ ٤۷ وصححه الألباني: ۹۵

(۳۱) صحيح مسلم؛ الجنة وصفة نعيمها وأهلها:۷۱٤٦

پر یہ لازم ہے کہ وہ روزِ قیامت اس مسلم بندے کو اپنی رضا مندی سے بہرہ ور فرمائے گا۔''①

[۱۲] مساکین اور کمزور مسلمانوں کی فضیلت

❁ پیغمبر اسلام ﷺ کا فرمان ہے:

«هل تنصرون وترزقون إلا بضعفائكم»②

''تم معاشرے کے کمزور لوگوں کی وجہ سے مدد کئے اور رزق دیے جاتے ہو۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے مزید فرمایا:

«رُبَّ أشعث أغبر مدفوع بالأبواب لو أقسم على الله لأبرّه»③

''بہت سے ایسے لوگ جو گردو غبار سے اَٹے ہوئے ہیں اور انہیں دروازوں سے دھکے دے کر نکال دیا جاتا ہے، لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھا لیں تو اللہ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔''

❁ اور فرمایا:

«ألا أخبركم بأهل الجنة؟ كل ضعيف متضعف، لو أقسم على الله لأبره، ألا أخبركم بأهل النار؟ كل عُتُلٍّ جوّاظ مستكبر»④

''کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ سنو، ہر وہ ضعیف اور

---

① مسند أحمد: ۱۸۱۹۹ ، شیخ ابن بازؒ نے التحفة میں اسے 'حسن' قرار دیا ہے۔

② صحيح البخاري؛ كتاب الجهاد: ۲۶۸۱

③ صحيح مسلم؛ الجنة ونعيمها: ۷۱۱۹

④ صحيح البخاري؛ التفسير: ۴۹۱۸ ...... صحيح مسلم ؛ الجنة وأهلها: ۷۱۱۸

ناتواں شخص، اگر وہ اللہ پر قسم ڈال دے تو اللہ اس کو ضرور پورا کر دے (اس کے بعد فرمایا:) کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جہنمی کون لوگ ہیں؟ سنو، ہر وہ شخص جہنمی ہے جو سخت خو، بدزبان اور متکبر و سرکش ہے۔''

[۱۳] ایک لاکھ نیکیاں اور جنت میں گھر

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو آدمی بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

«لَا اِلٰـهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَحَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ»⑤

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہت ہے اور وہی سب تعریفوں کے لائق ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ وہ ہمیشہ سے زندہ ہے، اسے موت نہیں آئے گی۔ اسی کے ہاتھ میں سب بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کی ایک لاکھ بدیاں مٹا دیتے ہیں اور اس کے ایک لاکھ درجات بلند کر دیتے ہیں۔''

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص بازار میں یہ دعا پڑھے:

«لَا اِلٰـهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

⑤ صحيح سنن الترمذي:٢٧٢٦

الْحَمْدُ، يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))[۶]

''اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے سب بادشاہت ہے، اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں، وہی زندہ کرتا اور موت دیتا ہے، وہ زندہ ہے، اس کو کبھی موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں سب بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے'' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کی ایک لاکھ بدیاں مٹا دیتے ہیں اور جنت میں ایک گھر اس کے لئے تعمیر کر دیتے ہیں۔''

[۱۴] سلام عام کرنے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن أولىٰ الناس بالله من بدأهم بالسلام»[۷]

''اللہ کے ہاں سب سے برتر وہ شخص ہے جو سلام میں پہل کرے۔''

❁ اور فرمایا:

«والذی نفسي بيده لا تدخلون الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا حتى تحابُّوا، أوَ لا أدلكم على شيء إذا فعلتموه تحاببتم؟ افشوا السلام بينكم»[۸]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم اس وقت تک جنت

---

[۶] صحیح سنن الترمذي:٢٧٢٦

[۷] صحیح سنن أبي داود للألباني: ٤٣٢٨ [۸] صحیح مسلم؛ الإيمان: ١٩٣

میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک کہ ایماندار نہ ہو جاؤ اور تم ایماندار نہیں ہو سکتے جب تک کہ ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جس کو کرنے سے تم باہم محبت کرنے لگو؟ (وہ یہ ہے کہ) باہم سلام عام کرو۔''

❀ آپ ﷺ نے فرمایا:

«یاأیها الناس أفشو السلام وأطعموا الطعام وصلوا الأرحام، وصلُّوا والناس نیام ، تدخلوا الجنة بسلام»⑨

''اے لوگو! سلام کو عام کرو، اپنا دستر خوان کھلا رکھو، صلہ رحمی کرو، قیام کرو جب کہ لوگ سو رہے ہوں، تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

❀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور السلام علیکم کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس نیکیاں۔ پھر دوسرا آیا اور کہا: السلام علیکم ورحمة الله ،تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیس نیکیاں۔ پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا: السلام علیکم ورحمة الله و برکاته تو نبی ﷺ نے فرمایا، تمہارے لئے تیس نیکیاں ہیں۔''⑩

دیکھئے! سلام کو عام کرنے میں کس قدر عظیم فضائل اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کار فرما ہیں، اس سے بڑھ کر اس کی فضیلت اور کیا ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخلے کا سبب اور سلام میں پہل کرنے والے کو اپنا سب سے قریب ترین دوست

⑨ صحیح سنن ابن ماجه: ۱۰۹۷ ، السلسلة الصحیحة:۵۶۹

⑩ صحیح سنن الترمذي: ۲۱۶۳

قرار دیا ہے۔ افسوس کہ کتنے ہی مسلمان آج سلام کے معاملہ میں سستی کا شکار ہیں اور اس عطائے خداوندی اور فضل ربانی کو ضائع کررہے ہیں، حالانکہ اس کا اجر اللہ کے ہاں بہت بڑا ہے۔

اے غفلت شعار مسلم! زندگی کے ان قیمتی لمحات کو غنیمت سمجھ، اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے کو اپنی زندگی کا شعار بنا لے۔ ہر شخص پر، خواہ وہ تیرا واقف ہو یا اجنبی، مالدار ہو یا مفلس، عربی ہو یا عجمی، ہر شخص کو سلام کہنے کا اپنے اندر شوق پیدا کر، جب تو ایک نادار اور کمزور مسلمان کو سلام کہے گا جس سے تیرا کوئی دنیاوی مقصد وابستہ نہیں ہے، تو اللہ کے ہاں اس کا مرتبہ اور اجر کہیں زیادہ ہے، کیونکہ یہ واقعہ ہے کہ جو شخص اللہ کی خاطر عاجزی اختیار کرلے اور جھک جائے، اللہ اس کو سربلند کردیتے ہیں۔

[۱۵] اللہ کے دین کی خاطر لوگوں کے ساتھ تعاون کا ثواب

کسی تنگ دست اور مقروض کے ساتھ حسن معاملہ کرنا، اسے مہلت دینا، اس کا قرض معاف کرنا اور اس کی کوتاہیوں کو نظر انداز کرنا حصولِ جنت کا سبب ہے۔

❀ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«من سره أن ينجيه الله من كرب يوم القيامة، وأن يظلّه تحت عرشه، فلينْظِرْ مُعسرًا» ⑪

''جس شخص کے لئے یہ بات باعثِ مسرت ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے روزِ قیامت کی کلفتوں سے نجات دے دے اور اسے اپنے عرش کا سایہ نصیب فرمائے تو

---

⑪ المعجم الأوسط للطبراني: ٥/ ٣٢، صحيح الترغيب للألباني: ٩٠٣

اسے چاہیے کہ وہ تنگ دست کے ساتھ رعایت کا معاملہ کرے۔‘‘

❁ اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ

«مـن سـرَّه أن يُـنْـجِيَه الله من كُرَب يوم القيامة فليُنفِّس عن مُعسر أو يضع عنه» ⑫

’’جو شخص روزِ قیامت کی کلفتوں سے خلاصی چاہے، اسے چاہے کہ تنگ دستوں کی تنگ دستی کو دور کرنے میں ان کے ساتھ تعاون کرے اور مقروض تنگ دست کا قرض معاف کر دے۔‘‘

❁ اور فرمایا:

«كـان رجـل يُـدايـن الـنـاس ، فكان يقول لفتاه: إذا أتيتَ مُعسرًا فتـجـاوز عنه ، لعل الله عزوجل يتجاوز عنا ، فلقِي الله فتجاوز عنه» ⑬

’’ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ وہ اپنے ملازم سے کہتا: جب تم کسی تنگ دست سے قرض واپس لینے جاؤ تو اس سے درگزر کرنا، شاید کہ اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کر دے۔ پس جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ نے اسے معاف کر دیا۔‘‘

❁ آپؐ نے فرمایا:

« مـن أنـظـر مُعسرًا فله بكل يوم صدقة قبل أن يحل الدين ،

---

⑫ صحيح مسلم؛المساقاة :٣٩٧٦

⑬صحيح البخاري؛أحاديث الأنبياء :٣٤٨٠ ، صحيح مسلم؛ المساقاة :٣٩٧٤

فإذا حل الدين فأنظره بعد ذلك فله بكل يوم مثليه صدقة)) ⑭

''جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی، تو ادائیگی قرض کا وقت آنے سے پہلے اس کے لئے اتنا اجر ہے گویا اس نے ہر روز بقدرِ قرض صدقہ کیا۔ لیکن ادائیگی کا وقت گزر جانے کے بعد جس نے مہلت دی تو گویا اس نے ہر روز اس قرض سے دو گنا صدقہ کیا۔''

❀ آپؐ نے فرمایا:

((إن أوّل الناس يستظل في ظل الله يوم القيامة لَرجل أنظر معسرًا حتى يجدَ شيئًا، أو تصدَّق عليه بما يطلبه، يقول: مالي عليك صدقة، ابتغاء وجه الله، ويخرق صحيفته)) ⑮

''سب سے پہلے جو شخص روزِ قیامت عرش الٰہی تلے جاگزیں ہوگا، وہ آدمی ہے جو تنگ دست کو کوئی چیز ہاتھ لگنے تک مہلت دے دے، یا وہ اتنا قرض اس پر صدقہ کر دے جتنے کا وہ آرزومند ہے اور کہہ دے، جو مال میں نے تجھ سے لینا ہے وہ اللہ کی رضا کی خاطر تجھ پر صدقہ کرتا ہوں اور یہ کہہ کر قرض نامہ پھاڑ دے۔''

اور اس کا یہ کہنا کہ میں قرض معاف کرتا ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بغیر احسان جتلائے ایسا کرے، ورنہ احسان جتلانے سے اس کا یہ عمل برباد ہوجائے گا۔

خوش نصیب اور مبارکباد کا مستحق ہے وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ اس حدیث پر عمل کی توفیق عطا فرما دے، خواہ زندگی میں ایک مرتبہ ہی سہی۔ یقیناً انسان کا معاف کیا ہوا یہ

---

⑭ مستدرك حاكم: ٣٤/٢......صحيح الترغيب: ٢٠٧......السلسلة الصحيحة: ١٧٠

⑮ المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ١٦٧، وصححه الألباني

قرض جس قدر زیادہ قیمتی اور پیارا ہوگا، اسی قدر اللہ کے ہاں اس کا اجر بھی زیادہ ہوگا، بشرطیکہ وہ خالص اللہ کی رضا کی خاطر یہ عمل کرے۔

یہی وہ خوش نصیب لوگ ہیں جن کا تذکرہ ربّ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے:

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (الحشر:۹)

"اور وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں، خواہ اپنی جگہ خود محتاج ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اپنے دل کی تنگی سے بچا لئے گئے، وہی فلاح پانے والے ہیں۔"

[۱۶] دنیا کی فضیلت صرف اللہ کے ذکر، عمل صالح اور علم کی رہین منت ہے

❀ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«ألا إن الدنيا ملعونة، ملعون ما فيها، إلاّ ذكر الله تعالىٰ وما والاه، وعالم أو متعلم»[⑫]

"یہ حقیقت یاد رکھو کہ دنیا ملعون ہے اور دنیا کا سب ساز وسامان بھی ملعون، اگر کوئی چیز اس سے مستثنیٰ ہے تو وہ ذکر الٰہی اور وہ شخص ہے جو ذکر الٰہی کا حامل ہو۔ اسی طرح جو عالم اور متعلّم ہو۔"

[۱۷] عطائے خداوندی کی ہوا سے حظ اٹھانے کی ترغیب

❀ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

---

⑫ جامع الترمذي؛ الزهد عن رسول الله: ۲۳۲۲ 'حسن'

«افعلوا الخير دهركم وتعرضوا لنفحات رحمة الله فإن لله نفحات من رحمته يصيب بها من يشاء من عباده وسلوا الله أن يستر عوراتكم وأن يؤمن روعاتكم» ⑰

”زمانہ بھر نیکی کرو۔ ہر دور میں تمہارے پروردگار کے عطا کی ہوائیں چلتی ہیں اورتم ان ہواؤں کی جستجو کرو، شاید کسی کو زمانہ کی وہ ہوا لگ جائے تو اس کے بعد کبھی اس کی بدبختی کا سامان نہیں ہوگا۔اور اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہاری پردہ داری کرے اور تمہیں ہر خوف سے مامون کردے۔“

[۱۸] مجالس ذکر کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن لله ملائكة يطوفون في الطرق، يلتمسون أهل الذكر، فإذا وجدوا قومًا يذكرون الله، تنادوا: هلموا إلى حاجتكم قال: فيحفّونهم بأجنحتهم إلى السماء الدنيا قال:فيسألهم ربهم، وهو أعلم بهم، ما يقول عبادي؟ قال:تقول:يسبحونك، ويكبرونك، ويحمدونك، ويمجدونك، قال:فيقول: هل رأوني؟ قال: فيقولون: لا والله، ما رأوك قال:فيقول: وكيف لو رأوني؟ قال: يقولون: لو رأوك كانوا أشد لك عبادة، وأشد لك تمجيدا وتمحيدا، وأكثر لك تسبيحًا، قال:يقول:فما يسألونى؟ قال: يسألونك الجنة، قال:

⑰ السلسلة الصحيحة:۱۹۹۰'حسن'

يقول:وهل رأوها؟ قال: يقولون: لا والله يا ربّ، ما رأوها، قال: يقول:فكيف لو أنهم رأوها؟ قال:يقولون: لو أنهم رأوها، كانوا أشد عليها حرصا، وأشد لها طلبًا، وأعظم فيها رغبةً قال:فمِمَّ يتعوذون؟قال: يقولون: من النار، قال:يقول: وهل رأوها؟ قال:يقولون:لا والله ياربّ مارأوها، قال: يقول:فكيف لو رأوها؟ قال:يقولون:لو رأوها كانوا أشد منها فرارًا، وأشد لها مخافةً، قال: فيقول: فأشهدكم أني قد غفرت لهم، قال: يقول ملَك من الملائكة: فيهم فلان، ليس منهم، إنما جاء لحاجة، قال: هم الجلساء، لا يشقى بهم جليسهم» ⑱

"اللہ تعالیٰ کے بعض فرشتے راستوں میں گھومنے کی ڈیوٹی پر مامور ہیں۔ان کا کام اللہ کے ان بندوں کو تلاش کرنا ہے جو اس کا ذکر کرتے ہیں۔ جب انہیں کوئی ایسی قوم مل جائے جو اللہ کے ذکر میں مشغول ہو، تو وہ ایک دوسرے کو بلاتے ہیں کہ اپنے مقصد کی طرف آ جاؤ، پھر وہ اپنے پروں کے ساتھ آسمانِ دنیا تک ان کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان کا ربّ ان سے سوال کرتا ہے: میرے بندے کیا کہہ رہے ہیں؟ حالانکہ وہ ان کے حالات خوب جانتا ہے۔

فرشتے: وہ تیری تسبیح بیان کر رہے ہیں۔وہاں تیری بڑائی وعظمت کے چرچے ہیں اور وہ تیری تعریف میں مگن ہیں۔

اللہ تعالیٰ: کیا اُنہوں نے مجھے دیکھا ہے؟

⑱صحيح البخاري ؛ الدعوات: ٦٤٠٨...... صحيح مسلم؛ الذكر والدعاء:٦٨٠٠

فرشتے: نہیں، اللہ کی قسم! انہوں نے تجھے دیکھا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو؟

فرشتے: اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو اور زیادہ جذبہ سے تیری عبادت کریں گے اور زیادہ وارفتگی سے تیری بزرگی کا ذکر کریں گے اور کثرت سے تیری تسبیح بیان کریں گے۔

اللہ تعالیٰ: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟

فرشتے: اے اللہ! وہ تجھ سے جنت کا سوال کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ: کیا اُنہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟

فرشتے: نہیں! اے ہمارے ربّ، انہوں نے اُسے دیکھا تو نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو؟

فرشتے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو جنت کے لئے ان کی تڑپ اور حرص اور بڑھ جائے اور وہ زیادہ شدت کے ساتھ تجھ سے جنت کے طلب گار ہوں۔

اللہ تعالیٰ: دیکھو! وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں۔

فرشتے: اللہ، جہنم سے پناہ مانگ رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟

فرشتے: نہیں اللہ کی قسم! اے ہمارے ربّ، انہوں نے جہنم کو کبھی نہیں دیکھا۔

اللہ تعالیٰ: اگر دیکھ لیں تو؟

فرشتے: اگر وہ اسے دیکھ لیں تو جہنم سے ان کا خوف اور بڑھ جائے اور وہ زیادہ شدت سے جہنم سے پناہ اور جائے فرار کے خواستگار ہوں۔

اللہ تعالیٰ: فرشتو! میں تمہیں گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے ان سب کو معاف کر دیا ہے۔

ایک فرشتہ: اے اللہ! فلاں شخص ان میں شامل نہیں ہے، وہ تو اپنے کام سے آیا تھا۔
اللہ تعالیٰ: وہ ہم جلیس تھے، لہٰذا میں اسے بھی اس سعادت سے محروم نہیں رکھوں گا۔

[۱۹] اہل جنت کی صرف ایک حسرت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ليس يتحسر أهل الجنة إلا على ساعة مرت بهم لم يذكروا الله عزوجل فيها» ⑲

''اہل جنت کو کسی قسم کی حسرت و پشیمانی دامن گیر نہیں ہوگی، مگر وہ دنیا کی ان ساعتوں پر پشیمان ہوں جو اللہ کی یاد اور ذکرِ الٰہی سے غفلت شعاری میں گزاری ہوں گی۔''

[۲۰] دین کا علم حاصل کرنے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«... ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له طريقا إلى الجنة» ⑳

''جو شخص علم کی جستجو میں کسی راہ کا مسافر ہوا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کر دیتے ہیں۔''

---

⑲ المعجم الكبير ۲۰/ ۹۳ ، امام منذریؒ کہتے ہیں: امام بیہقیؒ نے اس حدیث کو متعدد اسانید کے ساتھ روایت کیا ہے (شعب الإيمان: ۱/ ۱۹۲ رقم ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳) ان میں سے ایک سند جید ہے۔ (الترغيب والترهيب ۲/ ۲۵۸)

⑳ مسلم؛ الذكر والدعاء: ٦٧٩٣

[۲۱] عالم کی عبادت گزار پر برتری

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فضل العالم على العابد كفضلي على أدناكم»

’’ایک عالم کو کسی عابد پر وہی فضیلت و برتری حاصل ہے جو برتری مجھے تمہارے ایک ادنیٰ شخص پر حاصل ہے۔‘‘ پھر فرمایا:

«إن الله وملائكته، وأهل السموات والأرضين، حتى النملة في جُحرها، وحتى الحوت لَيُصَلون علىٰ مُعَلِّم الناس الخير»

’’وہ شخص جو لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دیتا ہے، اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، نیز آسمانوں اور ساری زمینوں پر بسنے والی مخلوقات، حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور مچھلیاں پانی کے اندر اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرتی ہیں۔‘‘ ①

[۲۲] نبی ﷺ پر درود کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من صلّى علىَّ صلوٰة واحدة صلىّ الله عليه عشر صلوات وحُطَّت عنه عشر خطيئات ورُفعت له عشر درجات» ②

’’جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی دس خطائیں معاف اور اس کے دس درجات بلند کر دیے جاتے ہیں۔‘‘

---

①صحيح سنن الترمذي:۲۱٦۱ ②صحيح سنن النسائي للألباني:۱۲۳۰

❁ آپ ﷺ نے فرمایا:

«من صلى عليَّ حين يُصبح عشرًا وحين يُمسي عشرًا، أدركته شفاعتي يوم القيمة»③

''جو شخص صبح و شام دس دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھتا ہے، روزِ قیامت انہیں میری شفاعت حاصل ہوگی۔''

❁ آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

«أولىٰ الناس إلى يوم القيمة أكثرهم عليَّ صلوٰة»④

''روزِ قیامت میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہے۔''

❁ ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! مجھے بتائیں، اگر میں ہر وقت آپؐ پر درود پڑھوں تو؟ آپؐ نے فرمایا:

«إذًا يكفيك الله تبارك وتعالىٰ ما أهمك من دنياك وآخرتك»⑤

''تب اللہ تیری دنیا اور آخرت کی سب ضروریات سے تجھے کافی ہوجائے گا۔''

[۲۳] وہ شخص جس پر جہنم کی آگ حرام ہوگی

❁ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے، حضرت عتبانؓ اس کے راوی ہیں کہ

---

③ صحيح الجامع الصغير: ٦٣٥٧ 'حسن'

④ جامع الترمذي؛ الصلوٰة: ٤٤٦ 'حسن'...... صحيح ابن حبان: ٣/ ١٩٢ ...... فتح الباري: ١١/ ١٦٧ 'صحيح' عند حافظ ابن حجر

⑤ مسند أحمد: ٥/ ١٣٦ ...... صحيح الترغيب: ٦٧٠

«فإن الله حرّم على النار من قال: لا إله إلا الله يبتغي بها وجه الله»
''اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جہنم حرام کردی ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے یہ اقرار کرے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔''[۶]

❁ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مزید فرمایا:

«ألا أُخبركم بمن يحرم على النار، وبمن تحرم عليه النار، على كل قريب هيِّن سهل»[۷]
''کیا میں تمہیں ایسا شخص نہ بتاؤں جو جہنم کی آگ پر حرام ہے اور جہنم کی آگ اس پر حرام ہے؛ ہر وہ شخص جو اپنی خصائل حمیدہ کی وجہ سے ہر دل عزیز ہے اور نرم خو ہے۔''

ابن علاّن نے دليل الفالحين میں اس حدیث کا یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ ''جہنم کی آگ ہر اس شخص پر حرام ہے جو اپنے حسن سلوک اور نرم خوئی کی بنا پر لوگوں کے قریب ہے۔''

[۲۴] ضبطِ نفس اور غصہ کو پی جانے کی فضیلت

❁ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

«مـن كظم غيظًا وهو يقدر على أن ينفذه، دعاه الله سبحانه وتـعـالـىٰ عـلـى رؤوس الخلائق يوم القيمة حتى يخيِّره من

---

[۶] صحيح البخاري؛الصلوٰة :۴۲۵، صحيح مسلم؛المساجد ومواضع الصلوٰة :۱۴۱
[۷] صحيح سنن الترمذي :۲۰۲۲

الحور العين ما شاء)) [۸]

''جس نے ضبطِ نفس سے کام لیا اور اپنے غصہ کو پی گیا جبکہ وہ بدلہ لینے پر قادر تھا، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت ساری کائنات کے سامنے اسے بلائے گا اور پھر اسے اختیار دے گا کہ وہ جنت کی موٹی موٹی آنکھوں والی حوروں میں سے جسے چاہے اپنے لئے منتخب کر لے۔''

❀ نیز رسول اللہ ﷺ نے ایسے آدمی کو اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین انسان قرار دیا ہے، آپ نے فرمایا:

((ومن كفَّ غضبه ستر الله عورته ومن كظم غيظًا ولو شاء أن يمضيَه أمضاه ملأ الله قلبه رضًا يومَ القيمة)) [۹]

''جس نے اپنے غصہ پر کنٹرول کرلیا، اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جس نے اپنے غصہ کو پی لیا حالانکہ وہ چاہتا تو اس کا اظہار کرسکتا تھا، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کے دل کو خوشی سے بھر دے گا۔''

[۲۵] آیت الکرسی کی فضیلت اور یہ دخولِ جنت کا سبب ہے

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من قرأ آية الكرسى دُبر كل صلوٰة لم يمنعه من دخول

---

⑧ صحيح سنن الترمذي: ٢٠٢٦

⑨ صحيح الجامع الصغير: ١٧٦ بہ حوالہ طبراني وابن أبي الدنيا

الجنة إلا أن يموت» [10]

''جو شخص ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے، موت کے سوا کوئی چیز اس کے اور جنت کے سامنے حائل نہیں ہے۔'' (یعنی مرتے ہی وہ جنت میں داخل ہوجائے گا)

[۲۶] جنت کی جستجو اور جہنم سے پناہ مانگنا، دخولِ جنت کا باعث ہے

❁ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

«من سأل الله الجنة ثلاث مرَّاتٍ قالت الجنة: أللهم أدخله الجنة، ومن استجار من النار ثلاث مرَّاتٍ قالت النار: اللهم أجره من النار» [11]

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ اس کو جنت میں داخل کردے اور جو شخص تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگے تو جہنم کہتی ہے: اے اللہ اسے جہنم سے بچالے۔''

[۲۷] قبریں کھودنا، مردوں کو غسل دینا اور ان کے کفن دفن کا انتظام کرنا

❁ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

«من غسَّل ميّتا فكتم عليه غفر الله له أربعين مرة، ومن كفن ميتا كساه الله من سندس واستبرق في الجنة، ومن حفر لميت قبرًا فأجنَّه فيه أجرىٰ الله له من الأجر كأجر مُسكن أسكنه

---

[10] صحيح الترغيب: ١٥٩٥ ...... صحيح الجامع الصغير: ٦٤٦٤

[11] صحيح سنن الترمذي: ٢٠٧٩

إلى يوم القيمة»[۴]

”جس نے میت کو غسل دیا پھر اس کو کفن پہنایا، اللہ تعالیٰ چالیس مرتبہ اس کی بخشش فرماتے ہیں اور جس نے میت کو کفن دیا، اللہ جنت میں اسے دیباج وریشم کا لباس پہنائے گا اور جس نے میت کے لئے قبر کھودی، پھر اسے اس میں دفن کردیا تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا اجر عطا فرمائے گا، جتنا کہ اس شخص کا حق ہے جو قیامت تک کے لئے کسی کو کوئی رہائش الاٹ کردے۔“

مبارکباد کا مستحق ہے وہ شخص جو اپنے مؤمن بھائی کو غسل دے کر اسے کفن پہناتا ہے یا اس کے لئے قبر کھودکر اسے دفن کرنے کا انتظام کرتا ہے یا اپنے مال وغیرہ سے اس کے کفن دفن کا سامان کرتا ہے۔ یہ اس شخص کا اجر ہے جو صرف ایک قبر کھودتا ہے اور آپ خود اندازہ کریں کہ اس شخص کا اجر کتنا عظیم ہوگا جو ایک پورا قبرستان اللہ کے بندوں کی تدفین کے لئے وقف کردیتا ہے۔ اسی طرح وہ شخص جو مردوں کے غسل کے لئے کوئی جگہ وقف کرتا ہے یا بے گوروکفن لاشوں کے لئے کفن دفن کا انتظام کرتا ہے، اس شخص کے اجر کا حساب اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔

یہ سامانِ عبرت ہے، ان لوگوں کے لئے جن کو اللہ تعالیٰ نے خوش حالی کی نعمت سے نوازا ہے، اُنہیں چاہئے کہ وہ اس موقع کو غنیمت جانیں!!

لوگو! روئے ارض کے مشرق ومغرب میں کتنے ہی تمہارے ہم عقیدہ اور دینی بھائی ایسے ہیں جو مرتے ہیں لیکن انہیں کفن کا دوگز کپڑا بھی میسر نہیں ہوتا اور کتنے ہی ایسے مسلمان ہیں جن کی بے گوروکفن لاشیں چیلوں اور درندوں کی خوراک بنتیں ہیں، ان

---

[۴] صحیح الترغیب: ۳۴۹۲ ...... صحیح عند الحاکم علی شرطِ مسلم: ۵۰۵/۱

کے کفن و دفن کا اہتمام کرنا یقیناً تمہارا فرض ہے۔

[۲۸] نمازِ جنازہ پڑھنے کی فضیلت اور ترغیب

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«من صلّى علىٰ جنازة ولم يتبعها فله قيراط فإن تبعها فله قيراطان»[۱۳]

''جس نے جنازہ پڑھا اور اس کے ساتھ نہیں گیا، اس کے لئے ایک قیراط ثواب ہے، لیکن اگر وہ اس کے ساتھ بھی گیا تو اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: دو قیراط سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے چھوٹا اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔''

اے اللہ کے رحم کے متلاشی بندو! غور کرو، اگر تمہیں آخرت کی فکر اور ثواب کی جستجو ہے تو جب ایک چھوٹے قیراط کا ثواب اور اجر اُحد پہاڑ کے برابر ہے تو بڑے قیراط کا ثواب کس قدر زیادہ ہوگا؟ ہم اللہ کریم سے اس کے فضل، انعامات اور عظیم احسانات کے خواست گار ہیں۔

[۲۹] اس جنازے کی فضیلت جن میں بکثرت موحد مسلمان شریک ہوں

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته أربعون رجلًا

---

[۱۳] صحیح مسلم؛الجنائز:۲۱۸۹

لا یشرکون با لله شیئا إلاّ شفعهم الله فیه» [١٤]

”کوئی بھی مسلمان شخص فوت ہوجائے، پھر چالیس افراد اس کے جنازہ میں شریک ہوجائیں، بشرطیکہ وہ مشرک نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ان کی سفارش کو ضرور قبول فرمائے گا۔“

❁ آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

«من صلّی علیه ثلاثة صفوف فقد أوجب» [١٥]

”جس کے جنازہ میں تین صفیں ہوجائیں، یقیناً اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کو واجب کردیتے ہیں۔“

[أوجب] کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ اپنے فضل اور رحمت سے اس کو ضرور جنت کا وارث بنائے گا۔

[٣٠] خوش خلقی دخولِ جنت کا سبب ہے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن من خیارکم أحاسنکم أخلاقاً» [١٦]

”تم میں بہترین وہ لوگ ہیں جن کا اخلاق اچھا ہے۔“

❁ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ سے سوال ہوا کہ کون سی چیز ہے

---

⑭ صحیح مسلم؛ الجنائز:٢١٩٦

⑮ جامع الترمذي؛الجنائز:٩٤٩’حسن‘ ووافقه الألباني في تلخیص أحکام الجنائز، ص:٥٠

⑯ صحیح مسلم؛الفضائل:٥٩٨٧

جو سب سے زیادہ لوگوں کو جنت میں داخل کرنے کا باعث ہوگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا تقویٰ اور اچھا اخلاق۔ پھر آپؐ سے پوچھا گیا، وہ کون سی چیز ہے جس کی وجہ سے بکثرت لوگ جہنم میں جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: 'منہ اور شرمگاہ'[17]

❁ اور فرمایا:

«ما شيئ أثقل في ميزان المؤمن يوم القيامة من خلق حسن، وإن الله ليبغض الفاحش البذيء»[18]

''روز قیامت مؤمن کے ترازو میں حسن اخلاق سے زیادہ بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی اور یقیناً اللہ تعالیٰ بدگو اور بدکلام پر ناراض ہوگا۔''

❁ اور فرمایا:

«إن المؤمن ليدرك بحسن خلقه درجة الصائم القائم»[19]

''مؤمن اپنے عمدہ اخلاق سے، راتوں کو قیام کرنے والے روزہ دار کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔''

❁ آپ ﷺ نے فرمایا:

«أكمل المؤمنين إيمانًا أحسنهم خلقًا»[20]

''ایمان میں کامل ترین وہ مؤمن ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔''

❁ آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

«إن أقربكم مني مجلسًا يوم القيمة أحاسنكم أخلاقا

---

[17] صحيح سنن الترمذي: ١٦٣٠ 'حسن' [18] صحيح سنن الترمذي: ١٦٢٨

[19] صحيح سنن أبي داود: ٤٠١٣ [20] صحيح سنن أبي داود: ٣٩١٦

الموَطَّأون أكنافًا الذين يألفون ويؤلفون» [۲۱]

''روزِ قیامت میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کا اخلاق سب سے عمدہ ہے، جن کے پہلو نرم گداز ہیں، وہ دوسروں کے ساتھ محبت واُلفت سے پیش آتے ہیں اور دوسرے ان کے ساتھ اُلفت ومحبت کا رویہ رکھتے ہیں۔''

علامہ ابن الاثیرؒ نے النہایہ میں (الموطَّأون أكنافاً) کا یہ مفہوم بیان کیا ہے: کہ الموطأون، التوطية سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے: بچھانا، ہموار کرنا اور نرم کرنا اور 'فراش وطیءٌ' ایسے بستر کو کہتے ہیں جو نرم و نازک اور سونے والے کے لئے آرام دہ ہو اور 'أكناف' سے مراد ہے: پہلو۔ [۲۲] چنانچہ مفہوم یہ ہوا کہ وہ لوگ روزِ قیامت رسول اللہ ﷺ کے قریب ترین ساتھی ہوں گے جن کے پہلو نرم و گداز اور آرام دہ ہیں، ان پہلوؤں میں آنے والا کسی تکلیف سے دوچار نہیں ہوتا۔

❁ اور فرمایا:

«إن من أحبكم إلىّ وأقربكم منّي مجلسًا يوم القيمة أحاسنكم أخلاقا، وإن أبغضكم إلىّ وأبعدكم مني مجلسًا يوم القيمة: الثرثارون المتشدقون والمتفيهقون قالوا: يا رسول الله! قد علمنا الثرثارون والمتشدقون، فما

---

[۲۱] المعجم الأوسط للطبراني: ۷/۳۵۰...... صحيح الترغيب: ۲۶۵۸ 'حسن لغيره'

[۲۲] النهاية في غريب الحديث والأثر ۵/ ۲۰۱، تحقيق محمود محمد الطناحي، المكتبة الإسلامية

المتفيهقون؟ قال: ((المتكبرون [۴۳]

عمدہ اخلاق کا مالک انسان روز قیامت مجھے تم میں سب سے زیادہ محبوب اور میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا، لیکن بد خلق، بدزبان اور مُتَفَیْهِق انسان روز قیامت مجھ سے سب سے زیادہ دور اور میرے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض ترین ہوگا۔'' صحابہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! ثرثارون اور متشدقون کا مفہوم تو ہم سمجھ گئے، لیکن المتفیهقون سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس سے مراد متکبر لوگ ہیں۔''

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ 'حسن خلق' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''هو بسط الوجه وبذل المعروف وكف الأذى'' [۴۴]

''اس سے مراد دوسروں کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آنا، احسان و بھلائی اور جود و کرم کا مظاہرہ کرنا اور لوگوں کو تکلیف دینے سے باز آجانا۔''

امام ترمذیؒ المتشدق کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''هو الذي يتطاول على الناس في الكلام ويبدو عليهم'' [۴۵]

''وہ شخص جو لوگوں پر زبان درازی اور بدزبانی کرتا ہے۔''

[۳۱] مغفرت کے ذرائع

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[۴۳] صحيح سنن الترمذي:١٦٤٢

[۴۴] جامع الترمذي؛ البر والصلة:١٩٢٨

[۴۵] جامع الترمذي؛ البر والصلة:١٩٤١

«إن من موجبات المغفرة بذل السلام وحسن الكلام»[1]

''امن وسلامتی پھیلانا اور خوش کلامی مغفرت اور بخشش الٰہی کے لازمی تقاضے ہیں۔''

[۳۲] نیک نیتی پر مبنی معمولی عمل بھی اللہ کے نزدیک بلند مرتبہ پا سکتا ہے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«... وأحدثكم حديثًا فاحفظوه، إنما الدنيا لأربعة نفر: عبد رزقه الله مالاً وعلمًا، فهو يتقي فيه ربّه ويصل فيه رحمه ويعلم لله فيه حقًا، فهذا بأفضل المنازل، وعبدٍ رزقه الله علمًا، ولم يرزقه مالاً، فهو صادق النية، يقول: لو أن لي مالًا لعملت بعمل فلان، فهو بنيته، فأجرهما سواء، وعبد رزقه الله مالاً ولم يرزقه علمًا فهو يخبط في ماله بغير علم ولا يتقي فيه ربه ولا يصل فيه رحمه ولا يعلم لله فيه حقا فهذا بأخبث المنازل وعبد لم يرزقه الله مالاً ولا علمًا فهو يقول: لو أن لي مالا لعملت بعمل فلان فهو بنيته فوزرهما سواء......»[2]

''لوگو! میں تمہیں ایک عظیم بات بتانے والا ہوں، اس کو ذہن نشین کرلو۔ دنیا میں چار طرح کے لوگ ہوتے ہیں؛ ایک وہ بندہ جسے اللہ نے مال و دولت اور علم

---

① صحيح الجامع الصغير: ٢٢٣٢

② صحيح سنن الترمذي: ١٨٩٤

سے نوازا، پھر اس نے خوفِ خدا کو اپنا شعار بنایا، اور صلہ رحمی کے تقاضے پورے کیئے اور اس کے بارے میں اللہ کے حقوق پورے کیئے، یہ شخص سب سے بہترین پوزیشن میں ہے۔

دوسرا وہ بندہ ہے جسے اللہ نے مال تو نہیں دیا، لیکن علم کی دولت سے بہرہ ور کیا ہے، اور یہ شخص نیت کا سچا اور کھرا ہے اور خلوصِ نیت سے یہ آرزو کرتا ہے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح کام کرتا تو یہ شخص پہلے شخص کے اجر سے کم نہیں ہے۔

تیسرا وہ بندہ ہے جسے اللہ نے مال تو دیا، لیکن علم کی دولت سے محروم رکھا، تو پھر اس نے اس مال کو بغیر علم کے بے جا اور اندھا دھند خرچ کیا اور اس کے بارے میں خوفِ خدا کو بالکل فراموش کر دیا۔ صلہ رحمی کے تقاضوں کو پس پشت ڈال دیا، اور یہ بھول گیا کہ اس مال میں اللہ کا حق بھی ہے، یہ شخص انتہائی بدترین انجام سے دو چار ہونے والا ہے۔

چوتھا بندہ وہ ہے جسے اللہ نے مال دیا نہ علم، وہ کہتا ہے: اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں شخص کی طرح کام کرتا اور اس کا آئیڈیل یہی تیسرا شخص ہے تو اس کے گناہ کا بار اس بدترین پوزیشن کے حامل شخص سے کسی طور پر بھی کم نہیں ہے۔''

دیکھئے! ایک شخص نے محض خلوصِ دل سے ایک بھلائی کے کام کی نیت کی کہ اگر

---

② صحيح سنن الترمذي :١٨٩٤

میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں اسے فلاں تاجر کی طرح رفاہِ عامہ اور دین کے کاموں میں صرف کرتا تو یہ اجر میں اس تاجر کے برابر ٹھہرا، کتنی عظیم نعمت ہے پروردگار عالم کی!

[۳۳] ناگہانی آفت سے بچنے کا طریقہ

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

''جس شخص نے شام کے وقت تین مرتبہ یہ دُعا پڑھی: «بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ»

''اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام سے کہ جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔''

تو صبح تک کوئی ناگہانی مصیبت وآفت اس کے قریب نہیں پھٹکے گی اور جس شخص نے صبح کے وقت تین مرتبہ اسے پڑھا، شام تک کوئی ناگہانی آفت یا مصیبت اسے نہیں پہنچے گی۔''[۳]

❁ اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص ہر روز، صبح کے وقت اور ہر شب، شام کے وقت یہ دعا پڑھے:

«بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ» تو کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔''[۴]

---

[۳] صحيح سنن أبي داود: ٤٢٤٤

[۴] جامع الترمذی ؛الدعوات: ۳۳۱۰ 'حسن صحيح' ...... ووافقه شيخ ابن باز في تحفة الأخيار

[۳۴] دنیا وآخرت کے کسی درپیش مسئلہ میں نصرتِ الٰہی کا حصول

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس نے صبح وشام سات مرتبہ یہ دعا پڑھی، اسے دنیا وآخرت کا کوئی بھی مسئلہ درپیش ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتے ہیں، وہ دعا یہ ہے: «حَسْبِيَ اللّٰہُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ»

''مجھے اللہ کافی ہے، جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں، کیونکہ وہی عرش عظیم کا رب ہے۔'' ⑤

[۳۵] جمعہ کے روز سورۃ الکہف پڑھنے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مـن قرأ سورة الكهف في يوم الجمعة أضاء له من النور ما بين الجُمُعتين» ⑥

''جس نے جمعہ کے روز سورۃ الکہف پڑھی، اللہ تعالیٰ آئندہ جمعہ تک اسے نور کی روشنی عطا فرماتے ہیں۔''

---

⑤ عمل اليوم والليلة لابن السني ص ٧٠
شعیب اور عبدالقادر ارناؤوط نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ابوداود نے اس حدیث (۵۰۸۱) کو ابودرداء پر موقوف بیان کیا ہے اور اس کے تمام رواۃ ثقہ ہیں، البتہ اس میں صادقًا كان بها أو كاذبًا کا اضافہ منکر ہے۔ (زاد المعاد محقق: ٢/ ٣٧٦)

⑥ صحيح الجامع الصغير: ٦٤٧٠

[۳۶] جنت میں کھجور کا درخت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهِ، غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ» ⑦

''جس نے یہ دعا پڑھی: «سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِه» (اللہ کی عظیم ذات پاک ہے، ہم اس کی تعریف بیان کرتے ہیں) تو جنت میں کھجور کا ایک درخت اس کے لئے لگا دیا جاتا ہے۔''

اندازہ کیجئے کہ جو شخص باقاعدگی کے ساتھ کثرت سے یہ ذکر کرتا ہے، کتنے ہی درخت ہوں گے جن کا وہ جنت میں مالک ہوگا، پھر اللہ کا فضل ہمارے تصور سے بڑھ کر وسیع ہے: ﴿وَاللهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ (البقرۃ:۲۶۱)

''اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے، اس سے بھی دوگنا کر دیتا ہے، وہ فراخ دست بھی ہے اور علیم بھی۔''

[۳۷] سمندر کی جھاگ کے برابر گناہوں کی معافی

❁ نبی ﷺ نے فرمایا:

«من قال: سبحان الله وبحمده في يوم مرة، حُطَّت خطاياه وإن كانت مثل زبد البحر» ⑧

''جس نے ایک دن میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِه پڑھا، اس کے

---

⑦ صحيح سنن الترمذي: ٢٧٥٧

⑧ صحيح البخاري؛الدعوات :٦٤٠٥، صحيح مسلم؛ الذكر والدعاء:٢٦٩١

گناہ اگر سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

❁ اور ایک روایت میں الفاظ ہیں:

((من قال: سبحان الله وبحمده مائة مرة غفرت له ذنوبه وإن كانت مثل زبد البحر))⑨

”جس نے سو بار سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ پڑھا، اس کے گناہ خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوں تو معاف کر دیے جاتے ہیں۔“

[۳۸] جنت کا بیج

❁ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا:

((لقيتُ إبراهيم ليلةً أُسري بي، فقال: يا محمد، أقرئ أُمتك مني السلام، وأَخبرهم أن الجنة طيبة التربة وعذبة الماء، وانها قيعان، وأَن غراسها: سبحان الله، والحمدلله، ولا إلٰه إلا الله، والله أكبر))⑩

”معراج کی رات جب میں ابراہیمؑ سے ملا تو وہ مجھے کہنے لگے: اے محمدؐ! اپنی اُمت کو میرا سلام کہنا اور اُنہیں بتانا کہ جنت کی مٹی کستوری کی طرح پاکیزہ ہے، اس کا پانی میٹھا ہے، وہ ایک خالی میدان ہے اور اس کا بیج سبحان الله، اَلحمدلله اور لا إله إلا الله ہے۔“

---

⑨ صحيح سنن الترمذي :٢٧٥٨

⑩ صحيح سنن الترمذي : ٢٧٥٥

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«من قال: سبحان الله والحمدلله و لا إلـه إلا الله والله أكبر غرس الله له بكل واحدة منهن شجرة في الجنة»

''جس نے **سُبْحَانَ اللهِ ، الحمدلله ، لا إله الا الله** اور **الله أكبر** پڑھا، اللہ تعالیٰ ہر ایک کے بدلے ایک درخت جنت میں اس کے لئے لگا دیتے ہیں۔''[۱۱]

[۳۹] جنت کا خزانہ اور اس کا دروازہ

❁ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے کہا:

''کیا میں تمھیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ ! کیوں نہیں! ضرور بتائیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: (پڑھو) «لاحول ولا قوة إلا بالله »''ساری قوت کا سرچشمہ اللہ ہی کی ذات ہے۔''[۱۲]

❁ قیس بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو کہا:

کیا میں تمہیں جنت کا ایک دروازہ نہ بتاؤں، میں نے کہا: کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ہے «لاحول ولا قوة إلا بالله»[۱۳]

---

(۱۱) المعجم الأوسط للطبراني:۲/ ۲۳۵ ...... السلسلة الصحيحة:۲۸۸۰

(۱۲) صحيح مسلم؛الذكر والدعاء:٦٨٠٨ ......صحيح البخاري؛ المغازي:۳۸۸۳

(۱۳) صحيح سنن الترمذي :٢٨٣٤

[۴۰] جس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں بھیجیں گے

❁ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«من قال إذا أصبح : رضيت بالله ربًّا وبالاسلام دينا وبمحمّد نبيًّا فأنا الزعيم لآخذنَّ بيده حتىّٰ أدخلَه الجنة »

''جس نے صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے: **«رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَبَالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا»** ''میں اللہ کی ربوبیت، دین اسلام اور محمدؐ کی نبوت و رسالت پر راضی ہوں'' تو میں (محمدؐ) یہ ضمانت دیتا ہوں کہ میں خود اس کو ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں داخل کروں گا۔''[۱۴]

[۴۱] ہمیشہ باقی رہنے والی نیکیاں

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ اَمَلًا﴾ (الکہف:۴۶)

''مال و دولت اور آل اولاد دنیوی زندگی کی دل فریبیاں ہیں (مگر چند روزہ، ناپائیدار) اور جو نیکیاں باقی رہنے والی ہیں، وہی تمہارے پروردگار کے نزدیک باعتبارِ ثواب کے بہتر ہیں اور وہی ہیں جس سے بہتر نتائج کی اُمید رکھی جاسکتی ہے۔''

﴿اَلْبَاقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ﴾ کی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمائی ہے:

باقی رہنے والی نیکیوں سے مراد **سبحان الله ، الحمدلله ، لا إله إلا الله**

---

[۱۴] الترغيب:۲۲۹/۱، السلسلة الصحيحة:۲۶۸۶، والمنذري عن الطبراني 'حسن'

واللہ أکبر اور **لاحول ولاقوۃ إلا باللہ** ہے۔[①]

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''میں محمد ﷺ یہ بات کہتا ہوں کہ سبحان اللہ ، الحمد للہ ، لا الہ الا اللہ ، اللہ أکبر یہ کلمات کائنات کی ہر وہ چیز جس پر آفتاب طلوع ہوتا ہے، سے مجھے زیادہ محبوب ہیں۔''[②]

[۴۲] تلاوتِ قرآن کریم کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إقرأوا القرآن ، وأنه یأتي یوم القیمة شفیعًا لأصحابه»[③]

''(لوگو!) قرآن کریم کو پڑھو، یقیناً یہ روزِ قیامت اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کرے گا۔''

❁ آپ ﷺ نے فرمایا:

«یقال لصاحب القرآن: إقرأ وارتق ورتّلْ كما كنت ترتّل في الدنیا فإن منزلتك عند آخر آیة تقرأ بها»[④]

''صاحبِ قرآن کو کہا جائے گا کہ قرآن کو پڑھنا شروع کرو اور جنت کی منزلیں چڑھو اور اس طرح ترتیل کے ساتھ پڑھتے جاؤ جیسے دنیا میں پڑھا

---

① بقول شیخ ابن بازؒ: امام نسائیؒ نے اسے روایت کیا ہے اور ابن حبانؒ اور حاکمؒ نے اسے صحیح کہا ہے۔

② صحیح مسلم؛ الذکر والدعاء:۶۷۸۳

③ صحیح مسلم؛ صلوٰۃ المسافرین وقصرھا:۱۸۷۱

④ صحیح سنن الترمذي:۲۳۲۹

کرتے تھے، جہاں آخری آیت کا اختتام ہوگا، وہی منزل تیرا قیام ہوگا۔"

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يجيء صاحب القرآن يوم القيمة فيقول: يا رب حلّه فيلبس حلة الكرامة ثم يقول: ياربّ زده، فيلبس حلّة الكرامة، ثم يقول: ياربّ ارض عنه فيرضٰى عنه، فيُقال له: اقرأ، وارق، وتزاد بكل آية حسنة» ⑤

"صاحبِ قرآن (حافظِ قرآن) روزِ قیامت آئے گا تو قرآن کہے گا: اے میرے ربّ! اس کو خوبصورت لباس سے آراستہ کیجئے، چنانچہ اسے عزت وشرف کا تاج پہنایا جائے گا۔ قرآن پھر گویا ہوگا: اے میرے ربّ! اس کو اور لباس پہنائیے۔ اللہ تعالیٰ عزت وشرف کا ایک اور تاج اسے پہنا دے گا۔ قرآن پھر کہے گا: اے ربّ! تو اس سے راضی ہوجا تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوجائیں گے اور اس سے کہا جائے گا: پڑھو، اور جنت کی منازل چڑھنا شروع کرو۔ اور پھر ہر آیت کے بدلے میں اس کے لئے ایک نیکی بڑھا دی جائے گی۔"

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من قرأ حرفًا من كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر أمثالها، لا أقول: ﴿الٓمٓ﴾ حرف، ولكن ألف حرف، ولام حرف، وميم حرف» ⑥

---

⑤ صحيح سنن الترمذي :٢٣٢٨

⑥ صحيح سنن الترمذي:٢٣٢٧

''جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا۔ اس کے لئے ہر حرف کے بدلے میں ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس گنا تک بڑھا دی جاتی ہے۔ میں نہیں کہتا: کہ ﴿آلــمّ﴾ ایک حرف ہے، بلکہ الف الگ حرف، لام الگ حرف اور میم الگ حرف ہے۔''

اندازہ کرو! قرآنِ کریم میں ہزاروں آیات ہیں اور ان آیات میں لاکھوں حروف ہیں، ان کی تلاوت کا اجروثواب کتنا زیادہ ہوگا اور بتاؤ، اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان اور کیا ہوسکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ قُـلْ بِـفَـضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِـذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ (یونس:۵۸)

''اے نبیؐ کہو! کہ یہ اللہ کا فضل اور اس کی مہربانی ہے۔انہیں اس پر خوش ہونا چاہیۓ اور یہ ان ساری چیزوں سے بہتر ہے جسے وہ دنیا کی زندگی میں جمع کرتے رہتے ہیں۔''

[۴۳] سورۂ اخلاص سے محبت پر جنت کا وعدہ

❁ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی:

«یا رسول الله، إنی أحب هذه السورة: ﴿قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ﴾
قال: «إن حُبَّك إيّاها يُدخلك الجنة» ⑥

''اے اللہ کے رسولؐ! میں سورۃ قل هو الله أحد سے محبت کرتا ہوں، تو

---

⑥ جامع الترمذي؛ فضائل القرآن:٢٨٢٦ ......بخاري في ترجمة الباب

آپ نے فرمایا: تیرا اس سے محبت کرنا تجھے جنت میں داخل کر دے گا۔"

[۴۴] دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے پر جنت میں ایک گھر کا وعدہ

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من قرأ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾عشر مرّاتٍ، بنى الله له بيتًا في الجنة)) ⑧

"جس نے دس مرتبہ سورہ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ پڑھی، اللہ جنت میں اس کے لئے ایک گھر بنا دیتا ہے۔"

[۴۵] قرآن کریم سکھانے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((خيركم من تعلّم القرآن وعلّمه)) ⑨

"تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔"

❁ اور فرمایا:

((من علَّم آية من كتاب الله عزوجل كان له ثوابها ما تُلِيت))

"جس نے کسی کو قرآن کریم کی ایک آیت سکھائی، اسے اس کی تلاوت کے بقدر ثواب ملتا رہے گا۔" ⑩

---

⑧ صحيح الجامع الصغير:٤٦٧٢

⑨ صحيح البخاري؛ فضائل القرآن :٥٠٢٧

⑩ ابوسہل قطانؒ نے اسے حديثه عن شيوخه:٤/ ٢٤٣ میں بیان کیا ہے۔اور امام البانیؒ نے اس کی سند کو جید اور عزیز اور اس کے رواۃ کو مسلم کے رواۃ قرار دیا ہے۔

(السلسلة الصحيحة: ٣/ ٣٢٣ رقم:١٣٣٥)

[۴٦] قرآن سیکھنے کے لئے مسجد جانے کی فضیلت

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أيكم يحب أن يغدو كل يوم إلى بطحان أو إلى العقيق، فيأتي منه بناقتين كوماوين، في غير إثم ولا قطع رحم؟ » فقلنا: يارسول الله، نحب ذلك، قال: «أفلا يغدو أحدكم إلى المسجد، فيعلم أويقرأ آيتين من كتاب الله عزوجل، خيرله من ناقتين، وثلاثٌ خير له من ثلاث، وأربعٌ خير له من أربع، ومن أعدادهن من الإبل» (۱۱)

''تم میں کون یہ چاہتا ہے کہ ہر روز مقامِ بطحان یا وادی عقیق میں جائے اور وہاں سے بغیر کسی گناہ اور قطع رحمی کے بڑے بڑے کوہان والی دو اونٹنیاں لے کر آئے۔ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم سب یہ چاہتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا: ''پھر کیوں نہیں جاتا تم میں سے ہر ایک مسجد کی طرف اور سیکھتا یا پڑھتا کتاب اللہ کی دو آیتیں، تو یہ دو آیتیں ان دو اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہیں اور تین آیتیں تین اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہیں اور چار آیات چار اونٹنیوں سے زیادہ بہتر ہیں۔ اسی طرح جتنی آیتیں ہوں گی، اتنی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔''

('بطحان' مدینہ کے قریب ایک جگہ ہے اور 'عقیق' مدینہ میں ایک وادی کا نام ہے)

---

(۱۱) صحيح مسلم؛ صلاة المسافرين وقصرها: ١٨٧٠

[۴۷] خیر کا دروازہ کھولنے کی ترغیب اور شر کا دروازہ کھولنے سے ترہیب

❀ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«إن هذا الخير خزائن ولتلك الخزائن مفاتيح ، فطوبىٰ لمن جعله الله عزوجل مِفتاحًا للخير مِغلاقًا للشر وويل لعبد جعله الله مِفتاحًا للشر مِغلاقًا للخير» ⑫

''یہ خیر گویا خزانے ہیں اور ان خزانوں کی چابیاں بھی ہیں۔ طوبیٰ کا مستحق ہے وہ شخص جسے اللہ نے خیر کی چابی اور شر کے لئے قفل بنا دیا اور ہلاکت ہے اس بندے کے لئے جسے اللہ نے شر کی چابی اور خیر کے لئے قفل بنا دیا۔''

❀ ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے خود 'طوبیٰ' کی وضاحت فرمائی ہے کہ اس سے مراد کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

«طوبىٰ:شجرة في الجنة مسيرة مائة عام ، ثياب أهل الجنة تخرج من أكمامها» ⑬

''طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے، جس کی مسافت سو سال ہے، اہل جنت کے ملبوسات اس درخت کے شگوفوں سے تیار شدہ ہوں گے۔''

---

⑫ سنن ابن ماجه...... صحيح الترغيب والترهيب:٦٦'حسن'

امام البانیؒ نے ابن ماجہ میں اس حدیث کو ضعیف جداً قرار دیا تھا، لیکن پھر اُنہوں نے سے رجوع کرلیا اور الترغیب والترہیب کی تحقیق میں اسے حسن قرار دیا۔ (دیکھئے: صحیح الترغیب:٦٦)

⑬ صحيح الجامع الصغير:٢٩١٨ 'حسن' بہ حوالہ مسند أحمد: ٣/ ٧١

[۴۸] نیکیوں کی بڑھوتری

❁ حدیثِ قدسی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن الله كتب الحسنات والسيئات، ثم بيّن ذلك فمن همَّ بحسنة فلم يعملها كتبها الله عنده حسنة كاملة وإن همَّ بها فعملها كتبها الله عزوجل عنده عشر حسنات إلى سبع مائة ضعف إلىٰ أضعاف كثيرة، وإن همَّ بسيِّئة فلم يعملها كتبها الله عنده حسنة كاملة وإن همَّ بها فعملها كتبها الله سيئة واحدة» ⑮

''اللہ تعالیٰ نے ساری نیکیاں اور بدیاں لکھ دی ہیں۔ پھر اس کی توضیح فرمائی، پس جس نے کسی نیکی کا قصد کیا، پھر اس پر عمل نہ کرسکا، تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس اس کی ایک پوری نیکی لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے ارادہ کیا اور پھر اس کے مطابق عمل بھی کیا تو اللہ اس بدلے میں اس کے لئے دس سے لے کر سات سو گنا تک۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ نیکیوں کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ لیکن اگر کسی نے برائی کا ارادہ کیا اور پھر اس پر عمل نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے پاس ایک مکمل نیکی لکھ لیتا ہے، لیکن اگر برائی کا ارادہ کرنے کے بعد اس کے مطابق عمل بھی کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک ہی برائی لکھتے ہیں۔''

[۴۹] دعوت الی اللہ اور لوگوں کی راہنمائی میں حریص ہونے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ کو مخاطب کرکے فرمایا:

---

⑮ صحيح البخاري؛ الرقاق: ٦٤٩١ ...... صحيح مسلم؛ الإيمان: ٣٣٦

«فـوالله لأن يهـدي الله بك رجلاً واحـدًا خيـر لك من حُمُر النعم»⑯

''اللہ کی قسم! اگر تیری وجہ سے ایک شخص بھی راہِ راست پر آ گیا تو یہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔''

سرخ اونٹوں سے اس لئے تشبیہ دی گئی ہے کہ سرخ اونٹ عربوں کے نزدیک سب سے زیادہ نفیس اور قیمتی ترین مال ہے۔

❀ آپؐ نے فرمایا:

«مـن دعـا إلى هدى كان له من الأجر مثل أجور من تبعه لا ينقص ذلك من أجورهم شيئا . . .»⑰

''جس نے کسی کوراہِ ہدایت کی طرف بلایا، اس کے لئے اُتنا ہی اجر ہے جتنا کہ اس پر عمل کرنے والوں کے لئے ہے، ان کے اجر سے ذرا بھی کم نہ کیا جائے گا''

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص کسی کو کتاب وسنت، ذکر واذکار، نماز، روزہ اور صحیح عقیدہ کی تعلیم دیتا ہے اور دعوت الیٰ اللہ کے نبوی اُسلوب سے روشناس کرواتا ہے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لطیف راستوں سے آ گاہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بے پناہ اجروثواب سے نوازتا ہے جس کو وہ روزِ قیامت اپنے سامنے دیکھے گا اور وہ اجروثواب یقیناً اس کے گمان سے بڑھ کر ہوگا، کیونکہ اللہ کا فضل اتنا وسیع ہے کہ

---

⑯ صحيح البخاري؛ الجهاد والسير:٢٩٤٢ ...... صحيح مسلم؛ فضائل الصحابة:٦١٧٢، ٦١٧٣

⑰ صحيح مسلم؛ العلم: ٦٧٤١

انسان اس کے اندازہ سے قاصر ہے۔ مبارکباد کے مستحق ہیں وہ علما، دعاۃ اور مصلحین جنہوں نے اپنی توانائیاں رشدوہدایت کی تبلیغ کے لئے وقف کردی ہیں۔

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«نضّر الله إمرأ سمع مقالتي فبلّغها، فربَّ حامل فقه غير فقيه ورُبّ حامل فقه إلىٰ من هو أفقه منه»[۱۸]

''اللہ شادمان وشاداب کرے اس شخص کو جس نے میری بات کو سنا، پھر اس کو دوسروں تک پہنچا دیا، بہت سے فقہ کے حامل فقیہ نہیں ہوتے اور اس جس کو وہ پہنچا رہے ہیں، وہ ان کی نسبت زیادہ فقیہ ہوتا ہے''

❁ آپؐ نے فرمایا:

«من دلّ على خير فله مثل أجر فاعله»[۱۹]

''جس نے کسی کو نیکی کا راستہ بتایا، تو اس کے لئے وہی اجر ہے جو اس نیکی کرنے والے کے لئے ہے۔''

[۵۰] اسلام میں اچھا طریقہ رائج اور متروک سنت کا احیا کرنے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من سن فى الإسلام سنة حسنة فله أجرها و أجر من عمل بها بعده من غير أن يُنقص من أجورهم شيء»[۲۰]

''جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا، اسے اس کا اجر بھی ملے گا اور

---

[۱۸] صحيح سنن ابن ماجه:۱۸۷
[۱۹] صحيح مسلم؛الإمارة:٤٨٧٦
[۲۰] صحيح مسلم؛الزكاة: ٢٣٤٨

اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرنے والے کا اجر بھی اسے حاصل ہوگا، لیکن اس سے عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔"

[۵۱] لوگوں کو خیر کی تعلیم دینے کی فضیلت

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من عَلَّم عِلمًا فله أجر من عَمِل به لا ينقص من أجر العامل»①

"جس نے کسی کو علم سکھایا تو اس کا اجر اس شخص کے برابر ہے جس نے اس پر عمل کیا جبکہ عمل کرنے والے کے اجر سے کوئی کمی نہیں ہوگی۔"

❀ اور فرمایا:

«إن الله و ملائكته وأهل السموات والأرضين، حتى النملة في جحرها وحتى الحوت ليُصَلُّون على مُعلِّم الناسِ الخير»②

"لوگوں کو نیکی کی تعلیم دینے والے پر اللہ اپنی رحمت نازل فرماتے ہیں اور اللہ کے فرشتے اور ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں پر بسنے والی ہر مخلوق، حتیٰ کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی (پانی کے پیٹ میں) اس کے لئے رحمت کی دعا کرتی ہے۔"

[۵۲] امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ضرورت واہمیت

❀ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے:

---

① صحيح سنن ابن ماجه: ۱۹٦

② صحيح سنن الترمذي: ۲۱٦۱

﴿فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ أَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْءِ وَأَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴾

''پھر جب انہوں نے ہماری تمام نصیحتوں کو فراموش کر دیا تو ہمارا مؤاخذہ ظاہر ہوگیا۔ ہم نے ان لوگوں کو تو بچالیا جو برائی سے روکتے تھے، مگر ظالموں کو ہم نے ایک شدید عذاب سے دوچار کر دیا۔ یہ پاداش تھی ان نافرمانیوں کی جو وہ کیا کرتے تھے۔'' (الاعراف:۱۶۵)

❁ اور فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَأَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ﴾

''تیرا ربّ ایسا نہیں ہے کہ بستیوں کو ناحق تباہ کر دے، حالانکہ ان کے باشندے اصلاح کرنے والے ہوں۔'' (ہود:۱۱۷)

◉ امام ابن کثیرؒ نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے:

''کبھی ایسے نہیں ہوا کہ کسی بستی پر اللہ کا عذاب آیا ہو اور اس کے باشندے مصلح ہوں، گزشتہ قوموں کی بستیاں جو یکسر ہلاک ہوگئیں تو اس لئے ہوئیں کہ ان کے باشندوں نے ظلم کی روش اختیار کر لی تھی ،جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ﴾ (ہود:۱۰۱) ''اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا، بلکہ خود انہوں نے ہی اپنے اوپر ظلم کیا۔''[۳]

❁ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«والذي نفسي بيده لتأمرن بالمعروف ولتنهون عن

③ تفسیر ابن کثیر: ۲/ ۲۶۵

المنكر ، أو ليوشكن الله أن يبعث عليكم عقاباً منه ثم تدعونه فلا يستجاب لكم» ④

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم ضرور نیکی کا حکم کرنا اورضرور برائی سے منع کرنا ، وگرنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب بھیجے گا، پھر تم اس کو پکارو گے، لیکن (تمہاری پکار تمہارے ہی کانوں سے ٹکرا کر تمہیں ہلکان کردے گی اور) تمہاری دعا قبول نہ کی جائے گی۔''

❁ اُمّ المومنین حضرت زینبؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کیا ہمارے اندر پارسا لوگوں کی موجودگی بھی ہمیں ہلاکت سے نہ بچا سکے گی؟ آپ ؐ نے فرمایا:

«نعم ، إذا كثر الخبث» ⑤

''ہاں، جب خباثت پھیل جائے گی تو پھر ایسے ہی ہوگا۔''

[۵۳] اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچالیا

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إنه خلق كل إنسان من بني آدم على ستين و ثلاثمائة مفصل ، فمن كبّر الله ، وحمد الله ، وهلّل الله ، وسبّح الله ، واستغفر الله ، وعزل حَجَرًا عن طريق الناس ، أو شوكة أو عظمًا عن طريق الناس ، أو أمَرَ بمعروف ، أو نهى عن

---

④ صحيح سنن الترمذي : ١٧٦٢

⑤ صحيح البخاري؛ أحاديث الأنبياء:٣٣٤٦...... صحيح مسلم؛ الفتن:٧١٦٦

منکر، عدد الستين والثلاث مائة، فإنه يمشي يومئذ وقد زحزح نفسه عن النار»⑥

''اولادِ آدم کے ہر فرد کی تخلیق میں تین سو ساٹھ جوڑ کارفرما ہیں۔ جس نے تین سو ساٹھ مرتبہ اللہ کی حمد و بڑائی بیان کی، لا إله الا الله پڑھا، اللہ کی پاکی بیان کی اور اس سے بخشش کا طلبگار ہوا، کوئی پتھر، کانٹا یا ہڈی لوگوں کے راستہ سے ہٹا دی اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیا۔ وہ شخص اس دن اس حالت میں شام کرتا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے دور کرلیا۔''

[۵۴] راستے سے کسی موذی چیز کو ہٹانے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لقد رأيت رجلاً يتقلب في الجنة في شجرة قطعها من ظهر الطريق كانت تؤذي الناس»⑦

''میں نے ایک شخص کو دیکھا، وہ جنت میں بڑے مزے سے گھوم پھر رہا تھا، اس کی نیکی یہ تھی کہ اس نے راہ گیروں کے لئے تکلیف کا باعث راستے میں کھڑا ایک درخت کاٹ کر دور کیا تھا۔''

❁ اور فرمایا:

«مرّ رجل بغُصن شجرة علىٰ ظهر طريق، فقال والله!

---

⑥ صحيح مسلم؛ الزكوٰة :٢٣٢٧

⑦ صحيح مسلم؛ البر والصلة والآداب:٦٦١٤

لأنحيّن هذا عن المسلمين لايؤذيهم ، فأدخل الجنة»[8]

''ایک شخص گزر رہا تھا کہ اس نے راستہ میں درخت کی ایک ٹہنی پڑی دیکھی، اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں مسلمانوں کو اس تکلیف سے ضرور نجات دلاؤں گا، تو اس کے باعث اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔''

[۵۵] اعمالِ صالحہ انسان کو ہلاکت کے گڑھوں میں گرنے سے بچاتے ہیں

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«صنائع المعروف تَقِي مصارع السوء، والصدقة خُفِيًّا تطفيء غضب الرب، وصلة الرحم زيادة في العمر، وكل معروف صدقة، وأهل المعروف في الدنيا هم أهل المعروف في الآخرة»[9]

''اعمالِ صالحہ انسان کو ہلاکت کے گڑھوں میں گرنے سے بچاتے ہیں۔ چھپا کر کیا ہوا صدقہ پروردگار کی آتش غضب کو بجھا دیتا ہے۔ اور صلہ رحمی عمر میں اضافہ (برکت) کا سبب ہے۔ اور ہر اچھا عمل صدقہ ہے اور اعمالِ صالحہ کے حاملین ہی روزِ آخرت سرخ رو ہوں گے۔''

[۵۶] معمولی سی چار عادتیں جنت میں داخلے کا سبب ہیں

❁ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

⑧ مسلم؛ البر والصلة والآداب :٦٦١٣

⑨ صحيح الجامع الصغير:٣٧٩٦

«من أصبح منكم اليوم صائمًا ؟» قال أبو بكر رضي الله عنه: أنا قال: «فمن تبع منكم اليوم جنازة؟ » قال أبو بكر رضي الله عنه: أنا قال:«فمن أطعم منكم اليوم مسكينًا ؟» قال أبو بكر رضي الله عنه: أنا قال: «فمن عاد منكم اليوم مريضاً؟ » قال أبو بكر رضي الله عنه : أنا فقال ﷺ:«ما اجتمعن في امرىء إلا دخل الجنة»[۱۰]

''آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا : آج تم میں سے کس نے کسی جنازہ میں شرکت کی ہے ؟ ابوبکرؓ نے کہا: میں نے، آپ ﷺ نے پوچھا: آج تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا: میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا آج تم میں سے کسی نے مریض کی عیادت کی ہے؟ ابوبکرؓ نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! میں نے کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص میں یہ عادات جمع ہوگئیں، وہ جنت میں داخل ہوگیا۔''

- امام قرطبیؒ نے المفہم میں اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے:

''اس اجر کا مستحق وہ شخص ہے جس نے ایک دن میں ان خصائل کو جمع کرلیا۔''[۱۱]

---

۱۰ صحیح مسلم؛ الزکوٰۃ:۲۳۷۱

۱۱ المُفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم:٦/ ٢٤٥ ، دار ابن كثير (١٩٩٦ء)

[۵۷] پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک جنت میں جانے کا سبب ہے

❀ رسول اللہ نے فرمایا:

«واللہ لا یؤمن، واللہ لا یؤمن، واللہ لا یؤمن » قیل: ومن یا رسول اللہ؟ قال: الذي لا یأمن جارہ بوائقہ»[۱۲]

”اللہ کی قسم! وہ شخص مؤمن نہیں ہے، اللہ قسم! وہ شخص مؤمن نہیں ہے۔ اللہ قسم! وہ شخص مؤمن نہیں ہے۔ کسی نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ! کون شخص؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص کہ اس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔“

❀ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لا یدخل الجنة من لا یأمن جارہ بوائقہ»[۱۳]

”وہ شخص جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں ہے۔“

◉ امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ

”البوائق سے مراد مکاریاں اور شرائر ہیں اور اس کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ جو شخص اپنے ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک روا رکھتا ہے، وہ اجر و ثواب کا مستحق ہے اور سنت رسولؐ اور کتاب اللہ کی واضح نصوص اس پر گواہ ہیں۔“[۱۴]

---

[۱۲] صحیح البخاري؛ الأدب:٦٠١٦

[۱۳] صحیح مسلم؛الإیمان:١٧٠

[۱۴] شرح مسلم للنووي:١/ ٢٠٧ طبع دار المؤید ، الریاض

[۵۸] اللہ کی خاطر کسی سے محبت کی فضیلت اور اس پر بڑے ثواب کا وعدہ

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن الله يقول يوم القيمة:أين المتحابّون بجلالي، اليوم أظلهم في ظلي يوم لا ظلَّ إلا ظلي» ⑮

”روزِ قیامت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ لوگ کہاں ہیں جنہوں نے میری جلالتِ شان کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی، آج میں ان کو اپنا سایہ عطا فرماؤں گا، آج میرے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہے۔“

❁ حدیثِ قدسی ہے، اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

«أين المتحابّون بجلالي لهم منابر من نور يغبطهم النبيون والشهداء» ⑯

”وہ لوگ جنہوں نے میری جلالتِ شان کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کی، ان کے لئے نور کے منبر ہوں گے، جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔“

❁ اور فرمایا:

«...والرجل يزور أخاه في ناحية المصر لا يزوره إلا لله، في الجنة» ⑰

”کوئی شخص شہر کے دوسرے کونے میں اپنے بھائی سے محض اللہ کی رضا کے

---

⑮ صحيح مسلم؛ البر والصلة:٦٤٩٤

⑯ صحيح سنن الترمذي:١٩٤٨

⑰ صحيح الجامع الصغير:٢٦٠٤، ...... صحيح الترغيب :١٩٤

لئے ملاقات کرنے کے لئے جاتا ہے، تو ایسا شخص جنتی ہے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إذا عاد الرجل أخاه أو زَارَه، قال الله له: طبت وطاب مَمشاك وتبوأت منزلاً في الجنة» ⑱

''جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے، یا اس کی زیارت کے لئے جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے یوں گویا ہوتے ہیں: خوش آمدید! تیرا چلنا مبارک ہو، تو نے جنت میں اپنا مقام حاصل کرلیا۔''

❁ حدیثِ قدسی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

«وجبت محبتي للمتحابين فيَّ وللمتجالسين فيَّ وللمتزاورين فيَّ وللمتباذلين فيَّ» ⑲

''میری محبت واجب ہوگئی ان لوگوں کے لئے جو صرف میری خاطر باہم محبت کرتے ہیں، میری خوشنودی کے لئے باہم مل کر بیٹھتے ہیں اور میری رضا کے لئے ایک دوسرے سے ملتے ملاتے ہیں اور میری رضا مندی کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔''

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«ليبعثن الله أقوامًا يوم القيامة في وجوههم النور على منابر اللؤلؤ يغبطهم الناس ليسوا بأنبياء ولا شهداء قال: فجثى

---

⑱ الأدب المفرد: ١/ ١٢٦، وحسَّنه الألباني: ٣٤٥

⑲ موطأ، كتاب الجامع: ١٥٠٣، مشكوٰة المصابيح بتحقيق الألباني: ۵۰۱۱ 'صحيح'

أعرابي علیٰ رکبتیه فقال:یا رسول الله جلّهم لنا نعرفهم قال:((المتحابون في الله من قبائل شتّى وبلاد شتّى یجتمعون علی ذکر الله یذکرونه))[۲۰]

''روزِ قیامت اللہ تعالیٰ بعض ایسی قوموں کو اٹھائے گا، جن کے چہروں سے نور برس رہا ہوگا، وہ ہیرے جواہرات سے مرصع تختوں پر براجمان ہوں گے۔ لوگ انہیں رشک آمیز نگاہوں سے دیکھیں گے، وہ نہ انبیا ہوں گے نہ شہدا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر ایک دیہاتی اپنے گھٹنے کے بل بیٹھ گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وضاحت فرمائیں تاکہ ہم بھی جانیں کہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مختلف علاقوں اور مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے ایسے افراد ہوں گے جو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور اکٹھے ہوکر اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔''

[۵۹] مصافحہ گناہوں کی بخشش کا سبب ہے

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان إلا غفر لهما قبل أن یفترقا))[۲۱]

---

[۲۰] صحیح الترغیب للألباني: ۱۵۰۹ امام منذریؒ نے اسے المعجم الطبراني کے حوالہ سے بیان کرتے ہوئے 'حسن' قرار دیا ہے۔

[۲۱] صحیح سنن الترمذي:۲۱۹۷

”جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں، مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔“

❁ نیز آپؐ نے فرمایا:

«ما من مسلمين التقيا فأخذ أحدهما بيد صاحبه إلا كان حقًّا على الله أن يحضر دعاء هما ولا يفرق بين أيديهما حتىٰ يغفر لهما»[۴۲]

”جب دو مسلمان آپس میں ملیں، ان میں سے ایک اپنے مسلمان بھائی کا ہاتھ تھام لے تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ وہ ان دونوں کی دعا کو قبول فرمائے گا اور ان کے ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ ان کے گناہ معاف کر دے گا۔“

”اور اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے“ کا مطلب یہ ہے کہ یہ انسان کا ایسا حق ہے جو اللہ نے ازراہِ کرم وفضل اپنے ذمہ لیا ہے جس کو وہ پورا فرمائے گا۔

یہ تمام احادیث اس بات کو واضح کرنے کے لئے کافی ہیں کہ باہم ایک دوسرے کے ساتھ محبت و اُلفت سے پیش آنا اور افرادِ اُمت کے درمیان ہم آہنگی اور اتفاق پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت ہی محبوب ہے۔

☜ یہاں یہ بات واضح رہے کہ غیر محرم خواتین سے مصافحہ کرنا قطعاً جائز نہیں ہے، کیونکہ شریعت نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«لأن يطعن في رأس رجل بمخيط من حديد خير له من أن

---

[۴۲] الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد بتحقيق شعيب ارناؤوط وغیرہ: ۱۹/ ۴۳۶ ’صحيح لغيره‘

یمس إمراة لا تحل له»[۴۳]

''جو شخص کسی ایسی عورت کو چھوئے جس کا چھونا اس کے لئے حلال نہیں ہے تو اس سے بہتر یہ ہے کہ لوہے کا بہت بڑا سوا اس کے سر میں مار دیا جائے۔''

❁ نیز آپ ﷺ فرمایا:

«إنی لا أصافح النساء، إنما قولي لمائة امرأة لَقَوْلِي لامرأة واحدة»[۴۴]

''میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا، میرا سو خواتین سے گفتگو کرنا ایسے ہی ہے جیسے ایک عورت ہے۔''

[٦٠] جو اپنے اعمال نامے کو اپنے لئے باعثِ سرخروئی بنانا چاہے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« من أحب أن تُسُرَّهُ صحيفته فليكثر فيها من الإستغفار»[۴۵]

''جو شخص یہ چاہتا ہے کہ روزِ قیامت اس کا اعمال نامہ اس کو سرخرو کردے تو اسے چاہئے کہ پھر کثرت سے استغفار کرے۔''

---

[۴۳] السلسلة الصحيحة:١/ ٤٤٧، رقم:٢٢٦

بہ حوالہ: مسند الرویانی: ٢/ ٣٢٣ لأبي بكر محمد بن هارون الروياني م٣٠٧هـ بتحقيق: أيمن على أبو يماني، مؤسسة قرطبة، طبع اوّل، ۱۴۱۶ھ

[۴۴] الموطا؛ كتاب الجامع:١٥٥٦، صحيح سنن النسائي:٣٨٩٧......السلسلة الصحيحة :٢/ ٣٦، رقم:٥٢٩

[۴۵] شعب الإيمان للبيهقى:١/ ٤٤١ ، صحيح الجامع الصغير: ٥٩٥٥ 'حسن'

[٦١] ایک گھونٹ پانی پلانے سے جنت کا وعدہ

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن رجلاً رأى كلبًا يأكل الثرٰى من العطش ، فأخذ خفه ، فجعل يغرف له به حتى أرواه فشكر الله له فأدخله الجنة»①

''ایک شخص نے کتے کو شدتِ پیاس سے مٹی چاٹتے ہوئے دیکھا، اس نے اپنا جوتا لیا اور اسے پانی سے بھر بھر کر کتے کو پلانے لگا، یہاں تک کہ اس کتے نے سیر ہوکر پانی پی لیا۔تو اللہ نے اس کی یہ نیکی قبول کر لی اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔''

[٦٢] ہمسایوں کو تکلیف دینے کے باعث جہنم رسید ہونیوالی عبادت گزار عورت

❁ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا : اے اللہ کے رسولؐ! فلاں عورت رات کو قیام کرتی ہے اور دن کو روزے رکھتی ہے، اور بکثرت صدقہ خیرات بھی کرتی ہے، لیکن زبان سے ہمسایوں کو تکلیف دیتی ہے۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لا خير فيها ، هي من أهل النار » ''اس میں کوئی خیر نہیں، وہ جہنمی ہے۔'' صحابہؓ نے عرض کی: اور فلاں عورت صرف فرضی نماز پڑھتی ہے اور بس پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کرتی ہے، لیکن کسی کو تکلیف نہیں دیتی تو آپ ﷺ نے فرمایا: «هي من أهل الجنة» ''یہ خاتون جنتی ہے۔''②

---

① صحيح البخاري؛ الوضوء:١٧٤

② الأدب المفرد صححه الألباني: ١١٩

[٦٣] مسلمان کی عدم موجودگی میں اسکا دفاع کرنا جہنم سے نجات کا سبب

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« من ردّ عن عِرض أخيه رد الله عن وجهه النار يوم القيامة »[٣]

”جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کا دفاع کیا، اللہ روزِ قیامت اس کے چہرے سے جہنم کی آگ کو دور ہٹا دے گا۔“

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«من وقاه الله شر ما بين لحييه، وشر ما بين رجليه، دخل الجنة»[٤]

”جسے اللہ تعالیٰ نے دو جبڑوں کے درمیان حرکت کرنے والی زبان اور شرم گاہ کے شر سے محفوظ رکھا، گویا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“

[٦٤] مجلس کے گناہوں کا کفارہ

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من جلس في مجلس فكثر لغطه، فقال قبل أن يقوم من مجلسه ذلك: سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيكَ إلا غفر له ما كان في مجلسه ذلك»

”جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا، پھر وہاں کچھ ناشائستہ اور ناروا باتیں بھی ہو گئیں، وہ اگر مجلس سے اُٹھنے سے قبل یہ دعا پڑھ لے، «سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ»[٥]

---

٣ صحيح سنن الترمذي: ١٥٧٥
٤ صحيح سنن الترمذي: ١٩٦٤
٥ صحيح سنن الترمذي: ٢٧٣٠

"اے اللہ تو پاک ہے، ہم تیری تسبیح بیان کرتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف تیری ذات ہی عبادت کے لائق ہے، میں تجھ سے توبہ اور بخشش کا طلبگار ہوں۔" تو اللہ تعالیٰ اس مجلس میں اس سے سرزد ہونے والی لغزشوں کو معاف کر دے گا۔

[٦٥] دوغلے انسان کی مذمت

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن من شر الناس ذا الوجهين الذي يأتي هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه»[٦]

"دوغلا انسان کائنات کا بدترین انسان ہے، جو ایک کے منہ پر کچھ کہتا ہے اور دوسرے کے منہ پر کچھ اور کہتا ہے۔"

[٦٦] چغل خوری کی حرمت

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لا يدخل الجنة نمّام»[٧]

"چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔"

[٦٧] ایک کلمہ جہنم کا سبب اور ایک ہی کلمہ جنت جانے کا سبب

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن العبد ليتكلم بالكلمة من رضوان الله لا يُلقِي لها بالاً يرفع الله بها درجات ، و إن العبد ليتكلم بالكلمة من سخط الله لا يلقي لها بالاً يهوي بها في جهنم »[٨]

---

⑦ صحيح مسلم؛ البر والصلة:٦٥٧٣

⑧ صحيح مسلم؛ الإيمان:٢٨٦

''ایک شخص اللہ کو خوش کرنے والی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جسے وہ قابل اہمیت نہیں سمجھتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجات بلند کر دیتا ہے اور ایک بندہ اللہ کو ناراض کرنے والا کوئی ایسا کلمہ (شرک) کہہ دیتا ہے جس کی وہ کوئی پرواہ نہیں کرتا، لیکن وہی ایک کلمہ اس کے لئے جہنم کا باعث بن جاتا ہے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن العبد ليتكلم بالكلمة ما يتبين فيها ، يزِلُّ بها إلىٰ النار أبعد مما بين المشرق والمغرب» ⑨

''بندہ ایک بات کرتا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ آیا یہ بات اس کے حق میں بہتر ہے یا نہیں؟ وہ اس بات کی وجہ سے مشرق ومغرب کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ جہنم کی طرف گر جاتا ہے۔''

[٦٨] درگزر اور صاف دلی باعثِ جنت ہے

❁ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

''ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: ''ابھی ایک جنتی آدمی تم پر نمودار ہوگا۔ چنانچہ ایک انصاری شخص نمودار ہوا، جس کی داڑھی سے وضو کے پانی کے قطرے گر رہے تھے اور اس نے اپنے بائیں ہاتھ میں اپنے جوتے پکڑ رکھے تھے۔ اگلے دن بھی رسول اللہ ﷺ نے یہی بات کہی کہ ابھی

---

⑧ صحيح البخاري؛الرقاق:٦٤٧٨

⑨ متفق عليه/ صحيح البخاري ؛ الرقاق:٦٤٧٧

ایک جنتی آدمی تم پر ظاہر ہوگا۔ چنانچہ وہی انصاری شخص اسی پہلی ہیئت میں نمودار ہوا۔ اس سے اگلے دن بھی رسول اللہ ﷺ نے وہی بات کہی۔ چنانچہ وہی انصاری آدمی اسی پہلی حالت میں ظاہر ہوا۔ اس دفعہ جب نبی ﷺ نے مجلس برخاست کی تو عبداللہؓ بن عمرو بن العاص اس کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ قصہ مختصر کہ حضرت عبداللہ بن عمرو نے اس شخص سے پوچھا: میں نے آپ کا پیچھا اس وجہ سے کیا کہ میں دیکھوں، آپ کیا عمل کرتے ہیں اور پھر میں بھی وہ عمل کر کے (آپ کے مقام کو پہنچ جاؤں) لیکن میں نے دیکھا ہے کہ آپ کوئی زیادہ عمل تو نہیں کرتے۔ کیا آپ بتائیں گے کہ وہ کون سا عمل ہے جس نے آپ کو نبی ﷺ کے بیان کردہ اس اعلیٰ مرتبہ کا حامل بنایا ہے۔ اس نے جواب دیا: یہی کچھ ہے جو تو نے مشاہدہ کرلیا ہے، لیکن اتنا ہے کہ میں نے اپنے دل میں کسی مسلمان کے بارے میں کبھی کوئی کھوٹ نہیں رکھا اور نہ ہی میں نے کسی سے کوئی حسد پال رکھا ہے، اس نعمت پر جو اللہ تعالیٰ نے اسے عطا کی ہے۔ تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے فرمایا: ہاں یہ ہے وہ چیز جس نے آپ کو اس مقام تک پہنچایا ہے...''[۱۰]

❀ اور ایک روایت میں اس شخص کے یہ الفاظ بیان ہوئے ہیں:

''جب میں رات کو اپنے بستر پر دراز ہوتا ہوں تو میرے دل میں کسی کے بارے میں کوئی حسد اور کینہ نہیں ہوتا۔''

---

⑩ الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۲۰/ ۱۲۵، رقم: ۱۲۶۹۷ 'صحيح على شرط الشيخين'

❁ سفیان بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابی بشیر سے کہا: مجھے اسلاف کے اعمال کے بارے میں کچھ بتائیں؟ تو انہوں نے کہا: وہ عمل کم کرتے تھے، لیکن اجر زیادہ پاتے تھے۔ میں نے کہا: وہ کیسے؟ کہا: انکے سینے حسد و بغض سے پاک تھے۔

یہاں یہ بات بیان کے قابل ہے کہ بعض اسلاف کے بارے میں آتا ہے کہ جب اُنہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مذکورہ بالا حدیث سنی تو ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِمَنْ ظَلَمَنِيْ"

''اے اللہ مجھے معاف فرما دے اور مجھ پر ظلم کرنے والے کو بھی معاف کردے۔''

کس قدر فضیلت کا حامل ہے یہ خوش نصیب شخص؟ یہ سرخ روئی صرف اسی شخص کو نصیب ہوتی ہے، جس کا ایمان مکمل ہے جو عالی ظرف ہے اور اس نے اپنے سینوں میں اپنے مؤمن بھائیوں کے لئے کسی قسم کا بغض وحسد نہیں پالا۔

❁ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَا يُلَقّٰهَا إِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَا إِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِيْمٍ﴾

''یہ صفت نصیب نہیں ہوتی مگر انہی لوگوں کو جو صبر کرتے ہیں اور یہ مقام نصیب نہیں ہوتا مگر ان لوگوں کو جو بڑے نصیبے والے ہیں۔'' (حٰمٓ السجدۃ:۳۵)

[۶۹] مسلمانوں کے عیوب کی پردہ داری اور بلاوجہ راز افشا کرنے کی حرمت

❁ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ

عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، وَاللهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ﴾

''وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مؤمنوں میں بے حیائی پھیلے، وہ دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں، اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔'' (النور:۱۹)

❀ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لا يستر عبد عبدًا في الدنيا إلا ستره الله في الآخرة))[۱۱]

''جو بندہ کسی بندے کی دنیا میں پردہ داری کرتا ہے، اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی پردہ داری فرمائے گا۔''

❀ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

((يا معشر من آمن بلسانه، ولم يدخل الإيمان قلبه: لا تغتابوا المسلمين، ولا تتبعوا عوراتهم، فإنه من اتبع عوراتهم، يتبع الله عورته، ومن يتبع الله عورته يفضحه في بيته))[۱۲]

''اے وہ جماعت جو صرف زبان سے ایمان لائی ہے اور ایمان ابھی اس کے قلب میں نہیں اُترا! اپنے مسلمان بھائیوں کی ایک دوسرے سے غیبت نہ کرو اور نہ ان کے عیوب کی جستجو کرو۔ جو کسی مسلمان کے عیوب کی ٹوہ لگاتا ہے، اللہ اس کے عیوب کو افشا کر دیتا ہے اور اسے اس کے گھر میں رسوا کر دیتا ہے۔''

---

⑪ صحيح مسلم؛ البر والصلة:٦٥٣٨

⑫ صحيح سنن أبي داود:٤٠٨٣ ’حسن‘

[۷۰] جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((أنا زعيم ببيت في ربض الجنة لمن ترك المراء وإن كان مُحِقًّا، وببيت في وسط الجنة لمن ترك الكذب وإن كان مازحاً، وببيت في أعلى الجنة لمن حسن خلقه))(۱۳)

''میں اس شخص کو جنت کے کنارے پر ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو حق پر ہونے کے باوجود جھگڑے سے دستبردار ہوجائے اور جو شخص مزاح میں بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دے، میں محمدؐ جنت کے درمیان میں اس کو ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں، اور اس شخص کو جنت کے اعلیٰ درجہ میں گھر کی ضمانت دیتا ہوں جو اپنے اخلاق کو اچھا کرلے۔

[۷۱] لوگوں کے درمیان صلح کروانے کی فضیلت

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوٰهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوْفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (النساء:۱۱۴)

''لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی بھلائی نہیں ہوتی، ہاں اگر کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ و خیرات کی تلقین کرے یا کسی بھی نیک کام کے لئے لوگوں کے درمیان صلح و صفائی کرا دے تو یہ البتہ بھلی بات ہے اور جو شخص اللہ کی رضا

---

(۱۳) صحيح سنن أبي داود: ٤٠١٥ 'حسن'

جوئی کے لئے ایسا کرے گا تو ہم اسے بہت بڑا اجر عطا کریں گے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ألا أخبركم بأفضل من درجة الصيام والصلاة والصدقة؟»

قالوا: بلى، قال: صلاح ذات البين، فإن فساد ذات البين هي الحالقة»

''لوگو! میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو نماز، روزہ اور صدقہ و خیرات سے بھی افضل ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں اللہ کے رسول ﷺ؟ آپؐ نے فرمایا:

«صلاح ذات البين، فإن فساد ذات البين هي الحالقة»

''وہ ہے،لوگوں کے درمیان صلح کروانا اور یاد رکھو لوگوں کے درمیان فساد کروانا دین کا صفایا کر دیتا ہے۔''⑭

❁ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«هي الحالقة، لا أقول: تحلق الشعر ولكن تحلق الدين»⑮

''(فساد انگیزی) مونڈ دینے والی ہے، میرا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ بالوں کو مونڈ دیتی ہے، بلکہ دین کا صفایا کرتی ہے۔''

---

⑭ صحيح سنن الترمذي: ٢٠٣٧

⑮ جامع الترمذي؛ صفة القيامة والرقائق: ٢٥١٠ ...... صحيح الترغيب: ٢٨٢٧ 'حسن لغيره'

[۷۲] زیارتِ مریض کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ما من مسلم يعود مسلمًا غدوة إلا صلّى عليه سبعون ألف ملك حتى يمسي ، وإن عاده عشية إلا صلّى عليه سبعون ألف ملك حتى يصبح وكان له خريف في الجنة»⁽¹⁶⁾

''جو مسلمان صبح کے وقت اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کرتا ہے، ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک اس کے لئے بھلائی ورحمت کی دعا کرتے ہیں۔ اور اگر شام کے وقت بیمار پرسی کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور جنت میں اس کو جنت کے چنے ہوئے پھل عطا کئے جائیں گے۔''

[۷۳] اذان ومؤذن کی فضیلت

❁ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«من أذن ثنتَي عشرة سنة وجبت له الجنة ، وكتب له بتأذينه في كل يوم ستون حسنة ، ولكل إقامة ثلاثون حسنة»⁽¹⁷⁾

''جس نے بارہ سال اذان کہی، اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور اذان کہنے کے عوض اس کے لئے ہر روز ساٹھ نیکیاں اور تکبیر کہنے کے عوض ہر روز تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔''

---

⑯ صحيح سنن الترمذي:٧٧٥

⑰ صحيح سنن ابن ماجه:٥٩٤

❁ اور فرمایا:

«المؤذنون أطول الناس أعناقًا يوم القيمة»⑱

''روزِ قیامت اذان کہنے والوں کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی۔''

❁ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

«المؤذن يغفر له مدّ صوته وأجره مثل أجر من صلّى معه»⑲

''مؤذن کی درازئ آواز کے بقدر اس کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں اوراس کے ساتھ نماز میں شامل ہونے والے نمازیوں کے ثواب کے بقدر اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔''

❁ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی صعصعہ سے کہا:

''میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو۔ جب تم بکریوں کے ریوڑ کے ساتھ ہو یا بادیہ پیمائی کررہے ہو اور نماز کے لئے اذان کہو، تو اذان میں اپنی آواز کو اونچا کرو، جنگل کے درو دیوار میں جہاں جہاں مؤذن کی آواز پہنچتی ہے، اس کو سننے والے جن وانس اور دوسری ہر چیز قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دے گی۔'' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے سنی ہے۔⑳

◉ علامہ شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

---

⑱ صحيح مسلم؛ الصلوٰة:٨٥٠

⑲ صحيح الجامع الصغير:٦٤٤٣

⑳ صحيح البخاري؛ الأذان:٦٠٩

”راست باز اور مخلص مؤذن نہایت خوش نصیب لوگ ہیں۔“

[۷۴] خشوع وخضوع سے دو رکعت نماز ادا کرنا

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من توضأ فأحسن الوضوء ثم صلى ركعتين يقبل عليهما بقلبهٖ ووجهه» [۴۱]

”جس نے وضو کیا اور اچھے طریقے سے (سنت کے مطابق) کیا، پھر نہایت خشوع وخضوع اور دل و دماغ کو متوجہ کر کے دو رکعات پڑھیں، اس کیلئے جنت واجب ہوگئی۔“

[۷۵] مسجد کی طرف چل کر جانے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

« بَشِّرِ الْمَشَّائين في الظُّلُم إلىٰ المساجد بالنور التام يوم القيامة» [۴۲]

---

[۴۱] صحيح سنن النسائي:١٤٧

مصنف نے اس روایت کو صحیح مسلم کے حوالہ سے بیان کیا ہے،لیکن درحقیقت یہ روایت سنن النسائي کی ہے،صحیح مسلم کی روایت ان الفاظ میں ہے:

«ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يقوم فيصلي ركعتين مقبل عليها بقلبه ووجهه إلا وجبت له الجنة»(صحيح مسلم؛الطهارة:٥٥٢)

”جوبھی مسلمان وضو کرے اور اچھے طریقے سے سنت کے مطابق کرے، پھر نہایت خشوع وخضوع اور دل ودماغ کو متوجہ کر کے دو رکعت نماز پڑھے تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔“

[۴۲] صحيح سنن أبي داود:٢٥٥

''اندھیروں میں مسجدوں کی طرف چل کر آنے والوں کو قیامت والے دن کامل روشنی (ملنے) کی خوشخبری سنا دو۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من غدا إلى المسجد أو رَاحَ أعدَّ الله له نُزُلاً في الجنة كلما غدا أو راح»[۲۳]

''جو شخص صبح یا شام کے وقت مسجد کی طرف جاتا ہے تو جب بھی وہ صبح یا شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتے ہیں۔''

[۷٦] سات لوگ جن کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«سبعة يُظلّهم الله في ظله يوم لا ظل إلا ظله: إمام عادل، وشاب نشأ في عبادة الله تعالى، ورجل قلبه معلق في المساجد، ورجلان تحابا في الله اجتمعا عليه وتفرّقا عليه، ورجل دعته امرأة ذات منصب وجمال فقال: إني أخاف الله، ورجل تصدق بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه، ورجل ذكر الله خاليًا ففاضتْ عيناه»[۲۴]

''سات طرح کے لوگ جن کو اللہ تعالیٰ روز قیامت اپنے عرش کا سایہ عطا

---

[۲۳] متفق علیه/ صحيح مسلم؛ المساجد: ۱۵۲۲

[۲۴] صحيح البخاري؛ الزكوٰة:۱۴۲۳ ......صحيح مسلم؛ الزكوة:۲۳۷۷

فرمائے گا، جس روز اس کے علاوہ کوئی اور سایہ نہ ہوگا: ① انصاف پرور حکمران، ② وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا ہو، ③ وہ شخص کہ ہر وقت اس کا دل مسجد کے ساتھ اٹکا ہوا ہے، ④ وہ دو شخص جو ایک دوسرے سے محض اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں، ان کا اتحاد اور افتراق ہمیشہ اللہ کی رضا مندی کا رہین منت ہوتا ہے، ⑤ وہ شخص کہ صاحب حیثیت اور حسین وجمیل عورت اس کو دعوت گناہ دے تو وہ جواب دے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں، ⑥ وہ شخص جو اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے، ⑦ اور وہ شخص کہ وہ تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں اشک بار ہو جائیں۔"

[۷۷] وضو کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((من توضأ فأحسن الوضوء، خرجت خطایاه من جسده، حتى تخرج من تحت أظفاره)) [۲۵]

"جس نے اچھی طرح وضو کیا، اس کے جسم سے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی۔"

❁ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا، اور اس کے بعد فرمایا:

((من توضأ هٰكذا، غفر له ما تقدم من ذنبه، وكانت صلاته

---

[۲۵] صحیح مسلم؛ الطهارة: ۵۷۷

ومشيه إلى المسجد نافلة))⑳

''جواس طرح وضو کرے (جس طرح میں نے کیا ہے) تو اس کے پہلے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں اور اس کی نماز اور اس کے مسجد کی طرف چل کر جانے کا ثواب اس پر مستزاد ہے۔''

[۷۸] وضو کے بعد توحید ورسالت کی گواہی دینے کی فضیلت

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم میں سے جو کوئی بھی وضو کرے اور (سنت کے مطابق) اچھے طریقے سے وضو کرے اور وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات پڑھے: **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ** ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

اس شخص کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس سے مرضی چاہے داخل ہو جائے۔''㉗

[۷۹] تحية الوضوء کی دو رکعتوں کی فضیلت

❀ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ فجر کے وقت حضرت بلالؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

((يا بلال حدثني بأرجىٰ عمل عملته في الإسلام؟ فإني

---

⑳ صحيح مسلم؛الطهارة :٥٤٣

㉗ صحيح سنن أبي داود: ١٥٥

سمعت دفَّ نعليك بين يديَّ في الجنة » قال: ما عملت عملاً أرجٰى عندي: أني لم أتطهر طهورًا في ساعة من ليل أو نهار، إلا صليت بذلك الطهور ما كتب لي أن أصلي»[۲۸]

''اے بلالؓ! مجھے اپنا وہ عمل بتاؤ جس پر اسلام لانے کے بعد تم کو سب سے زیادہ اجروثواب کی اُمید ہے؛ آج رات میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی ہے۔ حضرت بلالؓ نے عرض کی: میں نے رات یا دن کو جس وقت بھی وضو کیا ہے، اس وضو سے جو نماز اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں لکھی، وہ میں نے ضرور پڑھی ہے، بس یہی وہ عمل ہے کہ اسلام لانے کے بعد میں اس پر سب سے زیادہ اجروثواب کی اُمید رکھتا ہوں۔''

[۸۰] اذان کے بعد یہ دعا پڑھنے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اذان سن کر یہ کلمات کہے:

«اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ وَالصَّلاَةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ »[۲۹]

''اے اللہ! اس مکمل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے ربّ! محمدؐ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور اُنہیں اس مقامِ محمود پر فائز فرما، جس کا تو نے ان سے وعدہ

---

۲۸ متفق عليه/ صحيح البخاري؛ الجمعة:١١٤٩

۲۹ صحيح البخاري؛ الأذان: ٦١٤

کیا ہے۔"

ایسے شخص کے لئے قیامت والے دن میری شفاعت حلال (واجب ہوگئی)۔"

[۸۱] مسواک کرنے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«السِّواك مطهرة للفم مرضاة للرب»[۱]

"مسواک منہ کو صاف رکھتی ہے اور ربّ تعالیٰ کی رضا مندی کا باعث ہے۔"

[۸۲] پانچ نمازوں کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الصلوات الخمس، والجمعة إلیٰ الجمعة كفارة لما بينهن مالم تغش الكبائر»[۲]

"پانچ نمازیں اور جمعہ آئندہ جمعہ تک کے گناہوں کا کفارہ ہے، بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کیا جائے۔"

مطلب یہ ہے کہ کبیرہ گناہ توبہ سے ہی معاف ہوں گے۔

[۸۳] بکریوں کا چرواہا جس کو اللہ تعالیٰ نے جنت کی بشارت دی

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ ﷺ کسی راستہ پر سفر کر رہے تھے کہ ایک شخص کو سنا، وہ کہہ رہا تھا:

---

[۱] صحيح البخاري؛ الصوم، في ترجمة الباب: سواك الرطب واليابس

[۲] صحيح مسلم؛ الطهارة: ۵۵۰

الله أكبر ، الله اكبر ''اللہ بہت بڑا، اللہ بہت بڑا ہے۔'' پیغمبرؐ نے سنا تو فرمایا: یہ فطرتِ اسلام پر ہے۔ جب اُس نے کہا: أشهد أن لا إلـه إلا الله ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص آگ سے محفوظ ہو گیا، صحابہ دوڑ کر گئے کہ دیکھیں کون خوش نصیب ہے؟ دیکھا تو ایک بکریوں کا چرواہا تھا کہ اذان کا وقت ہوا اور وہ کھڑا اذان کہہ رہا تھا۔''③

دیکھئے! ایک بکریوں کا چرواہا ہے، لیکن اللہ کے ہاں اس کا مرتبہ کتنا عظیم اور بلند ہے؟ وہ اللہ کی عظمت کا اعلان کرتا ہے اور انتہائی خلوص کے ساتھ اللہ کے سامنے سجدہ ریز ہے۔ اس سے بڑھ کر خلوص کس شخص کا ہوسکتا ہے جو جنگل میں بھی عبادت گزار ہے، جہاں کوئی انسان اس کو دیکھنے والا نہیں ہے۔

[۸۴] اس شخص کی فضیلت جو جنگل میں تنہا نماز پڑھتا ہے

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إذا كان الرجل بأرضِ قيٍّ فحانت الصلاة ، فليتوضأ ، فإن لـم يـجـد مـاء فليتيمم ، فإن أقام صلّى معه ملكاه ، وإن أذَّن وأقام صلّى خلفه من جنود الله ما لا يرىٰ طرفاه» ④

---

③ صحيح ابن خزيمة:۱/ ۲۰۸؛رقم:۳۹۹ امام منذریؒ کہتے ہیں کہ اس مفہوم کی حدیث صحیح مسلم میں بھی ہے۔ نیز امام البانیؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔

④ صحيح الترغيب :۲٤۹ مصنف نے اسے سنن ابو داود کے حوالہ سے بیان کیا ہے لیکن دراصل یہ مصنف عبد الرزاق:۱۹۵۵ اور المعجم الكبير:٦١٢٠ میں ہے۔

''جب کوئی شخص بے آب و گیاہ میدان میں سفر کر رہا ہو اور وہیں نماز کا وقت ہو جائے تو اس کو چاہیئے کہ وہ وضو کرے، پانی نہ ملے تو تیمّم کرے، پھر وہ تکبیر کہہ کر نماز کے لئے کھڑا ہو جائے تو اللہ کے دو فرشتے اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اگر وہ پہلے اذان کہے اور پھر تکبیر کہے تو اللہ کے لشکر دور دور حدِ نگاہ تک اس کے پیچھے کھڑے نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔''

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يعجب ربك من راعي غنم في رأس شَظِيَّةِ الجبل يؤذن بالصلاة ويصلِّي فيقول الله عز وجل: انظروا إلى عبدي هذا يؤذن ويقيم الصلاة يخاف مني ، قد غفرت لعبدي وأدخلته الجنة»⑤

''اللہ تعالیٰ بکریوں کے اس چرواہے پر تعجب کرتے ہیں جو پہاڑ کی چوٹی پر اذان کہتا ہے اور نماز پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ کر فرماتے ہیں: ''میرے بندے کی طرف دیکھو! وہ اذان کہتا ہے، اور نماز قائم کرتا ہے اور مجھ سے ڈرتا ہے، بے شک میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔''

[۸۵] نمازِ عصر اور فجر کی فضیلت

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

⑤ صحيح سنن النسائي:٦٤٢ ...... صحيح سنن أبي داود:١٠٦٢

«من صلّى البردين دخل الجنة»⑥

’’جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہو گیا۔‘‘

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لن يلج النار أحد صلّى قبل طلوع الشمس وقبل غروبها »
يعني الفجر والعصر⑦

’’وہ شخص ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس نے سورج طلوع ہونے سے قبل اور سورج غروب ہونے سے قبل نماز پڑھی۔‘‘ یعنی فجر اور عصر کی نماز

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من صلّى الصبح فهو في ذمة الله»⑧

’’جس نے صبح کی نماز پڑھی، وہ اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری میں ہے۔‘‘

[۸٦] فجر اور عشا کی نماز میں حاضری نفاق سے پناہ گاہ ہے

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ليس صلاة أثقل علىٰ المنافقين من صلاة الفجر والعشاء، ولو يعلمون ما فيهما لأتوهما ولو حبوًا»⑨

’’منافقین پر فجر اور عشا کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی اور نماز نہیں ہے، اگر

---

⑥صحيح البخاري؛ مواقيت الصلوٰة:۵۷۴ ......صحيح مسلم؛ المساجد:۱۴۳۶

⑦صحيح مسلم؛المساجد:١٤٣٤

⑧صحيح مسلم؛المساجد:١٤٩١، ١٤٩٢

⑨متفق عليه/ صحيح البخاري؛الأذان : ٦٥٧

انہیں اس کے انجام کا یقین ہو جائے تو وہ گھسٹ کر آئیں۔''

اس حدیث کا مفہومِ مخالف یہ ہے کہ جو شخص صبح اور عشا کی نماز میں شامل ہوا، محض اللہ کی رضامندی کے لئے، ایسا شخص نفاق کی علامتوں سے محفوظ ہے۔ واللہ اعلم!

[۸۷] اس شخص کا کفر جو نماز کا تارک ہے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«العهد الذي بيننا وبينهم الصلوٰة فمن تركها فقد كفر »[۱۰]

''ہمارے اور کافروں کے درمیان فرق نماز ہے، جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بين الرجل و بين الشرك والكفر: ترك الصلوة»[۱۱]

''مسلمان اور کفر وشرک کے درمیان فرق نماز ہے۔''

❁ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے کہ

''نبی ﷺ نے ایک روز ایک نماز کا ذکر کیا اور فرمایا: جس نے اس نماز کی پابندی کی، روزِ قیامت اس کے سامنے ایک روشنی ہوگی اور برہان ہوگی اور جہنم سے آزادی کا پروانہ ملے گا۔ اور جس نے اس کی پابندی نہ کی وہ روشنی و برہان سے محروم کر دیا جائے گا اور جہنم اس کا ٹھکانہ بنے گی اور روز قیامت وہ قارون،

---

⑩ صحيح سنن الترمذي : ٢١١٣

⑪ صحيح مسلم؛ الإيمان:٢٤٣

فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ ⑫

[۸۸] جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنا منافقت کی اہم علامت ہے

❁ حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ

« ولقد رأيتنا [أي في عهد النبي ﷺ] وما يتخلف عنها إلا منافق معلوم النفاق ولقد كان الرجل يؤتىٰ بها يهادى بين الرَّجلين ، حتى يقام في الصف»⑬

''نبی ﷺ کے دور میں، میں نے دیکھا کہ وہی منافق نماز سے پیچھے رہتا تھا ،جس کا نفاق سب کو معلوم ہوتا تھا اور بعض مریض قسم کے لوگوں کو دو آدمیوں کے سہارے لایا جاتا اور صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔''

[۸۹] نماز میں تکبیر تحریمہ کے اہتمام کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من صلّى لله أربعين يومًا في جماعة يدرك تكبيرة الأولىٰ كتب له براء تان؛ براء ة من النار و براء ة من النفاق»⑭

''جس نے اللہ تعالیٰ کی خاطر چالیس دن تکبیر اولی کے ساتھ نماز پڑھی ،اللہ اسے دو چیزوں سے خلاصی عطا فرماتے ہیں: ایک جہنم کی آگ سے اور دوسرا

---

⑫ الموسوعة الحديثية مسند أحمد:۲/ ۱۶۹، ۶۵۷۶ 'حسن' نیز امام ھیثمي نے اس حدیث کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

⑬ صحيح مسلم؛ المساجد ومواضع الصلوٰة: ۱۴۸۵

⑭ صحيح سنن الترمذي:۲۰۰ 'حسن'

منافقت سے۔''

[۹۰] نمازِ جمعہ کے لئے جلدی جانے کا اجروثواب

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مـن غسل يوم الجمعة واغتسل و بَـكَّرَ و ابتكر ومشیٰ ولم يركب ، ودنا من الإمام فاستمع ، ولم يلغ ، كان له بكل خطوةٍ عمل سنة ، أجر صيامها وقيامها» ⑮

''جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اور جلد ہی جمعہ کے لئے روانہ ہوگیا، پھر بغیر سواری کے پیدل گیا اور امام کے قریب ہوکر بیٹھا اور خطبہ سنا اور اس دوران کوئی بے ہودہ بات نہ کی تو اُسے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے برابر اجر ملے گا، گویا وہ ایک سال پہلے روزے رکھتا رہا اور ایک سال تک قیام کیا۔''

[۹۱] ایسا عمل جو عِلِّـیّـین میں لکھ دیا جاتا ہے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مـن خرج من بيته متطهّرًا إلیٰ صلاة مكتوبة ، فأجره كأجر الحاج المُحرم ، ومن خرج إلیٰ تسبيح الضُّحیٰ ، لا ينصبه إلا إيـاه ، فـأجـره كـأجر المعتمر ، وصلاة على إثر صلاة لا لغو بينهما كتاب في عليين »

''جو شخص نہا دھو کر اپنے گھر سے نماز فرض ادا کرنے کے لئے نکلا ، اس کو ایک

---

⑮ صحيح سنن ابن ماجه:۸۹۱

حج کا ثواب عطا کیا جاتا ہے اور جو شخص نمازِ چاشت ادا کرنے کے لئے نکلا، او راس کے پیش نظر اور کوئی کام نہیں تھا، اسے ایک عمرہ کا ثواب عطا کیا جاتا ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز پڑھنا کہ درمیانی وقفہ میں کوئی لغو بات نہیں کی تو اس کا یہ عمل علیین میں لکھ دیا جاتا ہے۔''[۱]

[۹۲] جمعہ کی فضیلت اور اس کی وہ گھڑی جس میں دعا قبول ہوتی ہے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« أتاني جبريل عليه السلام وفي يده مرآة بيضاء فيها نكتة سوداء، فقلت: ما هذه يا جبريل؟ قال: هذه الجمعة يعرضها عليك ربك لتكون لك عيدًا ولقومك من بعدك إلىٰ أن قال: ما لنا فيها؟ «أي من الفضل» قال: فيها خير لكم، فيها ساعة من دعا ربه فيها بخير هو له قسم إلا أعطاه إياه، أو ليس له بقسم إلا ادّخر له ما هو أعظم منه، أو تعوذ مِن شر هو عليه مكتوب إلا أعاذه، أو ليس عليه مكتوب إلا أعاذه مِن أعظم منه، قلت: ما هذه النكتة السوداء فيها؟ قال: هذه الساعة تقوم يوم الجمعة»[۲]

''جبرائیلؑ میرے پاس آئے، ان کے ہاتھ میں سفید آئینہ تھا، جس میں ایک

---

۱ صحيح سنن أبي داود: ۵۲۲ 'حسن'

۲ صحيح الترغيب والترهيب: ۳۷۶۱ 'حسن لغيره' بحوالہ: ابن أبي الدنيا والطبراني الأوسط

سیاہ نشان تھا۔ میں نے کہا: جبرائیلؑ یہ کیا ہے؟ کہنے لگے: یہ روزِ جمعہ ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے تیرے اور تیرے بعد تیری اُمت کے لئے عید بنا دیا ہے۔ میں نے کہا: ہمارے لئے اس میں کیا فضیلت ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس میں تمہارے لئے بھلائی کا سامان ہے۔ اس میں ایک ایسی گھڑی ہے، اس وقت انسان اپنے ربّ سے بھلائی کا جو سامان بھی مانگتا ہے، اگر وہ اس کی قسمت میں لکھا ہے تو وہی اس کو عطا کر دیا جاتا ہے اور اگر وہ اس کی قسمت میں نہیں لکھا تو اللہ اس سے بہتر چیز ذخیرہ کر لیتے ہیں۔ اسی طرح اگر وہ کسی شر سے پناہ مانگتا ہے تو اگر وہ اس کی قسمت میں لکھی ہوئی تھی تو اللہ تعالیٰ اسے اس شر سے نجات دے دیتے ہیں اور اگر وہ اس کی قسمت میں نہیں تھی تو اللہ تعالیٰ اس سے بڑی شر سے اسے پناہ دیتے ہیں۔ میں نے کہا: اس آئینہ میں یہ سیاہ نشان کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ وہ گھڑی ہے جو جمعہ کے روز ہوتی ہے۔''

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«التمسوا الساعة التي ترجىٰ في يوم الجمعة بعد العصر إلىٰ غيبوبة الشمس» ③

''جمعہ کے روز جس گھڑی کی آمد کا انتظار ہوتا ہے، اسے عصر کے بعد سے سورج غروب ہونے تک تلاش کرو۔''

[۹۳] وہ دعا جو کبھی ردّ نہیں ہوتی

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

---

③ صحيح سنن الترمذي: ٤٠٦

''مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا کی تھی:

«لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ» (الانبیاء:۸۷)

''تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، یقیناً میں ہی ظالم ہوں۔''

کوئی شخص جب بھی کسی چیز کے بارے میں یہ دعا کرتا ہے تو اللہ اس کی دعا کو ضرور قبول فرماتے ہیں۔''④

[۹۴] قبولیتِ دعا کی کیفیت

❀ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مـا مـن مسـلم يدعو، ليس بإثم ولا بقطيعة رحم، إلا أعطاه إحـدى ثـلاث:إماَّ أن يعجل له دعوته، وإما أن يدخرها له في الآخرة وإمـا أن يدفـع عنه من السـوء مثلها » قال: إذا نكثر، قال: «الله أكثر»⑤

''جو مسلمان بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرے، بشرطیکہ اس میں قطع رحمی اور گناہ کی کوئی بات نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ان تین میں سے ایک نہ ایک ضرور عطا فرما دیتے ہیں: یا تو فوری اس کی دعا قبول کر لی جاتی ہے یا اسے آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے، یا اس کے بقدر کوئی مصیبت اس سے دور کر دی جاتی ہے۔ صحابیؓ نے کہا: تب تو ہم کثرت سے دعائیں کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی اسی کثرت سے عنایت فرمائیں گے۔''

---

④ صحيح سنن الترمذي:٢٧٨٥

⑤ الأدب المفرد: ١/ ٢٤٨، وصححه الألباني: ٧١٠

ایک عقل مند مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے ربّ عزوجل پر حسن ظن رکھتے ہوئے کثرت سے دعا کرے، اللہ تعالیٰ کی خیر و برکت کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا، اس کے خزانے لبریز ہیں، اس کا دور کبھی ختم نہیں ہوگا۔

[۹۵] شیطان سے حفاظت گاہ

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب کوئی انسان یہ دعا پڑھ لے تو شیطان کہتا ہے: آج یہ پورے دن کے لئے مجھ سے بچ گیا: «أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ »[٦]

''میں شیطان مردود سے پناہ چاہتا ہوں، اللہ عظیم و برتر کی، اس کی ذات بابرکات اور اس کی قدیم حکومت کی۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص اپنے گھر سے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھے:

«بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ»

''اللہ کے نام کے ساتھ گھر سے نکلتا ہوں، اللہ تعالیٰ پر ہی میرا بھروسہ ہے، کیونکہ قوت و طاقت کا اصل سرچشمہ اللہ ہی کی ذات ہے۔''

تو اس کو کہا جاتا ہے: ''تم ہر چیز سے بے نیاز اور ہر آفت سے محفوظ کر دیے گئے ہو اور تم راہِ ہدایت پر پڑ گئے ہو۔ شیطان اس سے دور ہٹ جاتا ہے اور

---

[٦] صحيح سنن أبي داود:٤٤١

اپنے ساتھی شیطان سے کہتا ہے: تم اس شخص پر کیسے مسلط ہو سکتے ہو جو راہ یاب ہو گیا اور ہر چیز سے بے نیاز اور ہر آفت سے محفوظ کر دیا گیا۔ ⑦

[۹۶] دعا کی فضیلت

❀ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«ليس شيئ أكرم على الله سبحانه من الدعاء» ⑧

''اللہ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی اور چیز عزیز نہیں ہے۔''

[۹۷] رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ایک عظیم دعا

❀ رفاعہ بن رافع زرقی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو فرمایا:

«سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَه» ''اللہ نے اپنی حمد کرنے والے کی بات سن لی''

اس پر ایک شخص نے کہا: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ

''اے ہمارے ربّ! تیرے لئے تعریفات ہیں، بے بہا تعریفات، پاکیزہ اور بابرکات۔'' جب آپؐ نے نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے تھے؟ اس شخص نے کہا: میں نے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لقد رأيت بضعة و ثلاثين ملكًا يبتدرونها أيهم يكتبها أوّل»

---

⑦ سنن أبي داود؛ الأدب: ۵۰۹۵، شیخ ابن بازؒ نے اس کو 'تحفۃ الاخیار' میں 'حسن' قرار دیا ہے۔

⑧ صحيح سنن ابن ماجه: ۳۰۸۷ 'حسن'

”میں نے تیس سے کچھ اوپر فرشتے دیکھے ہیں، ہر ایک ان میں سے ان کلمات کو سب سے پہلے لکھنے کی جلدی کر رہا تھا۔“⑨

بعض اماموں کو رکوع سے اٹھنے کے بعد فوراً سجدے میں گرنے کی جلدی ہوتی ہے، وہ خود بھی اس عظیم فضیلت سے محروم ہوتے ہیں اور اپنے مقتدیوں کو بھی محروم کرتے ہیں۔

[۹۸] افضل ترین دعا

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«سَــلُوا الله العفو والعافية فإن أحدًا لم يعط بعد اليقين خيرًا من العافية»⑩

”اللہ تعالیٰ سے عافیت اور معافی کا سوال کرو، موت کے بعد عافیت سے بڑھ کر کسی کے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔“

❁ اور فرمایا:

”بندہ کی اپنے پروردگار سے بہترین دعا یہ ہے:

«اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِيْ الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ»⑪

”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں معافی کا خواستگار ہوں۔“

[۹۹] دنیا وآخرت کی جامع دعا

❁ ابو مالک اشجعی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس

---

⑨ صحيح البخاري؛ الأذان:۷۹۹

⑩ صحيح سنن الترمذي:۲۸۲۱

⑪ صحيح سنن ابن ماجه:۳۱۰٦

آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں اپنے رب سے مانگوں تو کیا کہوں؟ تو آپؐ نے فرمایا کہو: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ»

''اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما'' اور دونوں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو اکٹھا کر کے اپنے ہاتھ اُٹھا دے تو اللہ تعالیٰ ان انگلیوں میں دنیا و آخرت کی بھلائیوں کو جمع کر دے گا۔''[۱۲]

[۱۰۰] جب بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أقرب مایکون العبد من ربه وهو ساجد فأكثروا الدعاء»[۱۳]

''سجدہ کی حالت میں انسان اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے لہٰذا سجدہ میں کثرت سے دعا کیا کرو۔''

[۱۰۱] ادائیگی قرض کی دعا

❁ ایک مکاتب غلام نے حضرت علیؓ سے اپنے مقروض کی شکایت کی تو اُنہوں نے فرمایا: کیا میں تجھے وہ کلمات نہ سکھا دوں جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے سکھائے تھے۔ اگر تجھ پر جبل صَیر کے برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی ادائیگی کا ضرور کوئی سامان کر دے گا اور وہ کلمات یہ ہیں:

«اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ أَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ

---

⑫ صحيح مسلم؛الذكر والدعاء:٦٨٩١

⑬ صحيح مسلم؛الصلوٰة:١٠٨٣

سِوَاكَ)) ①

"اے اللہ! مجھے حرام سے بچا کر رزق حلال کو میرے لئے کافی بنا دے اور مجھے اپنے فضل کے سوا ہر چیز سے مستغنی کر دے۔"

[۱۰۲] مرغ کی آواز سن کر یہ دعا پڑھنا مستحب ہے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إذا سمعتم صياح الديكة فاسئلوا الله من فضله فإنها رأت ملكًا))

"جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کے فضل کا سوال کرو، یقیناً مرغ فرشتہ کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔" ②

[۱۰۳] بُری موت اور بدبختی کے گہرے گڑھے سے بچنے کی دعا

❁ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ

((كان رسول الله يتعوذ بالله من جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَ شَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ)) ③

"رسول اللہ ﷺ، سخت آزمائش، انتہائی بدبختی اور بُری موت سے پناہ مانگا کرتے تھے۔"

[۱۰۴] نبی ﷺ بکثرت یہ دعا کیا کرتے تھے

❁ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کثرت سے یہ دعا کیا کرتے تھے:

---

① صحيح سنن الترمذي:٢٨٢٢

② صحيح البخاري؛ بدء الخلق:٣٣٠٣، صحيح مسلم؛الذكر والدعاء:٦٨٥٧

③ متفق عليه/ صحيح البخاري؛الدعوات : ٦٣٤٧

«اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ»④

''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا و آخرت میں خیر و بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔''

❁ حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بیان ہے کہ اپنی موت سے پہلے رسول اللہ ﷺ کثرت سے یہ دعا کیا کرتے تھے:

«اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ»

''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں، ہر اس عمل سے جو میں نے کیا اور ہر اس عمل سے جو میں نے نہیں کیا۔'' ⑤

[۱۰۵] اللہ کے دین پر ثابت قدمی کی دعا

❁ امّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے یہ دعا کیا کرتے تھے: **«يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ»** ⑥

''دلوں کو پھیرنے والے اللہ! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھنا۔''

[۱۰٦] وہ دعا جس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

❁ حضرت ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے

---

④ صحيح البخاري؛ الدعوات: ٦٣٨٩ ، صحيح مسلم؛الذكر: ٦٨٨١

⑤ صحيح سنن النسائي: ٥٠٩٦

⑥ صحيح سنن الترمذي: ٢٧٩٢

تھے، اچانک لوگوں میں سے ایک شخص نے یہ کلمات کہے:

«اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلًا»

"اے اللہ تو بہت بڑا ہے، اللہ تو ہی لاتعداد تعریفوں کا سزاوار ہے، ہم صبح وشام تیری ہی تسبیح بیان کرتے ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ نے سنا تو فرمایا: یہ کلمات کس نے کہے ہیں؟ اس شخص نے کہا: یارسول اللہ ﷺ! میں نے کہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"مجھے حیرت ہے کہ ان کلمات کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے تھے۔ ابن عمرؓ کا بیان ہے کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان سنا، اسی وقت سے اس پر عمل پیرا ہوں۔"⑦

[۱۰۷] مسجد بنانے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من بنىٰ مسجدًا لله كمَفحص قطاة أو أصغر، بنى الله له بيتًا في الجنة»⑧

"جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے مسجد بنائی، خواہ بھٹ تیتر کے گھونسلے کے برابر یا اس سے بھی کم جگہ میں، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کردیتے ہیں۔"

---

⑦ صحيح مسلم؛ المساجد: ٣٥٧

⑧ صحيح سنن ابن ماجه: ٦٠٣

[۱۰۸] فجر کی دو سنتوں کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ركعتا الفجر خيرٌ من الدنيا وما فيها»⑨

''فجر کی دو سنتیں دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہیں۔''

[۱۰۹] سنتِ مؤکدہ کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من ثابر علىٰ اثنتى عشرة ركعة في اليوم والليلة دخل الجنة: أربعًا قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء و ركعتين قبل الفجر»⑩

''جس شخص نے ایک دن اور رات میں بارہ رکعات پابندی سے ادا کیں، وہ جنت میں داخل ہوگیا؛ چار رکعات ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد اور دو رکعات مغرب کے بعد، اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے''

❁ صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ

«إلا بنى الله له بيتًا في الجنة أو إلا بُنِيَ له بيت في الجنة»⑪

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیتے ہیں یا کہا کہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے۔''

---

⑨ صحيح مسلم؛ المسافرين:١٦٨٥ ⑩ صحيح سنن النسائي: ١٦٩٣

⑪ صحيح مسلم؛ المسافرين:١٦٩٣

[۱۱۰] نمازِ ظہر کی سنتوں کی فضیلت اور اس پر اجرِ عظیم کا وعدہ

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من حافظ علی أربع رکعات قبل الظهر وأربع بعدها حرمه الله علی النار»⑫

”جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتوں اور اس کے بعد چار رکعتوں کو پابندی سے ادا کیا، اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم حرام کر دی ہے۔“

[۱۱۱] کسی گناہ کے ارتکاب کے بعد دو رکعات نماز پڑھنے کی فضیلت

❀ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«ما من رجل یذنب، ثم یقوم فیتطهر ثم یصلی ثم یستغفر الله إلا غفر الله له»①

”جو شخص کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے، پھر وہ اُٹھے اور وضو کر کے نماز پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے اس گناہ کی بخشش کا طلبگار ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتے ہیں۔“

---

⑫ صحیح سنن الترمذي:۳۵۲

① صحیح سنن الترمذي:۳۳۳ ، ۲٤۰٤ ’حسن‘

[۱۱۲] جنت میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقت

❀ ربیعہ بن کعب اسلمی نے رسول اللہ ﷺ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں جنت میں آپؐ کی رفاقت چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کچھ اور بھی چاہیے؟ اُس نے کہا: نہیں، بس یہی مل جائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«فأعن علىٰ نفسك بكثرة السجود لله»②

''پھر کثرت سجود سے اپنے ساتھ تعاون کرو۔''

[۱۱۳] جہانوں کے ربّ کے لئے سجدہ ریز ہونے کی فضیلت

❀ حضرت ثوبانؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جانے کا باعث بن جائے یا میں نے یہ کہا کہ اللہ کے نزدیک محبوب ترین عمل کون سا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«عليك بكثرة السجود لله فإنك لا تسجد لله سجدة إلا رفعك الله بها درجة وحط بها عنك خطيئة»③

''اللہ تعالیٰ کے لئے کثرت سے سجدے کیا کرو، تیرا اللہ کے لئے ایک سجدہ تیرے لئے ایک درجہ بلند کردے گا اور ایک گناہ تیرے نامہ اعمال سے قلم زد کردیا جائے گا۔''

❀ اور فرمایا:

---

② صحيح مسلم؛ الصلوة : ١٠٩٤

③ صحيح مسلم؛ الصلوة : ١٠٩٤

«مـامن عبد يسجد لله سجدة إلا كتب الله له بها حسنة ومحا عنه بها سيئة ورفع له بها درجة فاستكثروا من السجود»④

''بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے ایک سجدہ نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی رقم اور ایک گناہ اس کے نامہ اعمال سے قلم زد کردیتے ہیں، اور اس کا ایک درجہ بلند کردیا جاتا ہے (اگر تم اس اجرِ عظیم کے طلبگار ہو) تو پھر کثرت سے سجدہ کیا کرو۔''

[۱۱۴] چاشت کی دو رکعتوں کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا يـحـافـظ على صلاة الضحٰى إلا أوّاب قال:وهى صلاة الأوّابين» ⑤

''نمازِ چاشت کی پابندی تو وہی کرتا ہے جو اللہ سے بکثرت معافیوں کا خواستگار ہوتا ہے نیز کہا کہ یہ تو بکثرت رجوع الی اللہ کرنے والوں کی نماز ہے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن صليت الضُّحىٰ ركعتين لم تكتب من الغافلين...»⑥

''اگر تم چاشت کی دو رکعت پڑھ لیا کرو تو تمہارا شمار غافلین میں سے نہیں ہوگا۔''

---

④ صحيح سنن ابن ماجه :۱۱۷۱

⑤ صحيح الجامع الصغير :۷۶۲۸ 'حسن'

⑥ مسند بزار ۳۳۶/۹ ، مصنف نے امام البانیؒ کے حوالہ سے اس حدیث کو 'حسن' کہا ہے، لیکن امام البانیؒ کی طرف یہ نسبت درست معلوم نہیں ہوتی کیونکہ امام البانی نے الترغیب والترھیب میں اسے ضعیف جدًا قرار دیا ہے۔ دیکھئے: (ضعیف الترغیب والترھیب:۴۰۶)

[۱۱۵] قیام اللیل کی فضیلت

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن في الليل لساعة لا يوافقها رجل مسلم يسأل الله خيرًا من أمر الدنيا والآخرة إلا أعطاه إياه، وذلك كل ليلة»[۷]

''رات کو ایک ایسی گھڑی آتی ہے، جو مسلمان اس کو پالے، وہ اس وقت اللہ تعالیٰ سے دنیا وآخرت کی جو بھلائی بھی طلب کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے عطا فرمائیں گے اور یہ گھڑی ہر رات آتی ہے۔''

❀ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«من قرأ عشر آيات في ليلة كتب له قنطار من الأجر، والقنطار خير من الدنيا وما فيها، فإذا كان يوم القيامة يقول ربك عزوجل: اقرأ وارقِ بكل آية درجة، حتى ينتهي إلى آخر آية معه، يقول الله عز وجل للعبد: اقبض، فيقول العبد بيده: يا رب أنت أعلم، يقول: بهذه الخلد، وبهذه النعيم»[۸]

''جس نے رات کے وقت دس آیات تلاوت کیں، اسے اجر کا ایک خزینہ عطا کیا جاتا ہے اور وہ خزینہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے، جب قیامت کا دن ہوگا، تیرا ربّ عزوجل فرمائے گا: پڑھتا جا اور جنت کے ایک درجہ کے بدلہ ایک آیت پڑھتا جا۔ اسی طرح جب وہ آخری آیت پر پہنچے گا تو اللہ عزوجل فرمائیں

---

۷ صحيح مسلم ؛ المسافرين:۱۷٦۷

۸ المعجم الكبير:۲/ ۵۰، صحيح الترغيب والترهيب:٦۳۸ 'حسن'

گے: پکڑ لو، تو بندہ اپنے ہاتھ کے اشارے سے کہے گا: اے پروردگار تو ہی خوب جانتا ہے (کہ کیا پکڑوں) تو اللہ فرمائیں گے: ایک ہاتھ سے جنت کو پکڑو اور دوسرے ہاتھ سے اس کی نعمتیں سمیٹ لو۔''

علامہ البانیؒ فرماتے ہیں: 'اِقبض' کا معنی یہ ہے کہ اپنے دائیں ہاتھ میں جنت پکڑ لو اور بائیں ہاتھ میں اس کی نعمتیں تھام لو۔

[١١٦] طہارت کی حالت میں رات گزارنے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من بات طاهرًا في شعاره ملك فلا يستيقظ إلا قال الملك: اللهم اغفِر لعبدك فلان فإنه بات طاهرًا» ⑨

''وہ شخص جو رات کو وضو کر کے سویا، تو ایک فرشتہ اس کے 'شعار' میں رات گزارتا ہے جونہی وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: اللهم اغفر لعبد فلان ''اے اللہ! اپنے فلاں بندے کو معاف کر دے''

امام منذریؒ کہتے ہیں:

''شعار سے مراد، انسان کا وہ کپڑا ہے جو اس کے بدن سے متصل ہوتا ہے۔''

[١١٧] کھانا کھانے اور لباس پہننے کے بعد یہ دعائیں پڑھنے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے کھانا کھانے کے بعد یہ دعا پڑھی:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنِيْ هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ

---

⑨ صحيح ابن حبان:٣/ ٣٢٨ والسلسلة الصحيحة:٦/ ٨٩، رقم:٢٥٣٩

حَوْلٍ مِنِّي وَقُوَّةٍ ›› ”سب تعریفات اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے ہیں، جس نے یہ کھانا کھانے کی توفیق بخشی اور بغیر میری قوت اور طاقت کے مجھے یہ رزق عطا فرمایا۔“ تو اس کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں اور جس نے لباس پہننے کے بعد یہ دعا پڑھی: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ » ”سب تعریفات اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، جس نے مجھے لباس پہنایا اور میری طاقت اور قوت کے بغیر مجھے یہ لباس عطا فرمایا“ تو اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف کردیتے ہیں۔[۱۰]

[۱۱۸] 'ذاکرین' میں نام کیسے لکھوایا جاسکتا ہے؟

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إذا أيقظ الرجل أهله من الليل فصليا ـ أو صلّى ـ ركعتين جميعًا، كتبا في الذاكرين والذاكرات»[۱۱]

”جب آدمی اپنی اہلیہ کو رات نیند سے بیدار کرے، پھر وہ دونوں مل کر دو رکعت نماز پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ان کا نام ذاکرین اور ذاکرات میں لکھ دیتے ہیں۔“

[۱۱۹] وہ نیت جو ایک رات کے قیام کے برابر ہے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

⑩ امام البانیؒ نے 'اس کے پچھلے گناہ' کے اضافہ کے سوا باقی روایت کو 'حسن' قرار دیا ہے۔ دیکھئے: صحيح سنن أبي داود: ٣٣٩٤

⑪ صحيح سنن أبي داود: ١١٦١

«من أتىٰ فراشه وهو ينوي أن يقوم فيصلي من الليل، فغلبته عينه حتى يصبح، كُتب له ما نوىٰ، وكان نومه صدقة عليه من ربه»⑫

"جو شخص رات اپنے بستر پر دراز ہوا اور سوتے وقت یہ نیت کر لی کہ رات اُٹھ کر تہجد کی نماز پڑھے گا، لیکن پھر اس پر نیند غالب آ گئی اور صبح تک بیدار نہ ہو سکا تو اللہ تعالیٰ نیت کے مطابق اس کے لئے تہجد کا ثواب لکھ دیتے ہیں اور اس کی نینداس کے رب کی طرف سے صدقہ ہوتی ہے۔

[۱۲۰] ایک نماز ہزار نمازوں کے برابر

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«صلاة في مسجدي أفضل من ألف صلاة فيما سواه إلا المسجد الحرام، وصلاة في المسجد الحرام من مائة ألف صلاة فيما سواه»⑬

"میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا، دیگر مساجد میں نماز پڑھنے سے ہزار گنا افضل ہے سوائے مسجد حرام کے، اس میں ایک نماز کا ثواب باقی مساجد کی نسبت ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔"

---

⑫ صحيح سنن ابن ماجه: ۱۱۰۵

⑬ صحيح سنن ابن ماجه: ۱۱۵۵

[۱۲۱] نمازِ اشراق کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من صلّى الصبح في جماعة، ثم قعد يذكر الله حتى تطلع الشمس، ثم صلى ركعتين، كانت له كأجرِ حجّة وعمرةٍ تامة تامة تامة»[١]

''جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، پھر سورج طلوع ہونے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول بیٹھا رہا۔ پھر دو رکعت نماز پڑھی، اسے ایک مکمل، مکمل اور مکمل حج وعمرہ کا ثواب عطا کیا جاتا ہے۔''

[۱۲۲] ارکانِ اسلام کی عظیم فضیلت

❁ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ

«أن أعرابيًا جاء إلى رسول الله ﷺ فقال: يا رسول الله، دُلَّني على عمل إذا عملتُه دخلت الجنة، قال: «تعبد الله لا تشرك به شيئًا، وتقيم الصلاة المكتوبة، وتؤدي الزكاة المفروضة، وتصوم رمضان» قال: والذي نفسي بيده لا أزيد على هذا شيئًا أبدًا ولا أنقص منه، فلمّا ولّى قال النبي ﷺ: «من سرَّه أن ينظر إلى رجل من أهل الجنة فلينظر إلىٰ هذا»»[٢]

''ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول کوئی

---

① صحيح سنن الترمذي: ٤٨٠ 'حسن'

② صحيح البخاري؛ الزكوة: ١٣٩٧ ...... صحيح مسلم؛ الإيمان: ١٠٧

ایسا عمل بتادیں، جس سے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرا فرض نمازوں کو قائم کر فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نہ اس پر کبھی کچھ زیادہ کروں گا اور نہ اس میں سے کچھ کم کروں گا، جب وہ واپس لوٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی جنتی شخص کو دیکھنا پسند کرتا ہے، وہ اس شخص کو دیکھ لے۔"

[۱۲۳] باجماعت نماز کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إذا قال الإمام: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فقولوا: آمين، فإنه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه» ③

"جب امام ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کہے تو تم آمین کہو، جس کی آمین کی آواز، فرشتوں کی آمین کی آواز سے ہم آہنگ ہوگی، اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔"

اس ثواب سے وہی شخص فیض یاب ہوسکتا ہے جو باجماعت نماز کا التزام کرے۔

[۱۲۴] زکوٰۃ ادا نہ کرنا کتنا بڑا جرم ہے!

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

③ صحیح البخاري؛ الأذان: ۷۸۲...... صحیح مسلم؛ الصلوة: ۹۱۲

«مـامن رجل له مال لا يؤدي حق ماله إلا جُعِلَ له طوقًا في عنقه شجاع أقرع، وهو يفر منه وهو يتبعه»④

''جس کے پاس مال و دولت ہو، پھر وہ اس مال کا حق ادا نہ کرے تو وہی مال (روزِ قیامت) ایک گنجے سانپ کی شکل میں اس کے گلے کا طوق بن جائے گا، وہ شخص اس سے بھاگے گا، لیکن سانپ اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گا، پھر اس کا مصداق آپؐ نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی: ﴿ وَلاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ آتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (آل عمران:۱۸۰)

''جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مال و دولت کے ساتھ نوازا، پھر وہ خرچ کرنے میں بخل کرتے ہیں، تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ ایسا کرنا ان کے لئے کوئی بھلائی کی بات ہے، نہیں، وہ تو ان کے لئے بڑی ہی بُرائی ہے، قریب ہے کہ قیامت کے دن یہ مال و متاع جس کو بٹورنے کے لئے وہ بخل کررہے ہیں، ان کے گلوں میں عذاب کا طوق بنا کر پہنا دیا جائے۔''

[۱۲۵] یتیموں اور بیواؤں کی کفالت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أنـا وكـافـل اليتيـم فـي الجنة هكذا » وأشـار بـالسبـابـة والوسطىٰ، وفرَّجَ بينهما »⑤

---

④ صحيح سنن النسائي:۲۲۸۹

⑤ صحيح البخاري؛ الطلاق :٥٣٠٤

''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے، جس طرح یہ دو اُنگلیاں'' اور آپؐ نے انگشتِ شہادت اور درمیان والی انگلی کے درمیان کچھ فاصلہ رکھ کر ان کی طرف اشارہ کیا۔

❁ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الساعي على الأرملة والمسكين، كالمجاهد في سبيل الله»

''بیوہ اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔'' راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ ﷺ نے یہ بھی کہا:

«وكالقائم الذي لا يفتر وكالصائم الذين لا يفطر»⑥

اور اس شبِ زندہ دار کی طرح جو اس میں سستی وکاہلی کا مظاہرہ نہیں کرتا اور اس روزہ دار کی طرح جو ناغہ نہیں کرتا۔''

❁ اور فرمایا:

«من ضمَّ يتيمًا لهٗ أو لغيره حتى يُغنيه الله عنه وجبت له الجنة»

''جس نے اپنے یتیم بچے کو یا کسی کے یتیم بچے کی کفالت کی یہاں تک کہ اللہ نے اسے اس قابل بنا دیا کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکے تو ایسے شخص کے لئے جنت واجب ہو گئی۔''⑦

---

⑥ متفق عليه/ صحيح البخاري؛ المنفقات :۵۳۵۳

⑦ مجمع الزوائد بہ حوالہ الطبراني الأوسط:۸/ ۱۶۲ اور امام البانیؒ نے اس کو صحیح کہا ہے: (السلسلة الصحيحة: ٦/ ٨٩٣٤ رقم: ٢٨٨٢)

[۱۲۶] کثرتِ اولاد اوران کی نیک تربیت کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :

«إذا مات الإنسان انقطع عمله إلا من ثلاث: صدقة جارية ، أو علم ينتفع به ، أو ولد صالح يدعو له»⑧

''جب کوئی انسان مرتا ہےتو اس کا ہر عمل اس سے منقطع ہوجاتا ہے، مگر تین اعمال ایسے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی انسان سے ان کا تعلق قائم رہتا ہے: ① صدقہ جاریہ، ② ایسا علم کہ لوگ بعد میں اس سے مستفید ہوں یا③ نیک اولاد جواس کے لئے دعا کرے۔''

❁ اور فرمایا: «إن الله عـز وجل ليرفع الدرجة للعبـد الصالح في الجنـة فيـقول: يا رب! أنّٰى لي هذا؟ فيقول يا رب! أنىّ لي هذا؟ فيقول: باستغفار ولدك»⑨

''اللہ عزوجل اپنے نیک بندے کا جنت میں ایک درجہ بلند فرمائے گا تو وہ دیکھ کر کہے گا: اے میرے ربّ! یہ درجہ مجھے کیسے ملا ؟ اللہ فرمائے گا: تیرے بیٹے کی استغفار کی بدولت یہ تجھے نصیب ہوا۔''

❁ اور سنن بیہقی میں یہ الفاظ ہیں: «بدعاء ولدك لك» (ج۷ص۷۸)

''تیرے بیٹے کا تیرے لئے دعا کرنا اس بلندی درجہ کا باعث ہوا۔''

چنانچہ ہر ماں اور باپ کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی اولاد کی نیک تربیت کریں، تب ہی

⑧ صحيح مسلم ؛ الوصية : ٤١٩٩

⑨ مسند أحمد :٢/ ٥٠٩ ...... صحيح سنن ابن ماجه : ٢٩٥٣ 'حسن'

اس اجرِعظیم کا حصول ممکن ہوسکتا ہے اور اولاد کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنے والدین کے لئے ہر وقت دعا کریں اور یہ والدین کا حق ہے جو اللہ نے اولاد پر فرض کیا ہے۔ چنانچہ فرمان الٰہی ہے:﴿وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ (الاسراء:۲۴)

''کہو، اے اللہ! میرے والدین پر رحم فرما، جس طرح بچپن میں انہوں نے میری پرورش کی۔''

[۱۲۷] اپنی بیٹیوں کی اعلیٰ تربیت کرنے والے کا اجر

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من ابتُلِي من البنات بشيء فأحسن إليهن، كنَّ له سِترًا من النار»

''جو شخص اپنی بیٹیوں کے باعث کسی آزمائش میں مبتلا ہوا، پھر وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو وہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم کی آگ سے پردہ بن جائیں گی۔''[۱۰]

❀ اور فرمایا:

«من عال جاريتين حتى تبلغا، جاء يوم القيمة أنا وهو » وضم أصابعه[۱۱]

''جس نے دو بیٹیوں کو پالا پوسا، یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئیں، میں اور وہ روزِ قیامت اس طرح اکٹھے ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں باہم اکٹھی ہیں۔''

---

[۱۰] متفق علیه / صحيح مسلم ؛ البر والصلة :٦٦٣٦

[۱۱] صحيح مسلم ؛ البر والصلة : ٦٦٣٨

❁ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ ایک مسکین عورت میرے پاس آئی، دو چھوٹی بچیاں اس کی گود میں تھیں۔ میں نے کھانے کے لئے انہیں تین کھجوریں پیش کیں۔اس نے اپنی دونوں بچیوں کو ایک ایک کھجور دے دی اور تیسری کھجور خود اپنے منہ میں ڈالنے ہی والی تھی کہ اس کی بیٹیوں نے وہ کھجور بھی اس سے مانگ لی تو اس نے اس کھجور کے دو حصے کئے اور دونوں کو ایک ایک دے دیا۔ میں اس کی یہ حالت دیکھ بڑی حیران ہوئی۔ جب میں نے یہ ماجرا رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«إن الله قد أوجب لها بها الجنة أو أعتقها بها من النار»[۱۲]

”یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے اس کے لئے جنت واجب کر دی ہے۔ (یا فرمایا:) اللہ نے اس کے بدلے اسے جہنم سے آزادی عطا فرما دی ہے۔“

[۱۲۸] اس اولاد کی فضیلت جو اللہ کی اطاعت میں پروان چڑھی

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«سبعة يظلهم الله في ظلّه يوم لا ظل إلا ظله ...» وذكر منهم «شاب نشأ في عبادة الله تعالىٰ»[۱۳]

”سات افراد کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا، جس دن کہ اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اور فرمایا کہ ان میں ایک وہ نوجوان ہوگا جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاری ہوگی۔“

---

[۱۲] صحيح مسلم؛ البر والصلة : ٦٦٣٨

[۱۳] صحيح البخاري؛ الزكاة: ١٤٢٣ ...... صحيح مسلم؛ الزكاة : ٢٣٧٧

[۱۲۹] قرآنِ کریم کو حفظ کرنے اور اپنی اولاد کو حفظ کروانے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«یجيء صاحب القرآن یوم القیٰمة، فیقول: یا رب حُلَّهٗ، فیُلبس تاج الکرامة ثم یقول: یاربّ زِده فیلبس حلة الکرامة ثم یقول:یارب ارض عنه، فیرضی عنه فیقال له :اقرأ، وارقِ وتزاد بکل آیة حسنة »[14]

''روزِ قیامت جب حافظِ قرآن آئے گا تو قرآنِ کریم کہے گا: اے میرے ربّ اس کو لباس پہنا دیں تو اس کو عزت وشرف کا تاج پہنایا جائے گا۔ قرآنِ کریم کہے گا: اے میرے ربّ! اس کا شرف اور بڑھا دیں تو اسے عزت وشرف کا ایک اور لباس پہنا دیا جائے گا، پھر وہ کہے گا: اے میرے ربّ! اس سے راضی ہوجائیں، تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہوجائیں گے۔ پھر اس کو کہا جائے گا: پڑھتا جا اور جنت کی منازل طے کرتا جا، اور ہر آیت کے بدلے اس کی ایک نیکی بڑھا دی جائے گی۔''

[۱۳۰] وہ اجر جو مؤمن کو موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن مما یلحق المؤمن من عمله وحسناته بعد موته: علمًا علَّمه ونشره، وولدًا صالحًا ترکه، أو مصحفًا ورثه، أو

---

[14] صحیح سنن الترمذي: ۲۳۲۸ 'حسن'

مسجدًا بناه ، أو بيتًا لإبن السبيل بناه ، أونهرًا أجراه أو صدقة أخرجها من ماله في صحته وحياته ، تلحقه من بعد موته»⑮

”وہ عمل اور نیکیاں کہ مرنے کے بعد بھی مؤمن کے لئے ان کا سلسلہ جاری رہتا ہے، ان میں سے ایک وہ علم ہے جو اس نے سکھایا اور اس کی نشر واشاعت کی اور دوسری نیک اولاد جو اس نے سوگوار چھوڑی۔ یا مصحف جو وہ ورثہ میں چھوڑ گیا یا اس نے کوئی مسجد تعمیر کی یا کوئی مسافر خانہ بنایا یا کوئی نہر بنوائی یا بحالتِ صحت وحیات اپنے مال سے صدقہ کیا، ان اعمال کا اجر اسے مرنے کے بعد بھی ملتا رہے گا۔“

[۱۳۱] اس شخص کی فضیلت جس نے اپنے کم سن بچے کی موت پر صبر کیا

❁ ابوحسانؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ سے کہا: اے ابوہریرہؓ! میرے دو لختِ جگر فوت ہو چکے ہیں۔ کیا آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کا کوئی ایسا فرمان سنائیں گے جو ہمارے لئے اطمینان اور تسلی کا باعث ہو؟ ابوہریرہؓ نے کہا: ہاں،

صغارهم دعاميص الجنة يتلقى أحدهم أباه ـــ أو قال: أبويه ـــ فيأخذ بثوبه ـــ أو قال: بيده ـــ كما آخذ بصنفة ثوبك هذا ـــ فلا يتناهى ـــ أو قال: فلا ينتهي حتى يدخله الله وأباه الجنة »

”ان کے چھوٹے بچے بلا روک ٹوک جنت میں گھومیں گے۔ (روز قیامت) ہر بچہ اپنے والد یا والدین سے ملے گا اور اس کا کپڑا یا ہاتھ اس طرح تھام لے گا

---

⑮ صحيح سنن ابن ماجه : ۱۹۸ ’حسن‘

جیسے میں تمہارے اس کپڑے کو پکڑ رہا ہوں اور اس تک نہیں چھوڑے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو اور اس کے والد کو جنت میں داخل کر دے گا۔‘‘[۱]

❀ معاویہ بن مرۃ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا کرتا تھا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہوتا تھا۔ نبیؐ نے اس سے پوچھا: کیا تمہیں اس سے محبت ہے؟ اس نے کہا: اللہ آپ سے ایسے محبت کرے جیسے میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ وہ موجود نہیں تھا۔ آپؐ نے پوچھا: فلاں شخص کے بیٹے کا کیا ہوا؟ صحابہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! وہ تو اللہ کو پیارا ہوگیا ہے۔تو رسول اللہ ﷺ نے اسکے باپ کو مخاطب کر کے فرمایا:

«أما تحب أن لاتأتي بابًا من أبواب الجنة، إلا وجدته ينتظرك؟»

فقال رجل: يارسول الله! أله خاصة أم لِكُلّنا؟ قال:«بل لكلّكم»[۲]

’’کیا تجھے یہ پسند نہیں ہے کہ تو جنت کے جس دروازے کے پاس بھی جائے گا، وہ وہاں کھڑا تیرا انتظار کر رہا ہوگا۔‘‘ ایک شخص بولا: کیا یہ مرتبہ صرف اسی کو حاصل ہے یا ہم سب کے لئے ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ مرتبہ تم سب کو حاصل ہوگا۔‘‘

---

۱ صحيح مسلم؛البر والصلة:٦٦٤٤

۲ الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد٢٤/ ٣٦١، رقم:١٥٥٩٥ ’صحيح‘ امام حاکمؒ اور ذہبیؒ نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔(مستدرك حاكم :٥/ ٥٤١)

[۱۳۲] اس عورت کا اجر جس کا حمل ضائع ہو گیا، پھر اس نے صبر کیا

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«والذي نفسي بيده إن السقط ليجر أمه بسرره إلى الجنة إذا احتسبته» ③

''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کوئی عورت حمل ساقط ہونے پر ثواب کی نیت کر لے تو وہی ساقط شدہ بچہ اپنی ماں کو اپنی ناف کے ساتھ کھینچ کر جنت کی طرف لے جائے گا۔''

[۱۳۳] جنت میں بیتِ حمد کا وارث

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«إذا مـات ولد العبد، قال الله لملائكته: قبضتم ولد عبدي؟ فيقـولـون: نعم، فيقول: قبضتم ثمرة فؤاده؟ فيقولون: نعم، فيقول: ماذا قال عبدي؟ فيقولون: حَمِدَك واسترجع، فيقول الله: ابنوا لِعبدي بيتًا في الجنة، وسموه بيت الحمد» ④

''جب کسی بندے کا بچہ فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتے ہیں: تم نے میرے بندے کا بچہ لے لیا۔ وہ جواب دیتے ہیں: ہاں، اللہ کہتے ہیں: تم نے اس کا جگر گوشہ چھین لیا۔ وہ کہتے ہیں: ہاں، اللہ پوچھتے ہیں: اس وقت

---

③ مسند أحمد: ٥/ ٢٤١، ...... صحيح الترغيب: ٢٠٠٨ 'صحيح لغيره'

④ صحيح سنن الترمذي: ٨١٤ 'حسن'

میرے بندے نے کیا کہا تھا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اس نے تیری تعریف کی اور کہا: ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ ''بے شک ہم سب اللہ کے لئے ہیں اور سب اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔'' اللہ فرماتے ہیں: میرے اس بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دو اور اس کا نام 'بیتِ حمد' رکھو۔''

[۱۳۴] اپنی بیوی سے حسن سلوک کی ضرورت وفضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«أكمل المومنين إيمانًا أحسنهم خلقًا وخياركم خياركم لنسائهم» ⑤

''مؤمنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ شخص ہے جو ان میں سے اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے اور تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو اپنی بیویوں کے لئے بہترین ہے۔''

❁ اور فرمایا:

«إن المرءة خُلِقت من ضِلَع لن تستقيم لك على طريقة، فإن استمتعت بها، استمتعت بها، وفيها عِوج، وإن ذهبتَ تُقِيمها كسرتَها، وكسرتُها طلاقها» ⑥

''یقیناً عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے جو تیرے لئے کسی طور بھی سیدھی نہیں

---

⑤ صحيح سنن الترمذي: ٩٢٨ 'حسن صحيح'

⑥ صحيح مسلم؛ الرضاع: ٣٦٣١

ہوسکتی۔ اگر تو اس سے فائدہ اُٹھانا چاہے تو اس سے کجی کی موجودگی میں بھی تو فائدہ اُٹھا سکتا ہے، اگر تو اس کو سیدھا کرنے چل پڑا تو اس کو توڑ بیٹھے گا، یعنی تمہارا رشتہ ازدواج منقطع ہو جائے گا۔''

❁ معاویہ بن حیدہؓ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

«أن تطعمَها إذا طعمتَ وتكسوها إذا اكتسيت، ولا تضرب الوجه ولا تقبح ولا تهجر إلا في البيت» ⑦

''جب تو خود کھائے تو اس کو بھی کھلا اور جب تو خود پہنے تو اس کو بھی پہنا اور اس کے چہرے پر مت مار اور نہ اس کو بدصورت قرار دے، اور اس کو مت چھوڑ مگر گھر میں ہی۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا يـفرك مؤمن مؤمنة إن كره منها خلقًا رضي منها آخر...» أو قال غيره» ⑧

''مؤمن مرد کو مؤمن عورت سے نفرت روا نہیں، اگر اس کی ایک عادت اس کو ناپسند ہے تو کوئی دوسری اَدا اس کو ضرور پسند ہوگی۔''

امام منذریؒ نے لا يفرك کا یہ معنی بیان کیا ہے کہ

''وہ اس سے بغض اور نفرت نہیں کرتا۔''

---

⑦ صحيح سنن أبي داود: ۸۷۵

⑧ صحيح مسلم؛ الرضاع: ۳۶۳۳

اور امام نوویؒ نے اس کا یہ معنی بیان کیا ہے کہ

''اسے لائق نہیں کہ وہ اس سے بغض اور نفرت کرے، اس لئے کہ اگر اسے اس کی کوئی عادت ناپسند ہے تو اس کی کوئی نہ کوئی ادا ایسی بہرحال ہوگی جو اس کو راضی کرے گی، مثلاً وہ بدخلق ہے لیکن دیندار یا خوبصورت یا پاک دامن ہے۔''

(شرح مسلم از نوویؒ: ۱۰/۳۰۰)

[۱۳۵] عورت پر اپنے خاوند کی اطاعت فرض اور موجبِ جنت ہے

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لو أمرتُ أحدًا أن يسجد لأحد لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها من عظم حقه عليها، ولا تجد امرأة حلاوة الإيمان حتى تؤدي حق زوجها ولو سألها نفسها وهي على ظهر قتب»

''اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے تو یقیناً میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے، کیونکہ اس کے اپنی بیوی پر بہت زیادہ حقوق ہیں۔ اور کوئی عورت اس وقت تک ایمان کی حلاوت حاصل نہیں کرسکتی جب تک وہ اپنے خاوند کے حقوق ادا نہ کرے۔ اور اگر خاوند اس سے ہم بستری کی خواہش کرے تو اس پر اس کی خواہش کا احترام ضروری ہے، خواہ وہ کجاوہ باندھے اونٹ پر سوار ہو۔'' ⑨

❀ اور آپؐ نے فرمایا:

«... لا يصلح لبشر أن يسجد لبشر ولو صلح أن يسجد لبشر

⑨ مستدرك حاكم: ٤/ ١٩٠ ، ...... صحيح الترغيب للألباني: ٩٣٨

لأمرت المرأة أن تسجُدَ لزوجها ، لعظم حقه عليها لو كان من قدمه إلى مفرق رأسه قرحة تَنْبَجِس بالقيح والصديد ثم استقبلته فلحسته ما أدت حقه»[10]

''کسی انسان کو یہ روانہیں ہے کہ وہ کسی انسان کوسجدہ کرے۔ اگر کسی انسان کو سجدہ کرنا روا ہوتا تو میں عورت کوحکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کوسجدہ کرے، اگر قدموں سے لے کر سر تک اس کا انگ انگ زخموں سے چور ہو اور ان زخموں سے پیپ بہہ رہی ہو پھر یہ عورت اپنی زبان سے اس کو صاف کرے تو بھی وہ اس کا حق ادانہیں کرسکتی۔''

❀ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« ألا أخبركم نساء كم في الجنة » قلنا: بلیٰ یا رسول اللہ ! قال: «كل وَدودٍ وَلودٍ إذا غضبت أو أسيء إليها أو غضب زوجها ، قالت : هذه يدي في يدك لا أكتحل بغمض حتى ترضى»[11]

''کیا میں تمہیں وہ عورتیں نہ بتاؤں جو جنت کی وارث بنیں گی۔ ہم نے کہا: کیوں نہیں، اے اللہ کے رسول ﷺ! ضرور بتائیں۔ تو آپؐ نے فرمایا: ہر وہ عورت جو کثیر الاولاد ہے اور اپنے خاوند سے ٹوٹ کر محبت کرتی ہے۔ جب وہ غصہ میں ہو یا اس پر زیادتی کی گئی ہو یا اس کا خاوند اس سے ناراض ہوجائے تو

---

⑩ مسند أحمد :۳/ ۱۵۸ 'سند جيد' وصحيح الترغيب: ۱۹۳٦ صحيح لغيره

⑪ المعجم الطبراني ، صحيح الترغيب: ۱۹۴۱ 'حسن'، السلسلة الصحيحة 'صحيح'

وہ کہے: یہ میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے، میں اس وقت تک اپنی آنکھ کو نیند کے مزہ سے لطف اندوز نہیں ہونے دوں گی، جب تک تو مجھ سے راضی نہیں ہو جاتا۔‘‘

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إذا صَلَّتِ المرأة خمسها وصامت شهرها، وحفظت فرجها، وأطاعت زوجها، قيل لها: ادخلي الجنة من أي أبواب الجنة شئت» [۱۲]

’’جب کوئی عورت پانچ وقت نماز پڑھے، مہینہ بھر روزے رکھے، اور اپنی آبرو کو محفوظ رکھے اور اپنے خاوند کی اطاعت گزاری کرے (تو روزِ قیامت) اس سے کہا جائے گا: جنت کے جس دروازے سے چاہو، داخل ہو جاؤ۔‘‘

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا ينظر الله تبارك وتعالى إلىٰ امرأة لا تشكر لزوجها وهي لا تستغني عنه» [۱۳]

’’اللہ تعالیٰ اس عورت کی طرف نہیں دیکھے گا، جو اپنے خاوند کی شکر گزار نہیں ہوتی، حالانکہ وہ اس سے کسی صورت بھی مستغنی نہیں ہو سکتی۔‘‘

❁ حضرت حصین بن محصن کا بیان ہے کہ اس کی پھوپھی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی۔ آپ ﷺ نے اس سے کہا: کیا تو خاوند والی ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ ﷺ

---

[۱۲] مسند أحمد والطبراني...... صحيح الترغيب: ۱۹۳۲ ’حسن لغيره‘

[۱۳] مسند البزار:٦/ ٣٤٠، مستدرك حاكم:٢/ ٢٠٧ وقال هذا حديث صحيح الاسناد، صحيح الترغيب: ١٩٤٤، السلسلة الصحيحة:١/ ٥٨١

نے پوچھا: تیرا اس سے سلوک کیسا ہے؟ اس نے کہا: میں اس کی خدمت میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فانظري أين أنتِ منه فإنه جنتك ونارك»⑭

”تم اس بات کو ہمیشہ اپنے پیش نگاہ رکھنا کہ تیرا اپنے خاوند سے سلوک کیسا ہے؟ بے شک وہی تیرا جہنم ہے اور وہی جنت۔“

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«اثنان لا تجاوز صلاتهما رؤوسهما: عبد أبق من مواليه حتى يرجع، وامرأة عصت زوجها حتى ترجع»⑮

”دو انسان ایسے ہیں کہ ان کی نماز ان کے سروں سے آگے نہیں جاتی۔ ان میں سے ایک وہ ہے جو اپنے آقاؤں کو چھوڑ کر بھاگ جائے، یہاں تک کہ وہ واپس آ جائے اور دوسری وہ عورت ہے جو اپنے خاوند کی نافرمان ہو، یہاں تک کہ وہ اپنے اس رویہ سے توبہ کر لے۔“

[۱۳۶] بیویوں میں عدل کرنا فرض اور اس سے پہلو تہی انتہائی خطرناک ہے

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إذا كانت عند الرجل امرأتان لا يعدل بينهما جاء يوم القيامة وشقه ساقط»⑯

---

⑭ الموسوعة الحديثية مسند الإمام احمد: ۴۵/ ۳۴۱، رقم: ۲۷۳۵۲

⑮ صحيح الترغيب: ۱۹۴۸ 'حسن' بحوالہ: المعجم الطبراني، 'إسناد جيد'

⑯ صحيح سنن الترمذي: ۹۱۲ وصحيح سنن ابن ماجه: ۱۹۶۹

”جس کے پاس دو بیویاں ہوں، پھر وہ ان کے درمیان عدل و انصاف نہ کرے، وہ روزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اسکی ایک طرف مفلوج ہوگی۔“

❁ اور فرمایا:

«من كانت له امرأتان فمال إلى إحداهما جاء يوم القيامة وشقه مائل» ⑰

”جس کی دو بیویاں ہوں، پھر اس نے اپنا دامن اُلفت ان میں سے ایک کی طرف جھکا دیا تو وہ روزِ قیامت اس حال میں اللہ کے دربار میں پیش ہوگا کہ اس کی ایک طرف نیچے ڈھلک رہی ہوگی۔“

❁ اور فرمایا:

«إن المُقسطين عند الله علىٰ منابر من نور عن يمين الرحمٰن وكلتا يديه يمين، الذين يعدلون في حكمهم وأهليهم وما ولوا» ⑱

”انصاف کرنے والوں کا مقام و مرتبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ ہے کہ وہ (روزِ قیامت) اس کے دائیں ہاتھ نور کے ممبروں پر براجمان ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں میں اور اپنے گھر والوں کے درمیان انصاف کرتے ہیں اور انصاف کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔“

---

⑰ صحيح سنن أبي داود: ١٨٦٧

⑱ صحيح مسلم؛ الإمارة: ٤٦٩٨

[۱۳۷] مصائب کے وقت صبر کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ إِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾ (الزمر:١٠)

''بلاشبہ صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے اجر سے نوازا جائے گا۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«... الصبر ضياء »[19] ''صبر (انسان کے لئے) روشنی ہے۔''

❁ اور فرمایا:

«عجبًا لأمر المؤمن إنَّ أمره كلَّه خير، وليس ذاك لأحد إلا للمؤمن: إن أصابته سرّاء شَكَرَ فكان خيرًا له، وإن أصابته ضراء صَبَرَ فكان خيرا له»[20]

''مؤمن کی بھی عجب شان ہے، اس کا معاملہ تو خیر ہی خیر ہے اور یہ فضیلت مؤمن کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے۔ اگر اس کو خوشی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے، یہ بھی اس کے لئے باعثِ خیر ہے اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے باعثِ خیر ہے۔''

❁ حدیثِ قدسی ہے

''اللہ عزوجل کا فرمان ہے: «إنـي إذا ابتليت عبدًا من عبادي مؤمنًا فحمدني على ما ابتليته، فإنه يقوم من مضجعه ذلك كيوم

---

⑲ صحيح مسلم؛ الزهد والرقائق: ٧٤٢٥

⑳ صحيح مسلم؛ الزهد والرقائق: ٧٤٢٥

ولدته أمه من الخطايا ويقول الرب عز وجل: أنا قيدت عبدي وابتليته ، فأجروا له كما كنتم تجرون عليه وهو صحيح »[۲۱]

”میں جب اپنے کسی مؤمن بندے کو آزمائش میں مبتلا کروں، پھر وہ اس آزمائش میں میری تعریف بیان کرے تو وہ اس رات نیند سے اس طرح بیدار ہوگا گویا اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہے۔ اللہ عزوجل (اپنے فرشتوں سے) فرماتے ہیں: میں نے اپنے بندے کو آزمائشوں میں جکڑا ہے، تم اس کے لئے ویسے ہی اجروثواب لکھو، جس طرح تم اس کی حالتِ صحت میں لکھتے تھے۔“

«قیدتّ» کا معنی یہ ہے کہ جس آزمائش میں یہ شخص مبتلا ہے، اسے میں نے ہی اس آزمائش میں ڈالا ہے۔

«فأجروا له ، كما تجرون له وهو صحيح» کا مطلب یہ ہے کہ ”اگر آج یہ بیماری یا کسی اور آزمائش کی وجہ سے بعض اطاعات کو بجا لانے سے قاصر ہے تو بھی اللہ تعالیٰ ان کا اجروثواب ویسے ہی لکھتا ہے جس طرح وہ حالتِ صحت میں ان اعمال کو سرانجام دے کر اس اجروثواب کا مستحق ٹھہرتا تھا۔“

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ کی ذات اپنے بندوں پر نہایت شفیق اور مہربان ہے۔

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے، پھر وہ کہے:

«ما أمره الله : إنا لله وإنا إليه راجعون ، اللهم أجرني في مصيبتي واخلف لي خيرًا منها»[۲۲]

---

[۲۱] مسند أحمد : ٤/ ١٢٣ ومشكاة المصابيح بتحقيق الألباني :١٥٧٩ 'حسن'

[۲۲] صحيح مسلم ؛ الجنائز : ٢١٢٣

''جو اللہ کا حکم، بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اور ہم سب اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! مجھے اس مصیبت کے بدلے اجر وثواب عطا فرما۔'' تو اللہ تعالیٰ بدلے میں اسے بہترین بدلہ عطا کرتے ہیں۔

[۱۳۸] غم اور مصائب گناہوں کے لئے کفارہ ہیں

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مایصیب المسلم من نُصُب ولا وَصب ولا هُمَم ولا حُزْن ولا أذى ولا غم، حتى الشوكة يشاكها، إلا كفّرَ الله بها من خطاياه»[۴۳]

''مسلمان کو جو بھی دکھ، تکان، حزن و ملال اور مصیبت وغم، حتیٰ کہ ایک کانٹا جو اس کے پاؤں میں چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے بعض گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن عظم الجزاء مع عظم البلاء، وإن الله إذا أحب قوم ابتلاهم، فمن رضى فله الرضا، ومن سخط فله السخط»[۴۴]

''یقیناً بہت بڑی آزمائش بہت بڑے اجر وثواب کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے اور پھر اللہ کی رضا اور ناراضگی اس قوم کی رضا و ناراضگی سے ہم آہنگ ہو جاتی ہے۔''

---

[۴۳] متفق عليه / صحيح البخاري؛ المرضى: ٥٦٤٢

[۴۴] صحيح سنن الترمذي؛ ١٩٥٤' حسن'

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا یزال البلاء بالمؤمن أو المؤمنة في جسده وفي ماله وفي ولده حتی یلقی الله وما علیه من خطیئة» ㉕

''مؤمن مرد اور مؤمنہ عورت کا جسم، مال اور اولاد ہمیشہ کسی نہ کسی آزمائش سے دوچار رہتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ اپنے اللہ سے ملاقی ہوتا ہے تو اس کے بدن پر گناہ کا ایک بھی دھبّہ بھی باقی نہیں ہوتا۔'' (آزمائشوں سے سب گناہ دھل جاتے ہیں)

[۱۳۹] اس انسان کی فضیلت جو بینائی سے محروم ہوا اور پھر اس پر صبر کیا

❁ حدیثِ قدسی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

«إذ ابتلیتُ عبدی بحبیبتیه فصبر عوضته منها الجنة» ㉖

''جب میں اپنے بندے کو اس کی دو سب سے محبوب چیزوں کے بارے میں آزمائش میں مبتلا کروں، اور پھر وہ اس پر صبر کا مظاہرہ کرے تو میں اس کے عوض اسے جنت کا وارث بنا دوں گا۔''

محبوب ترین چیزوں سے مراد اس کی دو آنکھیں ہیں۔

㉕ الموسوعة الحدیثیة مسند الإمام أحمد بن حنبل: ۱۳/ ۲۴۸، رقم الحدیث: ۷۸۵۹ 'حسن'...... المستدرك لحاکم: ۱/ ۳۴۶ وقال صحیح علیٰ شرط مسلم ووافقه الذهبي

㉖ صحیح البخاري ؛ المرضیٰ: ۵۶۵۳

[۱۴۰] ایسا انسان جو زمین پر گناہوں کے داغ سے پاک ہو کر چلتا ہے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ومـا يزال البلاء بالعبد حتى يمشي على ظهر الأرض ليس عليه خطيئة»⁽²⁷⁾

''انسان ہمیشہ آزمائش سے دوچار رہتا ہے، حتیٰ کہ وہ وقت آتا ہے کہ وہ روئے زمین پر چلتا ہے اور اسکے بدن پر گناہ کا ایک داغ بھی باقی نہیں ہوتا۔''

❁ اور فرمایا:

«...مـا من مسلم يصيبه أذىً من مرض فما سواه إلا حط الله به سيئاته كما تحط الشجرة ورقها»⁽²⁸⁾

''مسلمان کو بیماری کی وجہ سے جو تکلیف لاحق ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کے گناہوں کو اس طرح گراتے ہیں جس طرح درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔''

❁ اور فرمایا:

«صداع المؤمن أو شوكة يشاكها أو شيء يوذيه يرفعه الله بها يوم القيامة درجة ويكفر عنه بها ذنوبه»⁽²⁹⁾

''مؤمن کو ہونے والی سر درد اور لگنے والا کانٹا یا کوئی بھی چیز جو اس کے لئے

⁽²⁷⁾ الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد :۳/ ۷۸، رقم: ۱۴۸۱'حسن'

⁽²⁸⁾ صحيح البخاري ؛ المرضى:۵۶۶۰ وصحيح مسلم ؛ البر : ۶۵۰۴

⁽²⁹⁾ ابن أبي الدنيا . . . صحيح الترغيب :۳۴۳۴'حسن'

ضرر رساں ہو، ہر تکلیف کے بدلے میں اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کا ایک درجہ بلند کردیں گے اور اس کے گناہوں کو مٹا دیں گے۔''

[۱۴۱] اللہ کے خوف سے گریہ زاری کی فضیلت

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا یلج النار رجل بکیٰ من خشیة الله حتی یعود اللبن في الضرع، ولا یجتمع غبار فی سبیل الله ودخان جهنم»①

''وہ شخص کہ اللہ کے خوف سے اس کی آنکھیں ٹپک پڑیں، اس کا جہنم میں جانا ایسے ہی محال ہے جیسے دودھ کا تھن میں واپس جانا، نیز اللہ کے راستے میں پڑنے والا گردوغبار اور جہنم کا دھواں دونوں جمع نہیں ہوسکتے۔''

❀ اور فرمایا:

«سبعة یظلهم الله في ظله یوم لا ظل إلا ظله...» وذکر منهم: «ورجل ذکر الله خالیًا ففاضت عیناه»②

''سات لوگ ایسے ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائیں گے جس دن اس کے سوا کوئی اور سایہ نہیں ہوگا۔ ان میں سے ایک وہ شخص ہوگا جس نے خلوت وتنہائی میں اللہ کو یاد کیا پھر (اس کے خوف سے) اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔''

---

① صحیح سنن الترمذي: ۱۳۳۳، ۱۸۸۱ 'حسن'

② صحیح البخاري؛ الزکوة: ۱٤۲۳ صحیح مسلم؛ الزکوة: ۲۳۷۷

[۱۴۲] تین آدمی جن کی آنکھیں جہنم کو نہ دیکھیں گی

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ثلاثه لا ترىٰ أعينهم النار؛ عين حرست في سبيل الله، وعين بكت من خشية الله، وعين كفت عن محارم الله» ③

”تین شخص ایسے ہوں گے کہ ان کی آنکھیں جہنم کو نہ دیکھیں گی۔ ایک وہ آنکھ جس نے اللہ کے راستے میں پہرہ دیا۔ دوسری وہ آنکھ جو خشیتِ الٰہی سے اشکبار ہوگئی اور تیسری وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے رُک گئی۔“

[۱۴۳] سات خصلتیں جنت کا ذریعہ ہیں

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إضمنوا لي ستًّا من أنفسكم أضمن لكم الجنة: أصدقوا إذا حدثتم، وأوفوا إذا وعدتم، وأدُّوا الأمانة إذا ائتمنتم، واحفظوا فروجكم وغضوا أبصاركم، وكفوا أيديكم» ④

”تم اپنے بارے میں ان چھ چیزوں کی ضمانت دے دو، میں (محمد ﷺ) تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: ① جب بات کروتو سچی کرو ② وعدہ کروتو اسے پورا کرو ③ تمہارے پاس کوئی امانت رکھی جائے تو اس کا پاس کرو ④ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو ⑤ نگاہیں نیچی رکھو ⑥ اور اپنے ہاتھوں کو روک لو۔“

---

③ المعجم الطبرانی...... صحیح الترغیب:۱۲۳۱ ’حسن لغیره‘

④ مسند أحمد: ٥/ ٣٢٣ وصحيح الترغيب: ١٩٠١ ’صحيح لغيره‘

[۱۴۴] جن لوگوں کی زندگی اور موت دونوں خیریت وعافیت والی ہوں گی

❀ حدیثِ قدسی ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بیان ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

''اے محمدؐ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے کس چیز کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے کہا: درجات، کفارات (ہر وہ عمل جس سے انسان کے گناہ مٹ جاتے ہیں): جماعت کے لئے پیدل چل کر جانے، سخت سردی میں مکمل وضو کرنے، اور ایک نماز سے فارغ ہونے کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھنے کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں (کہ ان میں سے کون سا عمل زیادہ باعثِ اجر وثواب ہے؟) جس نے ان کی پابندی کی، اس کی زندگی بخیر و عافیت گزرے گی اور موت بھی بخیر و عافیت آئے گی اور وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے ابھی جنم دیا ہے۔ اللہ نے کہا: ''اے محمدؐ! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تو نماز پڑھے تو یہ دعا پڑھ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنَ وَإِذَا أَرَدْتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ» ''اے اللہ! میں تجھ سے خواستگار ہوں کہ مجھے بھلائیوں کو انجام دینے، برائیوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور جب تو اپنے بندوں پر کوئی آزمائش نازل کرنا چاہے تو مجھے اس آزمائش سے بچا کر اپنے پاس بلا لینا۔'' اور فرمایا: ''درجات سے مراد یہ ہے: «إفشاء السلام وإطعام الطعام والصلوٰة بالليل

والـنـاس نيـام ›› ”سلام کو عام کرنا، لوگوں کو کھانا کھلانا، اور رات کو قیام کرنا اس حال میں کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔“ ⑤

[۱۴۵] محبوب سے محرومی پر صبر کرنے والے انسان کی فضیلت

❁ حدیثِ قدسی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

‹‹ما لعبدي المؤمن عندي جزاء إذا قبضت صفيّه من أهل الدنيا ثم احتسبه إلا الجنة ›› ⑥

”میرا وہ مؤمن بندہ کہ جب میں اہل دنیا میں سے اس کا کوئی محبوب ترین ساتھی اپنے پاس بلا لوں، پھر وہ اسے اللہ کا حکم سمجھ کر ہنسی خوشی قبول کر لے تو میرے پاس اس کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔“

صفية کا معنی امام زبیدیؒ نے یہ بیان کیا ہے کہ

”اس سے مراد انسان کے ماں باپ، اولاد، بیوی اور ہر وہ شخص ہے جس سے انسان محبت کرتا ہے اور شاید وہ دو آدمی بھی اس مقام و مرتبہ کے حامل ہیں جو باہم اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں۔“

[۱۴۶] سید الاستغفار

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب بخششوں کی سردار یہ دعا ہے:

‹‹اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا

---

⑤ صحيح سنن الترمذي: ٢٥٨١، ٢٥٨٢

⑥ صحيح البخاري؛ الرقاق: ٦٤٢٤

عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِي، فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْت»

قال:«ومن قالها من النهار موقنًا بها، فماتت من يومه قبل أن يمسي فهو من أهل الجنة، ومن قالها من الليل وهو موقنٌ بها فمات قبل أن يصبح فهو من أهل الجنة»①

''اے اللہ تو میرا ربّ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو میرا خالق ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں نے جو تیرے ساتھ عہد کیا ہے، اس پر حسبِ طاقت قائم رہوں گا۔ میں ہر اس شر سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں جو مجھ سے سرزد ہوئی۔ اے اللہ تو مجھے معاف فرما دے، بے شک تو ہی گناہوں کو معاف کرنے والا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن کے وقت مکمل یقین اور اعتماد کے ساتھ یہ کلمات پڑھے، پھر اسی دن وہ شام سے پہلے فوت ہوگیا تو وہ اہل جنت میں سے ہے اور جس نے رات کے وقت مکمل یقین اور اعتماد کے ساتھ یہ کلمات پڑھے پھر صبح ہونے سے پہلے وہ فوت ہوگیا تو وہ اہل جنت میں سے ہے۔''

[۱۴۷] بھلائی کے کام میں سفارش کرنے کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا﴾ (النساء:۸۵)

---

① صحيح البخاري؛ الدعوات: ٦٣٠٦

''جو بھلائی کی سفارش کرے گا، وہ اس میں سے حصہ پائے گا۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((إشفعوا توجروا)) ⑧

''سفارش کرو، تمہیں اجر عطا کیا جائے گا۔''

[۱۴۸] اللہ کے ہاں محبوب ترین انسان اور دوسروں کی حاجتیں پوری کرنا

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أحب الناس إلى الله تعالىٰ أنفعهم للناس وأحب الأعمال إلى الله سرور يدخله على مسلم، أو يكشف عنه كربة، أو يقضي عنه دينا، أو يطرد عنه جوعًا، ولأن أمشي مع أخ في حاجة حتى تقضى أحب إلي من أن اعتكف في هذا المسجد (يعني مسجد المدينة) شهرا ...)) إلى أن قال: ((ومن مشي مع أخيه المسلم في حاجة حتى تتهيأ له، أثبت الله قدمه يوم تزول الأقدام ...)) ⑨

''اللہ کے نزدیک محبوب ترین انسان وہ ہے جو لوگوں کے لئے سب سے زیادہ نفع رساں ہے اور اللہ کے نزدیک پسندیدہ ترین اعمال وہ خوشیاں ہیں جو ایک انسان اپنے بھائیوں کے لئے بانٹتا ہے یا ان سے تکلیفوں کو دور کرتا ہے یا ان کی بھوک مٹانے کا سامان کرتا ہے۔ اور فرمایا: میرا اپنے بھائی کے ساتھ چلنا کہ اس کا کوئی کام کردوں میرے نزدیک اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں مسجد

⑧ صحيح البخاري؛ الزكوة: ١٤٣٢ وصحيح مسلم؛ البر والصلة: ٦٦٣٤

⑨ الطبراني الكبير: ١٢/ ٤٥٣ والسلسلة الصحيحة: ٥٧٦/٢، رقم: ٩٠٦'حسن'

نبوی میں ایک ماہ تک اعتکاف بیٹھوں۔حتیٰ کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کا کوئی کام کرنے کیلئے اس کے ساتھ چلا حتیٰ کہ اس کا وہ کام کر دیا اللہ تعالیٰ اس دن اسے ثابت قدم رکھے گا، جس دن کہ قدم ڈگمگا جائیں گے۔''

❀ اورفرمایا: ((مَن نفَّس عن مؤمن كربة من كُرَب الدنيا ، نفّس الله عنه كربة من كرب يوم القيامة ، ومن يسر على مُعْسر ، يسَّر الله عليه في الدنيا والآخرة ، ومن ستر مُسلمًا ستره الله في الدنيا والآخرة ، والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه)) [10]

''جس نے کسی مؤمن سے دنیا کی کوئی مصیبت دور کی، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت کے مصائب میں سے ایک مصیبت اس سے کم کردیں گے اور جس نے کسی تنگ حال کے ساتھ آسانی کا رویہ اختیار کیا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے لئے آسانیاں پیدا فرما دے گا اور جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی پردہ پوشی کی، اللہ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی مدد فرماتے رہتے ہیں جب تک بندہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔''

کسی نے سچ کہا ہے:

وأفضل الناس من بين الورىٰ رجل
تقضىٰ على يده للناس حاجات
قد مات قوم وما ماتت مكارمُهم
وعاش قوم وهم في الناس أموات

---

⑩ صحيح مسلم ؛ الذكر والدعاء: ٦٧٩٣

”کائنات کا افضل ترین وہ انسان ہے، جس کے ہاتھ سے لوگوں کے کام انجام پاتے ہیں۔ کچھ انسان ایسے ہیں جو مر جاتے ہیں، لیکن ان کے مکارم ہمیشہ زندہ رہتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو جیتے جاگتے بھی لوگوں کے درمیان مردہ ہوتے ہیں۔“

[۱۴۹] اللہ سے محبت کرنے والے کو اللہ انسانوں میں محبوب بنا دیتے ہیں

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن الله تبارك وتعالىٰ إذا أحبَّ عبدًا نادىٰ جبريل إن الله قد أحب فلانا فأحبه فيحبه جبرائيل، ثم يُنادي جبريل في السماء: إن الله قد أحب فلانا فأحبوه، فيحبه أهل السماء، ويوضع له القبول في أهل الأرض» ⑪

”جب اللہ تبارک وتعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبرائیلؑ کو بلا کر کہتے ہیں: بے شک میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر، تو جبرائیلؑ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر جبرائیل علیہ السلام آسمان میں یہ آواز لگاتے ہیں: بلاشبہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے، لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ اہل آسمان بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور وہ شخص روئے زمین پر بھی مرجع خلائق بن جاتا ہے۔“

⑪ متفق علیه / صحيح مسلم؛ التوحيد :۷٤٨٥

[۱۵۰] انسانوں کے کسی بندے سے محبت کرنے کی فضیلت

❁ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک جنازہ کے پاس سے گزرے اور اس کے بارے میں بھلائی کے کلمات کہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر وہ ایک اور جنازہ کے پاس سے گزرے تو اس کے بارے میں بُرے کلمات کہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: (یارسول اللہ!) کیا چیز واجب ہوگئی؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے کے بارے میں تم نے اچھے کلمات کہے تھے، پس اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور دوسرے کے بارے میں تم نے بُرے کلمات کہے تھے تو اس کے لئے جہنم واجب ہوگئی۔ تم روئے زمین پر اللہ کے گواہ ہو۔[۱۲]

اس حدیث میں اس بات کی ترغیب ہے کہ انسان کو بذاتِ خود نیک اور پارسا ہونا چاہیے۔ وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے ہاں عزت وشرف کا حامل ہو اور خود ان سے محبت کرے، ان کے ساتھ احسان اور نیکی کا برتاؤ کرے، تمام معاملات میں اخلاص پیش نظر ہو تو ایسا شخص یقیناً اس عظیم شہادت کا مستحق ہوگا۔

[۱۵۱] روزِ قیامت جسے اللہ تعالیٰ بلا کر اختیار دے گا

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«من ترك اللباس تواضعًا لله وهو يقدر عليه دعاه الله يوم القيامة على رؤوس الخلائق حتى يُخيِّرهُ من أي حُلَل

---

[۱۲] متفق علیه / صحیح البخاری ؛ الجنائز:۱۳٦۷

الإيمان شاء يلبسها» ①

”جس نے اللہ کے لئے تواضع اور انکساری اختیار کرتے ہوئے کسی لباس کو ترک کر دیا حالانکہ وہ اس کو پہننے پر قادر تھا تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے ساری مخلوق کے سامنے اس کا نام لے کر پکارے گا اور اسے اختیار دے گا کہ وہ ایمان کا جو لباس مرضی چاہے پہن لے۔“

[۱۵۲] تواضع کی فضیلت اور تکبر کی مذمت

اللہ تعالیٰ اپنے مؤمن بندوں کی توصیف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿تِلْكَ الدَّارُ الآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (القصص:۸۳)

”وہ آخرت کا گھر تو ہم ان لوگوں کے لئے مخصوص کر دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں اور انجام کار بھلائی متقین ہی کے لئے ہے۔“

ان لوگوں کی اللہ نے یہ صفت بیان کی ہے کہ

﴿يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾

”(اللہ ایسے لوگ پیدا کرے گا) جو اللہ کو محبوب ہوں گے اور اللہ ان کو محبوب ہوگا۔ جو مومنوں پر نرم اور کفار پر سخت ہوں گے۔“ (المائدۃ:۵۴)

﴿أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ کا معنی یہ ہے کہ وہ مؤمنوں کے لئے انتہائی متواضع

---

① صحيح سنن الترمذي: ۲۰۱۷ 'حسن' وحسّنه الترمذي أيضًا

اور شفیق ہیں۔ علامہ ابن کثیرؒ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

''ہر شخص اپنے بھائی کے لئے متواضع ہو۔''

❁ اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا فرمان ہے:

«وما تواضَع أحد لله إلا رفعه الله»[۲]

''اور جس شخص نے اللہ کیلئے عاجزی اختیار کی اللہ تعالیٰ اسے بلند فرما دے گا۔''

❁ اور فرمایا:

«من كان سهلا هيِّنًا لَيِّنًا، حرمه الله علىٰ النار»[۳]

''جو شخص نرم مزاج اور متواضع ہو، اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کی آگ حرام کردی ہے۔''

❁ اور فرمایا:

«لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من كبر...»[۴]

''وہ شخص جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کے دل میں ایک رائی کے برابر بھی تکبر ہوگا۔''

اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے تکبر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ''تکبر یہ ہے کہ آدمی حق کو ٹھکرا دے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔''

اور بطر الحق کا معنی ہے: حق بات کو ٹال دینا اور کہنے والے پر لوٹا دینا، یعنی حق بات سے گریز پائی اختیار کرنا۔

---

۲ صحيح مسلم؛ البر والصلة: ٦٥٣٥

۳ مستدرك حاكم: ۱/۲۱۵، سنن البيهقي: ۱۰/۱۹۴، صحيح الجامع الصغير: ۶۴۸۴

۴ صحيح مسلم؛ الإيمان: ٢٦١، ٢٦٣

❁ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

«ألا أخبركم بأهل النار: كل عُتُلٍّ جَوَّاظ مُستكبر» ⑤

''کیا میں تمہیں جہنمیوں کی خبر نہ دوں؟ ہر سرکش، بخیل اور متکبر جہنمی ہے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بينما رجل يتبختر يمشي في برديه قد أعجبته نفسه، فخسف الله به الأرض، فهو يتجلجل فيها إلى يوم القيامة» نسأل الله العافية والسلامة ⑥

''یوں ہوا کہ ایک شخص دو چادروں میں ملبوس تکبر سے چل رہا تھا اور اس کے نفس نے اسے خود پسندی اور تکبر میں مبتلا کر دیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسا دیا، اب وہ قیامت کے دن تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔''

(اللہ تعالیٰ ایسے خوفناک عذاب سے محفوظ فرمائے!)

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«احتَجَّتِ الجنة والنار فقالت هذه: يدخلني الجبارون والمتكبرون، وقالت هذه: يدخلني الضعفاء والمساكين فقال الله عزو وجل لهذه: أنتِ عذابي أعذب بك من أشاء ـ وربما قال: أصيب بك من أشاء ـ وقال لهذه: أنتِ رحمتي أرحم

---

⑤ متفق عليه/ صحيح البخاري؛ تفسير القرآن :٤٩١٨

⑥ صحيح مسلم؛ اللباس والزينة:٥٤٣٤

بك من أشاء ، ولكل واحدة منكما مِلؤهَا»⑦

''جہنم اور جنت باہم جھگڑ پڑیں، جہنم نے کہا: میرے اندر بڑے بڑے متکبر اور سرکش لوگ ہوں گے اور جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین قسم کے لوگ ہوں گے تو اللہ نے ان کے درمیان یہ فیصلہ فرمایا: اے جنت، تو میری رحمت ہے، میں تیرے ذریعے سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور اے دوزخ تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا اور تم دونوں کو بھرنا میری ذمہ داری ہے۔''

[۱۵۳] جو شخص دوزخ سے بچنا اور جنت میں داخل ہونا پسند کرے

❀ رسول اللہ ﷺ نے آخری دور میں وقوع پذیر ہونے والے فتنوں کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا:

«فمن أحب أن يزحزح عن النار ويدخل الجنة فلتأته منيّته وهو يؤمن بالله واليوم الآخر ، وليأت إلىٰ الناس الذي يحب أن يوتى إليه»⑧

''جو شخص دوزخ سے بچ کر جنت میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے اس بات کی فکر کرنا چاہیے کہ اسے موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور وہ لوگوں کے ساتھ وہی سلوک کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔''

---

⑦ صحيح مسلم؛ الجنة ونعيمها : ٧١٠١

⑧ صحيح مسلم؛ الإمارة: ٤٧٥٣

[۱۵۴] آخرت کے درجات

❀ حدیثِ قدسی ہے، رسول اللہ ﷺ کا بیان ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

''اے محمدؐ! میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تو نماز پڑھے تو یہ دعا پڑھ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَإِذَا أَرَدتَّ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ »

''اے اللہ! میں تجھ سے خواستگار ہوں کہ مجھے بھلائیوں کو انجام دینے، برائیوں سے کنارہ کشی اختیار کرنے اور مساکین سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور جب تو اپنے بندوں پر کوئی آزمائش نازل کرنا چاہے تو مجھے اس آزمائش سے بچا کر اپنے پاس بلا لینا۔''

❀ اور فرمایا:'' درجات سے مراد یہ ہے:

«إفشاء السلام ، وإطعام الطعام ، والصلوٰة بالليل والناس نيام »⑨

'' سلام کو عام کرنا، لوگوں کو کھانا کھلانا، اور رات کو قیام کرنا اس حال میں کہ لوگ سوئے ہوئے ہوں۔''

[۱۵۵] عادل حکمران کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کے ہاں عدل کی فضیلت اور عظیم مقام ومرتبہ کا اندازہ اس آیت سے لگایا جاسکتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

---

⑨ صحيح سنن الترمذي : ۲۵۸۲

﴿وَأَقْسِطُوْا إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾ (الحجرات:۹)

''اور انصاف کرو، بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کرنیوالوں کو پسند کرتا ہے۔''

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن المُقسطين عند الله على منابر من نور على يمين الرحمٰن ، الذين يعدلون في حكمهم وأهليهم وما ولّوا» [10]

''انصاف پرست لوگ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی دائیں جانب نور کے ممبروں پر براجمان ہوں گے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے فیصلوں میں اپنے اہل وعیال میں اور ہر اس چیز کے بارے میں انصاف سے کام لیا، جن پر وہ نگران بنائے گئے۔''

یہ صرف حکمران اور امیر المومنین کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ ہر باپ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرے اور جس کی دو یا دو سے زائد بیویاں ہوں، اسے چاہئے کہ ان کے درمیان انصاف کرے، اسی طرح مدیر یا منتظم کو چاہئے کہ وہ اپنے زیرادارت معاملات کو انصاف کے ساتھ چلائے، ملازمین کے ساتھ عدل کا رویہ اختیار کرے بلکہ ہر وہ شخص جو کسی امر کا نگران ہے، عدل و انصاف کو ملحوظ رکھنا اس کا فرض ہے، تب ہی وہ اس عظیم فضیلت سے ہم کنار ہوسکتا ہے۔

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«سبعة يُظلّهم الله في ظله يوم لا ظل إلا ظله ...» وذكر في

---

[10] صحيح مسلم ، الإمارة:٤٦٩٨ ، صحيح سنن النسائي:٤٩٧٢ واللفظ له

أوّلهم «إمام عادل» ⑪

”سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا کہ جس دن اس کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا اور ان میں سے پہلا شخص جس کا آپؐ نے ذکر کیا، وہ انصاف پرور حکمران ہوگا۔“

[۱۵٦] شرمگاہ اور پیٹ کے معاملے میں عفت و پاکیزگی کا دامن تھامنے والا

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل إلا ظله ...» وذكر منهم: «ورجل دعته إمرأة ذات منصب وجمال فقال: إني أخاف الله...» ⑫

”سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس دن اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا کہ جس دن اس کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا اور ایک آدمی جس کا آپؐ نے ذکر فرمایا، وہ ہے، جس کو کسی حسین وجمیل اور حسب ونسب والی عورت نے برائی کی دعوت دی تو اس نے کہا: بلا شبہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔“

نیز رسول اللہ ﷺ نے تین جنتیوں کی خبر دی، جن میں سے ایک یہ ہے:

« وعفيف متعفف ذو عيال» ⑬

”وہ شخص جو صاحبِ عیال ہونے کے باوجود حلال کھاتا ہے اور عفت و پاکی کا دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑتا۔“

---

⑪ صحيح البخاري؛ الزكوة :١٤٢٣ ...... صحيح مسلم؛كتاب الزكوة:٢٣٧٧

⑫ صحيح البخاري؛ الزكوة :١٤٢٣ ...... صحيح مسلم؛ الزكوة:٢٣٧٧

⑬ صحيح مسلم؛ الجنة ونعيمها: ٧١٣٦

❁ اور فرمایا:

«من يضمن لي ما بين لحييه وما بين رجليه أضمن له الجنة »⑭

''جو شخص اپنے دو جبڑوں کے درمیان موجود زبان اور دو ٹانگوں کے درمیان (شرمگاہ) کی ضمانت دے دے، میں (محمدؐ) اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

[۱۵۷] اس شخص کی فضیلت جس نے عمر لمبی پائی اور نیک اعمال کیے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«خير الناس من طال عمره وحَسُن عمله»⑮

''لوگوں میں سے سب سے بہترین وہ شخص ہے جس نے طویل عمر پائی اور اعمالِ صالحہ کیے۔''

❁ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ قضاعہ قبیلہ کی شاخ بَلِيْ کے دو افراد رسول ﷺ کے ہاتھ پر ایمان لائے، ان میں سے ایک تو شہید ہوگیا اور دوسرا اگلے سال مرگیا۔ طلحہ بن عبیداللہ کا بیان ہے کہ میں نے خواب میں جنت دیکھی، میں نے دیکھا کہ بعد میں مرنے والا، شہید سے پہلے جنت میں چلا گیا ہے۔ مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا، صبح ہی میں نے اس کا تذکرہ رسول ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«أليس قد صام بعده رمضان وصلى سته ألاف ركعة، أوكذا وكذا ركعة صلاة السنة»⑯

---

⑭ صحيح البخاري ؛الرقاق: ٦٤٧٤

⑮ صحيح سنن الترمذي: ١٨٩٨، ١٨٩٩ وحسنه الترمذي

⑯ الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ١٤/ ١٢٧ رقم: ٨٣٩٩ 'حسن' وصحيح الترغيب: ٣٧٢ 'حسن صحيح'

”کیا اس نے آئندہ رمضان کے روزے نہیں رکھے تھے اور چھ ہزار رکعت نماز نہیں پڑھی تھی اور اس نے سال کی فلاں فلاں نماز کی اتنی اتنی رکعات نہیں پڑھی تھیں۔“

کتنا خوش نصیب ہے وہ شخص جس نے طویل عمر پائی اور اعمالِ صالحہ کئے اور افسوس صد افسوس ہے اس شخص کی زندگی پر جس نے طویل عمر پائی لیکن گندے اعمال کئے کیونکہ اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔ہم اللہ سے دُعا گو ہیں کہ وہ ہمیں، ہمارے والدین اور تمام اُمتِ مسلمہ کو حسن عمل کی توفیق عطا فرمائے اور سب کا خاتمہ بالخیر فرمائے، بے شک وہ دعاؤں کو سننے والا ہے۔

[۱۵۸] صدقہ روزِ قیامت نجات کا باعث ہوگا

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«ما منكم من أحد إلا سيكلِّمُه الله ليس بينه وبينه ترجمان فينظر أيمن منه فلا يرٰى إلا ما قدم فينظر أشأم منه فلا يرٰى إلا ما قدم فينظر بين يديه فلا يرٰى إلا النار تلقاء وجهه فاتقوا النار ولو بشق تمرة» ⑰

”تم میں سے ہر شخص سے اللہ تبارک وتعالیٰ کلام کرے گا، اور اس کے اور اللہ درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پس وہ اپنے دائیں دیکھے گا تو اسے سوائے اس کے اعمال کے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ پھر وہ اپنے بائیں دیکھے تو وہاں بھی اسے اس کے اعمال ہی نظر آئیں گے، پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو سامنے جہنم

---

⑰ متفق عليه/ صحيح البخاري ؛ التوحيد : ٧٥١٢

کی آگ شعلہ زن ہوگی۔تم جہنم سے بچاؤ کا سامان کرو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کا صدقہ کر کے ہی سہی۔''

❁ اور فرمایا:

«والصدقة تطفيء الخطيئة كما يطفئ الماء النار» ⑱

''صدقہ گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا کر خاکستر کر دیتا ہے۔''

یہ اللہ تعالیٰ کی کتنی بڑی رحمت ہے کہ انسان معمولی سا صدقہ کر کے اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچا سکتا ہے۔

❁ اور آپ ﷺ نے فرمایا:

«من تصدق بعَدل تمرة من كسب طيب، ولا يصعد إلى الله إلا الطيب، فإن الله يتقبلها بيمينه، ثم يُربّيها لصاحبها كما يربي أحدكم فُلُوَّه حتى تكون مثل الجبل» ⑲

''جو شخص حلال کی کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے کیونکہ اللہ کی طرف تو رزقِ حلال ہی پہنچتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ کھجور کے اس صدقہ کو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ قبول کرتا ہے، پھر اس طرح اس کی پرورش کرتا ہے جس طرح تم گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتے ہو حتیٰ کہ وہ صدقہ بڑھتے بڑھتے پہاڑ کی

---

⑱ الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ۴۲۵/۲۳ رقم: ۱۵۲۸۴، إسناده قوي على شرط مسلم... صحيح ابن حبان: ۹/۵ وصححه الحاكم ووافقه الذهبي

⑲ متفق عليه / صحيح البخاري؛ التوحيد: ۷۴۲۹

طرح ہو جاتا ہے۔"

❁ نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

«سبعة يظلّهم الله في ظله يوم لا ظل إلا ظله ...» وذكر منهم «ورجل تصدق بصدقة فأخفاها حتّٰى لا تعلم شماله ما تُنفق يمينه»⑳

"سات لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا۔ جس روز اس کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہوگا۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہے، جس نے اس طرح چھپا کر صدقہ کیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہیں چلا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔"

❁ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذرؓ غفاریؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:

« يا أبا ذر ما أحِبُّ أن أُحدًا لي ذهبًا يأتي علي ليلة أو ثلاث عندي منه دينار أرصده لدين إلا أن أقول به في عباد الله هكذا وهكذا وهكذا» وأرانا بيده، ثم قال: يا أبا ذر » قلت: لبيك وسعديك يا رسول الله، قال: «الأكثرون هم الأقلون يوم القيامة إلا من قال هكذا وهكذا...»㉑

"اے ابوذر! اگر اُحد پہاڑ میرے لئے سونے کا بن جائے تو میں نہیں چاہتا کہ رات یا تین راتیں گزر جائیں اور میرے پاس اس میں سے کچھ باقی ہو،

⑳ صحيح البخاري؛ الزكوة : ١٤٢٣ ...... صحيح مسلم؛ الزكوة:٢٣٧٧

㉑ متفق عليه/ صحيح البخاري؛ الرقاق:٦٤٤٤

سوائے ایک دینار کے جسے میں قرض ادا کرنے کے لئے رکھ لوں۔ باقی سب میں اللہ کے بندوں میں اس طرح ہاتھ بھر بھر کر خرچ کر دوں گا، پھر آپؐ نے فرمایا: اور آپؐ نے ہمیں اپنا ہاتھ دکھایا۔ پھر فرمایا: ''اے ابوذرؓ! کثیر سرمایہ والے روزِ قیامت انتہائی کنگال ہوں گے، مگر وہ شخص جس نے اس طرح ہاتھ بھر بھر کر دیا۔''

❁ آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

«صنائع المعروف تقي مصارع السوء والصدقة خَفِيًّا تُطفيء غضب الرب، وصلة الرحم تزيد في العمر، وكل معروف صدقة، وأهل المعروف في الدنيا هم أهل المعروف في الآخرة...» ⑫

''نیکی کے کام ہلاکت کے گڑھوں سے بچاتے ہیں۔ چھپا کر کیا ہوا صدقہ اللہ کے غصہ کو بجھا دیتا ہے، اور صلہ رحمی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور انسان کی ہر نیکی صدقہ ہے اور دنیا کے اہل معروف آخرت میں بھی اہل معروف ہوں گے۔''

[۱۵۹] مؤمن روزِ قیامت اپنے صدقہ کے سایہ تلے ہوگا

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«كل امرئ في ظلِّ صدقتِه حتى يُقضٰى بين الناس» قال يزيد: فكان أبو مرثد لا يُخطِئُه يوم إلا تصدق فيه بشيء ولو

---

⑫ صحيح الجامع الصغير للألباني: ٣٧٩٦

كعكة أو بصلة ⑬

''ہر شخص روزِ قیامت اپنے صدقہ کے سایہ تلے ہوگا، حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا جائے گا۔'' یزید کا بیان ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا، جس دن ابومرثد کچھ نہ کچھ صدقہ نہ کرتے ہوں، خواہ روٹی اور پیاز ہی سہی۔

[۱۶۰] اللہ کے راستہ میں شہادت کی فضیلت

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«للشهيد عند الله ست خصال: يُغفر له في أول دفعة، ويُرىٰ مقعده من الجنة، ويجاز من عذاب القبر، ويأمن من الفزع الأكبر، ويوضع على رأسه تاجُ الوقار، الياقوتة منها خير من الدنيا وما فيها ويزوَّج اثنتين وسبعين زوجة من الحور العين، ويشفع في سبعين من أقاربه» ⑭

''شہید کے لئے اللہ کے پاس چھ انعامات ہیں: ① پہلی ہی مرتبہ اسے بخش دیا جاتا ہے۔ ② وہ جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لیتا ہے۔ ③ اسے عذابِ قبر سے نجات مل جاتی ہے اور وہ فزعِ اکبر سے محفوظ ہو جاتا ہے ④ اس کے سر پر عزت و وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت دنیا جہاں سے بہتر ہے اور ⑤ ۷۲ موٹی آنکھوں والی حوروں سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے۔ ⑥ اور اس کے ستر

⑬ الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد:٢٨/ ٥٦٨، رقم :١٧٣٣٣ ......
صحيح ابن خزيمة بتحقيق الألباني:٢٤٣١'صحيح'

⑭ صحيح سنن الترمذي : ١٣٥٨ وقال الترمذي:'حسن صحيح غريب'

اقارب کے متعلق اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔“

◉ مسند احمد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: «أن يغفر له في أول دفعة من دمه» ”خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اسے بخش دیا جاتا ہے۔“[۲۵]

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«والذي نفسي بيده لا يُكْلَمُ أحد في سبيل الله، والله أعلم بمن يكلم في سبيله إلا جاء يوم القيامة، اللون لون دم والريح ريح مسك»[۲۶]

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اس کے راستہ میں زخمی ہوا ہے۔ وہ روزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہتا ہوگا۔ اس کا رنگ خون جیسا ہوگا اور اس کی مہک کستوری کی مہک ہوگی۔“

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من قاتل في سبيل الله مِن رجل مسلم فواق ناقة وجبت له الجنة، ومن جرح جرحًا في سبيل الله أو نكب نكبة فإنها تجيء يوم القيامة كأغزر ما كانت: لونها الزعفران وريحها كالمسك»[۲۷]

---

۲۵ صحيح ابن ماجه: ۲۲۵۷...... مسند أحمد: ٤/ ۱۳۱

۲۶ صحيح البخاري؛ الذبائح والصيد: ٥٥٣٣

۲۷ صحيح سنن الترمذي: ۱۳٥۳ وصححه الترمذي أيضًا

’’جس مسلمان شخص نے اللہ کی راہ میں اتنی دیر جہاد کیا جتنا کسی اونٹنی کو دوبارہ دوہنے کا وقفہ ہوتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور جس کو اللہ کی راہ میں کوئی زخم لگا یا کوئی خراش آئی تو وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ وہ زخم یا خراش زیادہ سے زیادہ اس حالت میں ہوگی جس میں وہ تھی، اس کا رنگ زعفران کا اور اس کی مہک کستوری کی طرح ہوگی۔‘‘

اور فواق اس وقفہ کو کہتے جو اونٹنی کے تھن سے ایک دھار نکال کر دوبارہ نکالنے کے درمیان ہوتا ہے۔ ㉘

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يُغفر للشهيد كل ذنب إلا الدَّين » ㉙

’’شہید کا سوائے قرض کے ہر گناہ بخش دیا جاتا ہے۔‘‘

[۱۶۱] اُمتِ محمدیہ کے شہدا کی متعدد اقسام

❀ رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا:

«ما تعدون الشهيد فيكم؟ » قالوا: يا رسول الله! من قتل في سبيل الله فهو شهيد، قال: إن شهداء أمتي إذًا لقليل» قالوا: فمن هم يا رسول الله؟ قال: من قتل في سبيل الله فهو شهيد، ومن مات في سبيل الله فهو شهيد، ومن مات في

㉘ النهاية فى غريب الحديث: ٣/ ٤٧٩ ، المكتبة الإسلامية، الرياض

㉙ صحيح مسلم؛ الإمارة: ٤٨٦٠

الـطــاعـون فهـو شهيـد، ومـن مـات في البطن فهو شهيد »
قال:«والغريق شهيد» ①

”تم کس کو شہید سمجھتے ہو؟ صحابہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! جو اللہ کی راہ میں قتل کر دیا جائے، وہ شہید ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو میری اُمت کے شہدا بہت تھوڑے ہوں گے۔ صحابہؓ نے کہا: پھر وہ کون ہیں اے اللہ کے رسولؐ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اللہ کے راستہ میں فوت ہوگیا، وہ بھی شہید ہے اور جو طاعون کی بیماری میں فوت ہوگیا، وہ بھی شہید ہے اور جو شکم مادر میں ہی فوت ہوگیا، وہ بھی شہید ہے اور فرمایا: جو ڈوب کر مرا، وہ بھی شہید ہے۔“

❀ اور فرمایا:

«مـن قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون دينه فهو شهيد ومن قتل دون دمه فهو شهيد، ومن قتل دون أهله فهو شهيد» ②

”جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا، وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے دین کی خاطر مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے خون (جان) کی حفاظت میں مارا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو اپنے اہل وعیال کے دفاع میں مارا گیا وہ بھی شہید ہے۔“

---

① صحيح مسلم؛ الإمارة: ٤٩١٨

② صحيح سنن الترمذي :١١٤٨ وقال الترمذي: 'حسن صحيح'

[۱۶۲] جو صدقِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت کا طلبگار رہوا

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«مـن سأل الله الشهادة بصدق بَلّغه الله منازل الشهداء، وإن مات على فراشه» ③

''جو شخص اللہ تعالیٰ سے صدقِ دل کے ساتھ شہادت کا خواستگار رہوا، اللہ تعالیٰ اسے شہدا کی منازل پر فائز فرما دے گا، اگرچہ اس کی موت بستر پر ہی آئے۔''

❁ اور فرمایا:

«من طلب الشهادة صادقًا أعْطِيْهَا ولو لم تصبه» ④

''جس نے صدقِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگی، اللہ تعالیٰ اسے اس کا اجر وثواب ضرور عطا فرما دے گا، اگرچہ اسے میدانِ جنگ میں شہادت کی موت نصیب نہ بھی ہو سکی۔''

[۱۶۳] اللہ کے راستے میں پہرہ داری کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«ربـاط يوم في سبيل الله خير من الدنيا وما عليها، وموضع سوط أحدكم من الجنة خير من الدنيا وما عليها» ⑤

---

③ صحيح مسلم؛ الإمارة: ٤٩٠٧

④ صحيح مسلم؛ الإمارة: ٤٩٠٦

⑤ صحيح البخاري؛ الجهاد والسير: ٢٨٩٢

”اللہ کی راہ میں ایک دن کی پہرہ داری ساری کائنات اور روے ارض پر موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے اور جنت میں تمہارے ایک کوڑے جتنی جگہ ساری کائنات اور کائنات میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔“

❁ اورفرمایا:

«رباط يوم في سبيل الله خير من ألف يوم فيما سواه من المنازل»

”اللہ کی راہ میں ایک دن کی پہرہ داری کا مقام و مرتبہ دیگر ہزار دنوں سے زیادہ بہتر ہے۔“ ⑥

❁ اورفرمایا:

«موقف ساعة في سبيل الله خير من قيام ليلة القدر عند الحجر الأسود » ⑦

”اللہ کی راہ میں ایک پل کا قیام حجر اسود کے پاس لیلۃ القدر کے قیام سے زیادہ بہتر ہے۔“

یہ احادیثِ مبارکہ جہاں اللہ کی راہ میں پہرہ داری کے عظیم ثواب کی خبر دے رہی ہیں، وہاں ان سے حجر اسود کے پاس لیلۃ القدر کے قیام کی خاص اہمیت بھی ثابت ہوتی ہے۔ لیکن حجر اسود کے قریب عبادت کرتے ہوئے یہ بات ملحوظ رہنی چاہیے کہ آدمی دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث نہ بن جائے۔

---

⑥ صحيح سنن الترمذي:١٣٦١ 'حسن' وقال الترمذي: حسن صحيح

⑦ صحيح الترغيب والترهيب:١٢٢٣ بہ حوالہ سنن بيهقي ، صحيح ابن حبان

❀ اور فرمایا

«رباط یوم ولیلة خیر من صیام شهر وقیامه وإن مات جری علیه عمله الذي کان یعمل وأجري علیه رزقه، وأمن الفتان»⑧

''ایک رات اور دن کی پہرہ داری اللہ کے راستہ میں پورے ماہ کے روزوں اور شب بیداری سے زیادہ بہتر ہے، اگر وہ اس حالت میں فوت ہوجائے تو اس کا یہ عمل قیامت تک کیلئے جاری رہتا ہے اور جنت میں اس کا رزق اسی وقت سے جاری کردیا جاتا ہے اور وہ آزمائش میں ڈالنے والے سے محفوظ رہے گا۔''

توحید، اسلام اور ایمان کے لشکر بڑے ہی خوش نصیب ہیں جو یقیناً اس مرتبہ پر فائز ہوں گے۔

[۱۶۴] راہِ الٰہی میں پہرہ داری کی حالت میں فوت شخص کی فضیلت

❀ رسول اللہ ﷺ کا ارشادگرامی ہے:

«کل میت یختم علی عمله إلا الذي مات مرابطًا في سبیل الله، فإنه ینمی له عمله إلی یوم القیامة، ویأمن من فتنة القبر»⑨

''ہر فوت شدہ کے اعمال کا سلسلہ اس کے مرتے ہی ختم کردیا جاتا ہے، سوائے اس شخص کے جو اللہ کے راستہ میں پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو، اس کا یہ عمل قیامت تک کیلئے فروغ پاتا رہتا ہے اور یہ شخص عذابِ قبر سے بھی محفوظ رہتا ہے۔''

---

⑧ صحیح مسلم؛ الإمارة:٤٩١٥

⑨ صحیح سنن الترمذي: ١٣٢٢ وقال الترمذي: حسن صحیح

[۱۶۵] اللہ کے راستے میں مجاہد کو سامانِ حرب وغیرہ فراہم کرنے کی فضیلت

❁ حضرت ابومسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایک نکیل شدہ اونٹنی لے کر (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوا اور کہا: میں اسے اللہ کی راہ میں وقف کرتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لك بها يوم القيٰمة سبع مائة ناقة كلها مخطومة» ⑩

''تجھے روزِ قیامت اس کے بدلہ میں سات سو اونٹیاں دی جائیں گی، ان سب کے ناک میں نکیل ڈالی ہوگی۔''

امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ اس سے مراد یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس کو ۷۰۰ اونٹنیوں کے برابر اجر ملے گا اور اس حدیث کو اس کے ظاہر پر بھی محمول کیا جا سکتا ہے کہ اس کو جنت میں سات سو اونٹیاں ملیں گی، ہر ایک کے ناک میں نکیل ہوگی وہ سیر وتفریح کے لئے جہاں چاہے گا جا سکے گا، جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جنت میں اعلیٰ نسلوں کے گھوڑے ہوں گے۔ یہی احتمال زیادہ قوی معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

❁ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من جهّز غازيا في سبيل الله فقد غزا ومن خلفه في أهله بخير فقد غزا» ⑪

''جس نے کسی غازی کو اللہ کی راہ میں تیار کیا (اسے جہاد کا ساز وسامان فراہم کیا) تو یہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے خود جہاد کیا اور جس نے کسی مجاہد کی اس کے گھر میں بھلائی کے ساتھ دیکھ بھال کی، اس نے بھی یقیناً جہاد کیا۔''

---

⑩ صحيح مسلم؛ الإمارة: ٤٨٧٤ ⑪ صحيح مسلم؛ الإمارة: ٤٨٧٩

[۱۶۶] وہ روزہ جو انسان کو جہنم سے دور کر دیتا ہے

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من صام يومًا في سبيل الله بعَّد الله وجهه عن النار سبعين خريفا»[۱۲]

”جس نے میدانِ جہاد میں ایک دن روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ۷۰ سال کی مسافت تک جہنم سے دور کر دیتا ہے۔“

❁ اور فرمایا:

«من صام يومًا في سبيل الله جعل الله بينه وبين النار خندقًا كما بين السماء والأرض»[۱۳]

”جس نے اللہ کی راہ (جہاد) میں ایک دن روزہ رکھا، اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کی آگ کے درمیان اتنی عریض خندق کا فاصلہ کر دیتے ہیں، جتنا کہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔“

❁ اور فرمایا:

«إن في الجنة بابًا يقال له: الريان يدخل منه الصائمون يوم القيامة، لا يدخل أحد غيرهم، يقال: أين الصائمون؟ فيقومون لا يدخل منه أحد غيرهم، فإذا دخلوا أغلق فلم يدخل منه أحد»[۱۴]

---

[۱۲] متفق عليه/ صحيح البخاري؛ الجهاد والسير: ۲۸۴۰

[۱۳] صحيح سنن الترمذي: ۱۳۲۵

[۱۴] متفق عليه/ صحيح البخاري؛ الصوم: ۱۸۹۶

”جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ’ریان‘ ہے، قیامت کے دن روزے دار اس میں سے داخل ہوں گے۔ ان کے علاوہ کوئی اور شخص اس میں سے داخل نہ ہو سکے گا۔ آواز آئے گی، کہاں ہیں روزے دار؟ وہ اُٹھیں گے اور اس دروازے سے جنت میں داخل ہو جائیں گے، پھر وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی اس میں داخل نہ ہو سکے گا۔“

[۱۶۷] رمضان کے روزے

❁ فرمانِ رسالتؐ ہے:

«من صام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه»

”جس نے بحالتِ ایمان ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے، اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔“ ⑮

[۱۶۸] شوال کے چھ روزوں کی فضیلت

❁ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

«من صام رمضان ثم أتبعه ستًّا من شوال كان كصيام الدهر» ⑯

”جس نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا اس نے پورے زمانے کے روزے رکھے۔“

[۱۶۹] ہر ماہ کے تین روزوں کا ثواب

❁ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نے فرمایا:

---

⑮ متفق عليه / صحيح البخاري؛الإيمان:۳۸

⑯ صحيح مسلم؛ الصيام :۲۷۵۰

«صوم ثلاثة أيام من كل شهر صوم الدهر كله»⑰

”ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا، سارا سال روزہ رکھنے کے برابر ہے۔“

[۱۷۰] عرفہ کے روزے

❁ رسول اللہ ﷺ سے عرفہ کے روزہ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«يكفر السنة الماضية والباقية »⑱

”اس سے گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔“

[۱۷۱] یومِ عاشورا کا روزہ

❁ رسول اللہ ﷺ سے یوم عاشورا کے روزہ کی بابت پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا:

«يكفر السنة الماضية»①

”اس سے گزشتہ سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔“

[۱۷۲] روزہ افطار کروانے کی فضیلت

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من فَطَّرَ صائمًا كان له مثل أجر ، غير أنه لا ينقص من أجر الصائم شيئًا»②

”جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کروایا، اس کے لیے اس روزہ دار کی مثل

---

⑰ متفق عليه/ صحيح البخاري؛ الصوم:۱۹۷۹

⑱ صحيح مسلم؛ الصوم:۲۷۳۹

① صحيح مسلم؛ الصوم: ۲۷۳۹

② جامع الترمذي؛ الصوم :۷۳۵ ’حسن صحيح‘

اجر ہے، بغیر اس کے کہ روزے دار کے اجر سے کچھ کمی ہو۔‘‘

[۱۷۳] شبِ قدر میں قیام کی فضیلت

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«من قام ليلة القدر إيمانًا واحتسابا، غفر له ما تقدم من ذنبه»[۳]

’’جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے قدر کی رات قیام کیا، اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔‘‘

[۱۷۴] حج اور عمرہ کی فضیلت

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«العمرة إلى العمرة كفــارة لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء إلا الجنة»[۴]

’’ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک، درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ جنت ہی ہے۔‘‘

❁ نیز رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجی اور اس کے لئے اجر وثواب کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

« فـإن لـه حين يخرج من بيته أن راحلته لا تخطُو خطوةً إلا كتــب له بها حسنة أو حُطَّ عنه بها خطيئةٌ فإذا وقف بعرفة فإن الـله عز وجل ينزل إلى سماء الدنيا فيقول: انظروا إلى عبادي شُـعْثًـا غُبـرًا إنـي قد غفرت لهم ذنوبهم وإن كانت عدد قطر

---

۳ صحيح البخاري ؛ الصوم: ۱۷۶۸ ، صحيح مسلم؛صلاة المسافرين:۱۷۷۸

۴ صحيح مسلم؛ الحج:۳۲۷۶

السماء ورمل عالج، وإذا رمى الجمار لا يدري أحد ما له حتى يوفاه يوم القيامة وإذا حلق رأسه فله بكل شعرة سقطت من رأسه نور يوم القيامة، وإذا قضى آخر طواف بالبيت خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه» ⑤

''حاجی جب اپنے گھر سے نکلتا ہے، اس کی سواری ابھی ایک قدم نہیں اٹھاتی کہ اس کے بدلے میں اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ جب وہ میدان عرفات میں کھڑا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر آ کر فرماتے ہیں: میرے ان پراگندہ حال اور غبار آلود بندوں کو دیکھو، بے شک میں نے ان کے گناہوں کو معاف کر دیا ہے، خواہ وہ آسمان کے قطروں اور ریت کے تہہ بہ تہہ ٹیلوں کے ذرات کے برابر ہی ہوں، اور جب وہ جمرات کو کنکریاں مارتا ہے تو کوئی نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے کیا اجر تیار کر رکھا ہے، حتیٰ کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے پورا پورا بدلہ عطا فرمائے گا اور جب حاجی سر منڈاتا ہے تو اس کے لئے قیامت کے دن ہر بال کے بدلے میں جو اس کے سر سے گرتا ہے ایک نور ہوگا اور جب وہ خانہ کعبہ کا آخری طواف کرتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے ابھی جنم دیا ہے۔''

---

⑤ مسند بزار، المعجم الطبراني، صحیح ابن حبان واللفظ له وصحيح الترغيب للألباني:١١١٥ 'حسن'

[۱۷۵] ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں اعمالِ صالحہ کی فضیلت

❁ نبی ﷺ نے فرمایا:

«ما من أيام العمل الصالح أحب إلى الله فيهن من هذه الأيام» ــ يعني أيام عشر ذي الحجة ـ قالوا: ولا الجهاد في سبيل الله؟ قال: «ولا الجهاد في سبيل الله، إلا رجلا خرج بنفسه وماله ثم لم يرجع من ذلك بشيء» ⑥

"ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کے مقابلے میں کوئی دن بھی ایسا نہیں ہے جس میں نیک عمل اللہ کو ان دنوں سے زیادہ محبوب ہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا بھی ان دنوں کے اعمال کا مقابلہ نہیں کرسکتا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں جہاد بھی ان دنوں کے اعمال کا مقابلہ نہیں کرسکتا، سوائے اس مجاہد کے جو اپنی جان اور مال لے کر جہاد کے لئے نکلا، پھر ان میں سے کوئی چیز بھی واپس لے کر نہ آیا۔"

(مال بھی اللہ کے راستے میں قربان کردیا اور جان بھی)

---

⑥ صحيح البخاري؛الجمعة:٩٦٩

اعمال کو برباد کرنے والے اُمور

[١٧٦] وہ اعمال جن کو اللہ تعالیٰ غبار کی طرح اڑا دے گا

❀ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

«لأَعْلَمَنَّ أقوامـًا من أمتي يأتون يوم القيامة بحسناتِ أمثال جبـال تهـامة بيـضا، فيجعلها الله عز وجل هباء منثورًا » قال ثـوبـان: يـا رسـول الله صِـفْهم لنا جَلِّهم لنا أن لا نكون منهم ونـحـن لا نـعـلـم قـال: أمـا إنهـم إخـوانكم ومن جلدتكم ويـأخـذون من الليل كما تأخـذون ولكنهم أقوام إذا دخلوا بمحارم الله انتهكوها»[①]

”یقیناً میں اُپنی امت کے ان لوگوں کو خوب جانتا ہوں جو روزِ قیامت اللہ کے دربار میں پیش ہوں گے اور ان کی نیکیاں تہامہ کے پہاڑوں کی طرح صاف شفاف ہوں گی لیکن اللہ تعالیٰ ان سب کو غبار کی طرح اڑا دے گا۔ تو حضرت ثوبان نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہمیں وضاحت سے بتائیں کہ وہ کون ہیں، کہیں وہ ہم ہی نہ ہوں اور ہمیں پتہ ہی نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ تمہارے ہی بھائی ہوں گے اور تمہاری طرح گوشت پوست کے بنے ہو گے، لیکن وہ ایسے لوگ ہوں گے، جب انہیں محارمِ الٰہیہ کے ارتکاب کا موقع ملے گا تو ایسا کریں گے۔“

① صحيح سنن ابن ماجه:٣٤٢٣

[۱۷۷] روزِ قیامت کے مفلس

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أتـدرون ماالمفلس؟» قـالـوا: المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع، فقال: «إن المفلس من أمتي يأتي يوم القيامة بصلاة وصيام وزكاة، ويأتي قد شتم هذا وقذف هذا فيعطى هذا من حسـنـاته وهذا من حسناته، فإن فنيت حسناته قبل أن يقضى ما عليه أخذ من خطاياهم فطرحت عليه ثم طرح في النار»[۲]

''کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: ہم تو اس کو مفلس کہتے ہیں جس کے پاس درہم و دینار ہیں، نہ سازوسامان تو آپؐ نے فرمایا: میری اُمت میں سے مفلس درحقیقت وہ ہے جو قیامت کے دن اپنی نمازوں، روزوں اور زکوٰۃ کو لے کر اللہ کے دربار میں پیش ہوگا۔ پھر ایک آدمی آئے گا، جس کو اس نے گالی گلوچ کیا ہوگا، کسی پر زنا کی تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا، کسی کو زدوکوب کیا ہوگا تو اس کی نیکیاں لے کر ان تمام کو دے دی جائیں گی۔ پھر اگر اس کی زیادتیوں کا یہ قرض ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو پھر ان لوگوں کے گناہ لے کر اس کے اوپر ڈالے جائیں گے اور آخر اس کو اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔''

---

② صحيح مسلم؛ البر والصلة :٦٥٢٢

[۱۷۸] ہم لوگوں کے حقوق سے عہدہ برا کس طرح ہو سکتے ہیں؟

❁ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«من كانت له مَظلمة لأخيه من عرضه أو شيء فليتحلله منه اليومَ قبل أن لا يكون دينار ولا درهم، إن كان له عمل صالح أُخذ منه بقدر مظلمته، وإن لم تكن له حسنات أخذ من سيئات صاحبه فحمل عليه» ③

''جو شخص اپنے بھائی پر اس کی عزت یا کسی اور معاملے میں کوئی ظلم کرے تو اسے چاہیے کہ اسی روز اس سے معافی مانگ لے، اس سے پہلے کہ وہ دن آئے جب اس کے پاس نہ کوئی درہم ہو گا نہ دینار، اگر اس کا کوئی اچھا عمل ہوا تو وہ اس ظلم کے عوض اس سے لے لیا جائے گا۔ اور اگر اس کے اعمال نامہ میں کوئی نیکی نہ ہوئی تو اس مظلوم کی برائیاں لے کر ظالم پر ڈال دی جائیں گی۔''

❁ اور فرمایا:

«لتؤدُّن الحقوق إلى أهلها يوم القيامة حتى يقاد للشاة الجلجاء من الشاة القرناء» ④

''روزِ قیامت ہر حق دار کو اس کا حق دیا جائے گا، حتیٰ کہ بے سینگ بکری کو سینگ والی بکری سے بدلہ دلوایا جائے گا۔''

انسانوں پر کیئے ہوئے ظلم معاف کروانے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف

---

③ صحيح البخاري؛ الرقاق: ٦٥٣٤

④ صحيح مسلم؛ البر والصلة: ٦٥٢٢

رجوع کیا جائے اور جن پر ظلم کیا ہے، ان کا حق واپس کر دیا جائے اور اس بارے میں رسول اللہ ﷺ کی ذات ہمارے لئے بہترین اور عظیم نمونہ ہیں جن کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوْ اللهَ وَالْيَوْمَ الآخِرَ وَذَكَرَ اللهَ كَثِيْرًا﴾ (الاحزاب:۲۱)

''رسول اللہ ؐ کی ذات تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے، بلکہ ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے۔''

رسول اللہ ﷺ اعلیٰ انسانی اوصاف کے ساتھ متصف تھے، قرآنِ کریم آپ ؐ کے اخلاقِ عالیہ کا آئینہ دار ہے۔ آپ ﷺ کی کمال عاجزی وانکساری دیکھئے کہ کبھی کسی پر ظلم نہیں کیا، نہ کبھی کسی کا مال غصب کیا، اس کے باوجود ہر وقت آپ ؐ کو یہ خوف دامن گیر رہتا تھا کہ کہیں اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات نہ ہو کہ کسی کا مجھ پر کوئی حق باقی ہو۔ چنانچہ طبرانی کی ایک روایت ہے کہ

''غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ صحابہ کی صفوں کو درست کر رہے تھے۔ آپ ؐ کے ہاتھ میں تیر تھا، جس سے آپ لوگوں کی صفیں برابر کر رہے تھے۔ آپ ؐ سواد بن غزیۃ (بنی عدی بن النجار کے حلیف) کے پاس سے گزرے جو صف سے ذرا آگے بڑھا ہوا تھا۔ آپ ؐ نے اس کے پیٹ میں چوکا مارا اور کہا: اے سواد! سیدھے ہو جاؤ۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ؐ نے مجھے درد پہنچائی ہے اور اللہ نے آپ ؐ کو حق وانصاف دے کر مبعوث فرمایا ہے، لہٰذا مجھے بدلہ دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹا دیا اور کہا: لو بدلہ لے

لو۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ آپؐ کے ساتھ لپٹ گیا اور آپؐ کے پیٹ کو بوسہ دیا۔ آپؐ نے پوچھا: اے سوادؓ! تجھے کس چیز نے ایسا کرنے پر آمادہ کیا؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ: جو کچھ ہوا وہ آپ ﷺ کے سامنے ہے، میں نے چاہا کہ آپؐ سے آخری ملاقات اس طرح ہو کہ میں اپنا جسم آپؐ کے جسم سے مس کرلوں۔ یہ سن کر رسول ﷺ نے اس کے لئے بھلائی کی دعا کی۔"⑤

[۱۷۹]عمل سے دستکش ہو کر محض اللہ کی رحمت پر بھروسہ کرنے سے احتراز

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ جو سب سے بڑھ کر مہربان اور رحم کرنے والا ہے، اس کی رحمت ہی ہماری اُمید اور اصل سرمایہ ہے۔ ہم گناہ گار، کمزور اور اللہ تعالیٰ کی بخشش اور معافی و رحمت کے محتاج ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی اس رحمت و بخشش کا سہارا نہ ہوتا تو اللہ کے گناہ گار بندے یقیناً مایوسی کی دلدل میں گر جاتے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے گناہوں میں گھرے ہوئے اپنے ان بندوں کو جو گناہوں سے گلو خلاصی کے خواہاں ہیں، کو یوں اطمینان دلایا ہے:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۞ وَأَنِيْبُوْا إِلٰى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۞ وَاتَّبِعُوْا أَحْسَنَ مَآ أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ

---

⑤ سيرة ابن هشام ٢/ ٢٦٦ ...... أُسد الغابة لابن أثير: ٢/ ٣٣١٢ ......السلسلة الصحيحة: ٦/ ٨٠٨، رقم: ٢٨٣٥، 'حسن'۔ مصنف نے اس روایت کو المعجم الکبیر کے حوالہ سے بیان کیا ہے، لیکن وہاں یہ روایت موجود نہیں ہے۔

أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿﴾ أَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِي جَنْبِ اللهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿﴾ أَوْ تَقُوْلَ لَوْ أَنَّ اللهَ هَدٰنِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿﴾ أَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (الزمر:۵۳تا۵۸)

''اے نبی کہہ دو، اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوجاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کردیتا ہے، وہ تو بڑا ہی غفور و رحیم ہے۔ اپنے ربّ کی طرف پلٹ آؤ اور اس کے فرمانبردار بن جاؤ، قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے اور پھر کہیں سے تمہیں مدد نہ مل سکے۔ اور پیروی اختیار کرو اپنے ربّ کی بھیجی ہوئی بہترین کتاب کی قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تم کو خبر بھی نہ ہو اور کہیں ایسا نہ ہو کہ بعد میں کوئی کہے: افسوس ان بداعمالیوں پر جو میں اللہ کی جناب میں کرتا رہا، بلکہ میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔ یا کہے: کاش اللہ نے مجھے ہدایت بخشی ہوتی تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا، یا عذاب دیکھ کر کہے: کاش مجھے ایک موقعہ اور مل جائے اور میں بھی نیک عمل کرنے والوں میں شامل ہوجاؤں۔''

تو دیکھئے، اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنی وسعتِ رحمت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ﴾ ''اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوجاؤ، یقیناً اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کردیتا ہے، وہ بڑا ہی غفور رحیم ہے۔'' اور اس کے بعد اپنے بندوں کو اپنے عذاب سے ڈراتے ہوئے حسن خاتمہ کو حسن عمل پر موقوف قرار دیا اور فرمایا:

﴿وَاتَّبِعُوْا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّأْتِيَكُمُ

الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾

❀ اور حدیثِ قدسی ہے، اللہ عزوجل فرماتے ہیں:

«وعزتي وجلالي لا أجمع على عبدي خوفين وأمنين إذا خافني في الدنيا أمَّنتُه يوم القيامة وإذا أَمِنَنِي في الدنيا أخفتُه في الآخرة»⑥

''مجھے میری عزت وجلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا۔ اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرے گا تو میں روزِ قیامت اسے پروانہ امان دے دوں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف ہوگیا تو میں آخرت میں اسے خوف سے دوچار کروں گا۔''

غور کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن وسنت میں بے شمار ایسی نصوص ہیں جن میں وعد اور وعید دونوں کا تذکرہ ہے۔ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ جو وحی الٰہی؛ کتاب وسنت سے ماخوذ ہے، یہ ہے کہ ایک مومن کا دل خوف ورجا کے درمیان ہونا چاہیئے، اسے اللہ کے عذاب کا خوف بھی ہو اور اس کی رحمت کی اُمید بھی۔ جس طرح کہ ایک پرندہ جس کے دو پر ہوں، ایک پر خوف کا ہو اور دوسرا رجا کا ہو۔ تو جس طرح پرندہ ایک پر کے سہارے اُڑ نہیں سکتا، اسی طرح وہ شخص جو اللہ کی رحمت سے نااُمید ہو اور صرف خوفِ الٰہی کا حامل ہو، وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو کر ضرور اپنے لئے تباہی کا سامان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

---

⑥ صحيح ابن حبان:۲/ ٤٠٦ ...... صحيح الترغيب:۳۳۷٦:'حسن صحيح' والسلسلة الصحيحة:٦/ ٣٥٥، رقم:٢٦٦٦

﴿إِنَّهُ لَا يَاْيْئَسُ مِن رَّوْحِ اللهِ إِلاَّ الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (یوسف:۸۷)

''یقیناً کافر لوگ ہی اللہ کی رحمت سے نا اُمید ہوتے ہیں''

اورفرمایا: ﴿وَمَنْ يَّقْنَطْ مِن رَّحْمَةِ رَبِّهٖ إِلَّا الضَّآلُّوْنَ﴾ (الحجر:۵۶)

''اپنے ربّ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتے مگر گمراہ لوگ۔''

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی بھی مذمت بیان کی ہے جو ایمان لانے کے بعد اللہ کی رحمت وبخشش پر انحصار کرکے بیٹھ گئے اور عمل سے سبکدوش ہوگئے۔ چنانچہ اللہ فرماتے ہیں:

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَرِثُوْا الْكِتٰبَ يَأْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْأَدْنٰى وَيَقُوْلُوْنَ سَيُغْفَرُلَنَا وَإِنْ يَأْتِهِمْ عَرَضٌ مِثْلُهُ يَأْخُذُوْهُ أَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِم مِّيْثٰقُ الْكِتٰبِ أَنْ لَّا يَقُوْلُوْا عَلَى اللهِ إِلاَّ الْحَقَّ وَدَرَسُوْا مَا فِيْهِ وَالدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ أَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ (الاعراف:۱۶۹)

''پھر ان لوگوں کے بعد ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوئے، اور کتابِ الٰہی کے وارث بنے۔ وہ (دین فروشی کرکے) اس دنیائے حقیر کی متاع لے لیتے ہیں اور کہتے ہیں :اس کی تو ہمیں معافی مل ہی جائے گی، اور اگر وہی متاعِ دنیا سامنے آتی ہے تو بلا تامل اسے لے لیتے ہیں، کیا ان سے کتاب کا عہد نہیں لیا گیا ہے کہ اللہ کے نام پر وہی بات کہیں جو حق ہے اور یہ خود پڑھ چکے ہیں جو کتاب میں لکھا ہے۔ آخرت کی قیام گاہ تو خدا ترس لوگوں کے لئے ہی بہتر ہے۔ کیا اتنی سی بات بھی تمہاری عقل میں نہیں آتی!!''

یہ اس بات کی سچی ترین شہادت ہے کہ ایمان کو عمل سے جدا نہیں کیا جاسکتا اور یہ آیت اس شخص کے گمراہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے جو سمجھتا ہے کہ ایمان کی حالت میں کوئی بھی گناہ ضرر رساں نہیں ہے۔ اہل سنت والجماعت کا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ ایمان کے لئے عمل ضروری ہے، اور اللہ کی فرمانبرداری سے ایمان بڑھتا اور اس کی نافرمانی سے ایمان کم ہوتا ہے۔اور ایمان یہ ہے کہ دل میں پختہ یقین ہو، زبان کے ساتھ اقرار کرے اور اعضا کے ساتھ اعمال کو بجا لائے۔

اور اہل سنت والجماعت نے دل کو ایک برتن اور پیالہ سے تشبیہ دی ہے، جب اسے دودھ سے بھرا جائے گا تو اس میں سے دودھ ہی چھلکے گا اور جب کسی اور چیز سے بھرے گا، تو وہی چیز اس میں سے چھلکے گی۔

میرے والد......اللہ انہیں دنیا و آخرت میں سرخرو فرمائے...... کہا کرتے ہیں: ''جوں جوں انسان کے اعضا پر ایمان کا ظہور ہوتا ہے، اسی قدر اس کے دل میں ایمان فروغ پاتا رہتا ہے اور اعضائے انسانی پر ایمان کا ظہور اسی قدر ہوگا جس قدر انسان نبی کریم ﷺ کی سنت کی پیروی اور اقتدا کرے۔'' چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِي يُحْبِبْكُمُ اللهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (آل عمران:۳۱)

اسی طرح انسان کے اخلاق، رویہ، دوسروں کے ساتھ اس کا برتاؤ، اس کے ایمان کا مظہر اتم ہیں۔

❀ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((أكمل المومنين إيمانا أحسنهم خلقًا))

”مؤمنوں میں سے سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔“ ⑦

چنانچہ ہر مؤمن پر یہ فرض ہے کہ وہ اس اہم حقیقت کو فراموش نہ کرے کہ کوئی شخص بھی اللہ أرحم الراحمین کی رحمت کے بغیر محض اپنے عمل سے جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا، بلکہ پہلے اللہ کی رحمت، پھر اس کا عمل جنت میں داخل ہونے کے لئے ضروری ہے۔ اس کی تائید رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان سے ہوتی ہے جو آپؐ نے اپنے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:

«قاربوا وسددوا واعلموا أنه لن ينجو أحد منكم بعمله»

”(افراط وتفریط کے درمیان) اعتدال اور درستگی کی راہ اختیار کرو، کسی کو اس کا عمل نجات نہ دے سکے گا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپؐ کو بھی نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: «ولا أنا، إلا أن يتغمدني الله برحمة منه وفضل» ”ہاں مجھے بھی نہیں، مگر اس صورت میں کہ اللہ مجھے اپنے فضل اور رحمت سے ڈھانپ لے۔“ ⑧

لہٰذا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ عزوجل کی رحمت کے حصول کے لئے کوشش کرے، لیکن اللہ کی رحمت کا حصول، اعمالِ صالحہ کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مؤمن بندوں کے لئے رحمت کا وعدہ کرتے ہوئے اسے عمل صالحہ کے ساتھ مربوط کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

---

⑦ صحيح سنن أبي داود: ٣٩١٦

⑧ صحيح مسلم ؛ صفة المنافقين:٧٠٤٨

﴿وَمَنْ أَرَادَ الآخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُوْرًا﴾ (الاسراء:۱۹)

''اور جو کوئی آخرت کا خواہاں ہوا اور پھر اس کے حصول کے لئے جو کوشش کرنی چاہئے تھی ویسی کوشش کی، بشرطیکہ وہ ایمان بھی رکھتا ہے، یہی وہ لوگ ہیں جن کی کوشش قابل قدر ہوگی۔''

نیز فرمایا:

﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ٭ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الأُمِّيَّ . . .﴾ (الاعراف:۱۵۶،۱۵۷)

''میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، پس میں ان لوگوں کے لئے رحمت لکھ دوں گا جو برائیوں سے بچیں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور ان کے لئے جو میری آیات پر ایمان لائیں گے اور اس رحمت کے مستحق لوگ ہوں گے جو اس پیغمبر نبی اُمی ﷺ کی پیروی اختیار کریں گے۔''

تو ہمیں یہ غور کرنا ہے کہ کیا واقعی ہم برائیوں سے بچتے ہیں؟ ارکانِ اسلام کو بجالاتے ہیں؟ کیا ہم واقعی پیغمبر آخرالزمان ؐ کی اتباع کرتے ہیں، جس کا یہ فرمان ہے:

«كل أمتي يدخلون الجنة إلا من أبىٰ ، قيل: ومن يأبىٰ؟ قال: من أطاعني دخل الجنة ، ومن عصاني فقد أبىٰ» ⑨

''میری اُمت کا ہر فرد جنت میں داخل ہوجائے گا، سوائے اس کے جس نے

---

⑨ صحيح البخاري؛ الاعتصام بالكتاب والسنة: ۷۲۸۰

جنت میں جانے سے انکار کردیا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا: جس نے میری اطاعت وفرمانبرداری کی، وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے میری نافرمانی کی، گویا اس نے جنت میں جانے سے انکار کردیا۔''

اگر واقعی ہم متبع رسول ہیں تو یقیناً ہم اللہ کی رحمت کے مستحق ٹھہریں گے، جس کا نتیجہ جنت ہے۔ اور جب آپ نے أشھد أن محمّدًا رسول الله کا اقرار کرلیا تو گویا یہ اس بات کا عہد ہے کہ میں اللہ کے رسول ﷺ کے حکم کی بجاآوری کروں گا، آپؐ کی ہر بات کی تصدیق کروں گا۔ اور جس سے آپؐ نے روکا ہے، اس سے رُک جاؤں گا اور اللہ کی عبادت اس طریقہ پر کروں گا جو آپؐ نے بتایا ہے۔

نیز متعدد آیاتِ قرآنی ہیں جن میں عمل کو چھوڑ کر محض رحمتِ الٰہی پر اعتماد کرنے سے ڈرایا گیا ہے اور عمل صالح کی اہمیت کو واضح کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالْعَصْرِ * إِنَّ الاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ * إِلاَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ (العصر:۱تا۳)

''زمانہ کی قسم! انسان درحقیقت گھاٹے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔''

یہ عظیم سورہ جس نے دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی کو اپنے اندر جمع کرلیا ہے۔ علامہ ابن بازؒ اس کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں زمانہ کی قسم اٹھائی ہے، اللہ کو اختیار ہے کہ وہ

اپنی مخلوق میں سے جس کی چاہیں قسم اٹھائیں، لیکن اللہ کے بندوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ہی قسم اٹھائیں، جیسا کہ رسول اللہ نے فرمایا:((من حلف بغير الله فقد كفر أو أشرك)) ⑩

''جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی، یقیناً اس نے کفر کیا اور شرک کیا۔''

اس کے بعد اللہ نے اس سورت میں یہ واضح کیا ہے کہ انسان کی اولاد لامحالہ خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو درج ذیل چار صفات سے متصف ہیں: وہ لوگ جو ایمان لائے، اور چونکہ ایمان کے لئے عمل صالح لازم ہے، لہٰذا فرمایا:﴿آمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ﴾ ''وہ لوگ (خسارے سے بچ سکتے ہیں) جنہوں نے ایمان کے ساتھ اعمالِ صالحہ بھی کئے'' اس کے بعد ﴿وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ﴾ کہہ کر مومنوں کے لئے آپس میں خیر خواہی، دوسروں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی نصیحت کرنا اور أمر بالمعروف اور نهي عن المنكر کو فرض قرار دیا۔ اس کے علاوہ ان کی یہ صفت بیان کی کہ اللہ کے راستے میں جو مصائب پیش آتے ہیں، وہ اس پر صبر کرتے ہیں اور جب لوگ ان پر ظلم ڈھاتے ہیں تو اسے برداشت کرتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ ان کا یہ طرزِ عمل کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہو۔''

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی عمل سے کنارہ کش ہو کر محض اللہ کی رحمت پر بھروسہ کر کے بیٹھ جانے کی مذمت کرتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ أَمْرِهٖ أَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ

---

⑩ صحيح سنن الترمذي:١٢٤١

يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور:٦٣)

''وہ لوگ جو رسول ﷺ کے حکم کی خلاف ورزی پر کمربستہ ہیں، انہیں اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آ جائے۔''

اور فرمایا:

﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ وَاللّٰهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ﴾ (آل عمران:٣٠)

''اور دیکھو خدا تمہیں اپنے مؤاخذہ سے ڈراتا ہے، وہ اپنے بندوں کے ساتھ بہت ہی مہربانی اور شفقت کرنے والا ہے۔''

نیز فرمایا: ﴿إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ﴾ (البروج:١٢)

''بلاشبہ تیرے ربّ کی پکڑ بڑی ہی سخت ہے۔''

اور فرمایا:

﴿وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظٰلِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ﴾ (ہود:١٠٢)

''اور تیرے ربّ کی پکڑ ایسی ہی شدید ہوتی ہے جب وہ انسانی آبادیوں کو ظلم کرتے ہوئے پکڑتا ہے، یقیناً اس کی پکڑ بڑی ہی دردناک بڑی ہی سخت ہے۔''

اور فرمایا:

﴿إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ (الفجر:١٤)

''یقیناً تیرا ربّ گھات لگائے ہوئے ہے۔''

اور فرمایا:

﴿فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ (الزلزال:۷،۸)

''پھر جس نے رائی برابر بھی نیکی کی ہوگی، وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے رائی برابر بدی کی ہوگی، وہ اس کو دیکھ لے گا۔''

سنتِ رسول ﷺ میں بھی اس شخص کے لئے سخت وعید ہے جو اللہ اور اس کے رسول کے حکم سے سرتابی کرتا ہے۔

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن العبد يتكلم بالكلمة ما يتبين فيها يزل بها إلى النار أبعد مما بين المشرق والمغرب» ⑪

''بعض دفعہ بندہ زبان سے ایسی بات کرتا ہے جس کی تباہ کاری اور حشر سامانی کا اس کو انداز نہیں ہوتا اور وہ اس ایک بات کی وجہ سے مشرق و مغرب کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ جہنم میں گر جاتا ہے۔''

❁ اور فرمایا:

«ويل للذي يحدث القوم ثم يكذب ليضحكهم، ويل له وويل له» ⑫

''اس شخص کے لئے ہلاکت و تباہی ہے، جو کسی قوم سے بات کرتا ہے۔ پھر

---

⑪ متفق عليه/ صحيح البخاري؛ الرقاق:٦٤٧٧

⑫ الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد:٣٣/ ٢٢٥، رقم:٢٠٠٢١ 'حسن'

اس لئے جھوٹ بولتا ہے کہ وہ ان کو ہنسائے، اس کے لئے تباہی ہے، اس کے لئے تباہی ہے۔''

❁ اور فرمایا:

«ما أسفل من الكعبين من الإزار ففي النار»[۱۳]

''تہہ بند وغیرہ کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے رہا، وہ آگ میں ہوگا۔''

❁ اور فرمایا:

«إن الله تعالىٰ يُغار، وغيرة الله أن يأتي المؤمن ما حرم الله عليه»[۱۴]

''اللہ تعالیٰ کو بھی غیرت آتی ہے، اور اللہ کو غیرت اس وقت آتی ہے، جب انسان ایسے کام کا ارتکاب کرتا ہے جس کو اللہ نے اس پر حرام کر دیا ہے۔''

❁ عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ

''ایک شخص جس کا نام کَـرکَـرہ تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر مامور تھا۔ وہ مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم میں ہے۔ لوگوں نے یہ سنا تو اس کا جائزہ لیا (کہ آخر کیا بات ہے جو اس کے لئے جہنم کا باعث ہوئی) تو انہوں نے دیکھا کہ اس نے مالِ غنیمت میں سے ایک چادر چوری کر لی تھی۔''[۱۵]

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

---

[۱۳] صحيح البخاري؛ اللباس:٥٧٨٧

[۱۴] متفق عليه/ صحيح البخاري ؛ النكاح:٥٢٢٣

[۱۵] صحيح البخاري؛ الجهاد والسير:٣٠٧٤

«من اقتطع حق امری مسلم بیمینه ، فقد أوجب الله له النار وحرم علیه الجنة » فقال رجل: وإن کان شیئًا یسیرًا یا رسول الله؟ فقال : «وإنْ قَضِیبًا مِن أَرَاكٍ»⑯

''جس نے (جھوٹی) قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق مارا، اللہ نے اس پر جہنم واجب اور جنت حرام فرما دی ہے، ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! خواہ وہ چیز معمولی ہی ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ پیلو کے درخت کی شاخ ہی ہو۔''

❀ اور فرمایا:

«إن العبد إذا لعن شیئا صعدت اللعنة إلی السماء ، فتغلق أبواب السماء دونها ، ثم تهبط إلی الأرض ، فتغلق أبوابها ، ثم تأخذ یمینًا وشمالاً ، فإذا لم تجد مساغًا رجعت إلی الذي لُعِنَ ، فإن کان أهلًا لذلك ، وإلا رجعتْ إلی قائلها»⑰

''جب بندہ کسی پر لعنت کرتا ہے تو لعنت آسمان کی طرف چڑھتی ہے، لیکن آسمان کے دروازے اس کے لئے بند کر دیے جاتے ہیں، پھر وہ اس کے دائیں بائیں راستہ تلاش کرتی ہے، جب اسے داخل ہونے کا کوئی راستہ نہیں ملتا تو وہ اسی کی طرف لوٹتی ہے، جس پر لعنت بھیجی گئی تھی، اگر تو وہ شخص اس لعنت کا مستحق ہو تو ٹھیک، وگرنہ وہ لعنت اسی لعنت کرنے والے کی طرف پلٹ جاتی ہے۔''

---

⑯ صحیح مسلم؛ الإیمان:۳۵۱

⑰ صحیح سنن أبي داود: ۴۰۹۹

❀ اور فرمایا:

«لو يعلم الكافر بكل الذي عند الله من الرحمة لم ييأس من الجنة ولو يعلم المؤمن بكل الذي عند الله من العذاب لم يأمن من النار» (۱۸)

''اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کے پاس موجود تمام تر رحمت کی وسعت کا اندازہ ہوجائے تو وہ کبھی جنت سے مایوس نہ ہو، اور اگر مؤمن کو یہ پتہ چل جائے کہ اللہ کے پاس کتنا زیادہ عذاب ہے تو وہ کبھی جہنم سے بے خوف نہ ہو۔''

ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ ساتھ اعمالِ صالحہ بھی ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا اور واضح کردیا کہ اگر اس کی فرمانبرداری کرو گے تو اس کا بہترین بدلہ دیا جائے گا اور اگر اس کی اطاعت کا جوا اُتار پھینکو گے تو پھر دردناک عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا۔

اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنا معاملہ مستحکم کریں۔ راہِ رشد وہدایت کی طرف رجوع کریں اور اپنی حالت اور جمع پونجی پر غور وفکر کریں کہ ہم نے کس حد تک اللہ کے حقوق پورے کئے اور کہاں حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کی اور کہاں اعتدال سے ہٹ کر افراط وتفریط کی روش اختیار کی، اگر ہمیں اپنی خطاؤں اور سیاہ کاریوں کا ادراک ہوجائے تو پھر لازم ہے کہ ان خطاؤں پر ندامت وحسرت کے آنسو بہاتے ہوئے اللہ سے پکی اور سچی توبہ کرلیں۔ اللہ کا قرآن بھی ہمیں یہی تلقین کرتا ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا عَسٰى رَبُّكُمْ

(۱۸) صحيح البخاري؛ الرقاق: ٦٤٦٩

أَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَبِأَيْمٰنِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (التحریم:۸)

''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو، خالص توبہ، کچھ دور نہیں کہ اللہ تمہارے گناہوں کو مٹا دے اور تمہیں ایسی جنتوں کا وارث بنا دے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ اس دن اللہ اپنے نبیؐ اور اس پر ایمان لانے والوں کو رسوا نہیں کرے گا اور ان کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہوگا۔ وہ اپنے ربّ سے عرض کریں گے: اے ہمارے ربّ! ہمارے نور کو مکمل فرما دے، ہماری خطاؤں سے درگزر فرما، تو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔''

اور فرمایا:

﴿وَتُوْبُوْا إِلَى اللهِ جَمِيْعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾

''اے مومنو! تم سب اللہ سے توبہ کرو، تاکہ تم فلاح و کامیابی سے ہمکنار ہوسکو۔'' (النور:۳۱)

جس کو اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی ہدایت بخشی اور مسلمان ہونے کی توفیق عطا فرمائی، اسے چاہیئے کہ اللہ کی اس نعمت کا شکر بجا لائے، اور نیکی کا کوئی کام کرلے پہلے اس کے کہ اس کی زندگی کی یہ ڈور منقطع ہوجائے، پھر وہ روح کو حلق میں گھمانے کے سوا کچھ بھی نہ کرسکے گا۔ اس کی روح نکل رہی ہوگی اور وہ بے بسی سے اس کا نظارہ کررہا ہوگا۔ اللہ ہی جانتا ہے کہ ہماری حالت اس وقت کیا ہوگی؟ اعتبار تو اس کا ہوگا کہ آیا

خاتمہ بالخیر ہوا یا نہیں؟ اور انسان اسی حالت میں اُٹھایا جائے گا جس حالت میں فوت ہوا۔ جو حج کرتے اور لبیك لبیك اللّٰهم لبیك کہتے مرا ہوگا، وہ روزِ قیامت یہی لبیك لبیك کی صدا لگاتے ہوئے اُٹھے گا اور جو سجدہ کی حالت میں فوت ہوا ہوگا، وہ اسی حالت میں اٹھے گا۔ اور جو گناہوں کا ارتکاب کرتے ہوئے اور حدود الٰہی کو پامال کرتے ہوئے مرا، وہ بھی اسی حالت میں اٹھایا جائے گا، اللہ کی پناہ ایسے انجام بد سے، ایسا شخص کس منہ سے اللہ سے ملاقات کرے گا؟ وہاں شیطان کی ساری مکاریاں اور تلبیسات منکشف ہوجائیں گی، دنیاوی زیبائش اور رونق افروزیاں جس نے انسان کو دھوکے میں ڈالا، تمام اس دن ملیا ملیٹ ہوجائیں گی اور ظالموں کو معلوم ہوجائے گا کہ وہ واقعی شیطان کے ہتھے چڑھ گئے تھے۔

قرآن کریم نے ان غفلت شعار لوگوں کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے:

﴿وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ‎۞ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهِ يَسْتَهْزِءُوْنَ﴾ (الزمر:۴۷،۴۸)

”وہاں اللہ کی طرف سے ہر وہ چیز کھل کر سامنے آجائے گی جس کا انہوں نے کبھی اندازہ نہ کیا ہوگا، وہاں ان کی بداعمالیوں کے سارے برے نتائج ان پر کھل جائیں گے اور وہی چیز ان پر مسلط ہوجائے گی جس کا یہ مذاق اڑایا کرتے تھے۔“

ہمیں اپنے اعمال، عذاب الٰہی سے خوف اور اس کی رحمت کی امید کو بیک وقت پیش نگاہ رکھنا ہوگا، ہمیں کبھی بھی اللہ کی ذات کے بارے میں بدگمانی کا شکار نہیں ہونا چاہیے اور اس کی رحمت سے پرامید رہنا چاہیے، وہ یقیناً معافی اور رحم کو پسند کرتا ہے اور کیوں نہ کرے، اس نے تو خود اپنا نام رحمٰن، رحیم اور الغفور الودود رکھا ہے۔

کیوں نہ کرے، اس نے تو اپنے آپ کو توّاب سے موسوم کیا ہے۔ قرآن کہتا ہے:

﴿وَاللّٰهُ يُرِيْدُ أَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْكُمْ وَيُرِيْدُ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ أَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝ يُرِيْدُ اللّٰهُ أَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيْفًا﴾ (النساء:۲۷،۲۸)

''اللہ اپنی رحمت کے ساتھ تم پر توجہ کرنا چاہتا ہے، مگر جو لوگ خود اپنی خواہشاتِ نفس کی پیروی کررہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم راہ راست سے ہٹ کر دور نکل جاؤ، اللہ تم پر پابندیوں کو ہلکا کرنا چاہتا ہے، کیونکہ انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔''

اگر کوئی پوچھے کہ عمل کیا چیز ہے اور گناہوں اور بداعمالیوں کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے انسانوں کے لئے، ان سے چھٹکارے کا راستہ کیا ہے؟ تو میں کہوں گا: ہم سب گناہ گار وخطا کار ہیں، ہم میں سے کون ایسا ہے جو گناہ نہیں کرتا؟ کون ہے جس پر کبھی گندگی کے چھینٹے نہ پڑے ہوں؟ لیکن عقل مند وہ انسان ہے جو گندگی کے ان چھینٹوں کو صاف کرلے، اور عقل مند اور بہترین وہ خطا کار ہے کہ گناہ سرزد ہونے کے بعد فوراً اسے احساسِ ندامت دامن گیر ہوجائے اور اللہ سے توبہ واستغفار کا خواستگار ہو، بخشنہار خدا سے رجوع کرے جس نے اپنے بارے میں فرمایا ہے:

﴿وَإِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى﴾ (طٰہٰ:۸۲)

''جو شخص توبہ کرلے، اور ایمان لائے، اور نیک عمل کرے، پھر سیدھا چلتا رہے، یقیناً میں اس کے لئے بہت درگزر کرنے والا ہوں۔''

لوگو! یہی اللہ کی مغفرت اور اس کی جنت کو حاصل کرنے کا وقت ہے، لیکن اس کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اعمال کو درست کریں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَسَارِعُوْا إِلٰی مَغْفِرَةٍ مِن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ ٭ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ٭ وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فٰحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوْا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلاَّ اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰی مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ (آلِ عمران:۱۳۳ تا ۱۳۵)

’’اپنے ربّ کی بخشش اور جنت کے راستہ پر گامزن ہوجاؤ، جس کی وسعت آسمان وزمین کی چوڑائی کے برابر ہے، جو متقی انسانوں کے لئے تیار کی گئی ہے، وہ متقی انسان، جن کے اوصاف یہ ہیں: جو خوشحالی اور تنگ دستی؛ ہر حال میں اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں، غصہ آجائے تو اسے پی جاتے ہیں، اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں اور ان کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ جب کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہوجائے، یا کسی گناہ کا ارتکاب کرکے اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً انہیں اللہ یاد آجاتا ہے اور وہ اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں، کیونکہ اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کا بخشنے والا ہو، اور وہ جانتے بوجھتے کبھی اپنے کیئے پر اصرار نہیں کرتے۔‘‘

[۱۸۰] توبہ واستغفار کی فضیلت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَن يَّعْمَلْ سُوْءًا أَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (النساء:۱۱۰)

''اور جس سے کوئی بُرا کام سرزد ہو جائے یا وہ اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھے اور اس کے بعد وہ اللہ سے معافی کا خواستگار ہو تو وہ اللہ کو درگزر کرنے والا اور رحم کرنے والا پائے گا۔''

نیز فرمایا:

﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾ (الانفال:۳۳)

''اور اللہ ایسا کرنے والا نہ تھا کہ تو ان کے درمیان موجود ہو اور ان پر عذاب نازل کر دیا جائے اور نہ اللہ کا یہ قانون ہے کہ لوگ استغفار کر رہے ہوں اور وہ ان کو عذاب میں مبتلا کر دے۔''

اور فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوْا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللهَ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ﴾ (آلِ عمران:۱۳۵)

❁ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«والذي نفسي بيده، لو لم تُذْنِبُوا لذهب الله بكم، ولجاء بقوم يُذْنِبُونَ فيستغفرون الله فيغفر لهم»[۱۹]

''اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں ختم کر کے ایسے لوگ پیدا فرمائے گا جو گناہ کریں گے، پھر اللہ سے اپنے

---

[۱۹] صحیح مسلم؛ التوبۃ:۶۸۹۹

کیے کی معافی مانگیں گے اور وہ انہیں معاف فرما دے گا۔“

❁ اور فرمایا:

«إن صاحب الشمال ليرفع القلم ست ساعات عن العبد المسلم المخطيء المسيء فإن ندم واستغفر منها ألقاها وإلا كتب واحدة»⑳

”جب مسلمان کسی غلطی اور گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو دائیں طرف بیٹھا فرشتہ چھ ساعات تک اپنے قلم کو روکے رکھتا ہے، پھر اگر وہ اپنے کیے پر نادم و پشیمان ہوکر اللہ سے بخشش کا طلبگار ہو تو وہ فرشتہ اپنا قلم پیچھے ہٹا لیتا (لکھنے سے باز رہتا ہے)، وگرنہ ایک گناہ لکھتا ہے۔“

❁ اور فرمایا:

«إن العبد إذا أخطا خطيئة، نُكِتَت في قلبه نكتة سوداء فإن هو نزع واستغفر وتاب صقل قلبه وإن عاد زيد فيها حتى تعلو على قلبه، وهو الران الذي ذكر الله تعالى:﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾»㉑

”جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نشان پڑ جاتا ہے۔ اگر وہ اس گناہ سے دست بردار ہو جائے اور توبہ کرکے اللہ سے معافی مانگ لے تو اس کا دل دوبارہ پالش ہو جاتا ہے، لیکن اگر وہ دوبارہ گناہ کا ارتکاب کرے تو وہ

---

⑳ صحيح الجامع الصغير: ۲۰۹۷ والسلسلة الصحيحة: ۲۱۰/۳؛ رقم: ۱۲۰۹ 'حسن'

㉑ صحيح سنن الترمذي: ۲٦٥٤

نشان بڑھ جاتا ہے اور آخر بڑھتے بڑھتے پورے دل کو سیاہ اور زنگ آلود کر دیتا ہے اور یہی وہ زنگ آلودگی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح کیا ہے: ﴿كَـلَّا بَـلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَـكْسِبُوْنَ﴾ (الـمُـطـففين:١٤) ''اصل بات یہ ہے کہ ان کے دلوں پر ان کی بداعمالیوں کا زنگ چڑھ گیا ہے۔''

❀ آپ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ سے بخشش کی یہ دعا سب دعاؤں کی سردار ہے: «**اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰـهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ ، وَأَبُوْءُ بِذَنْبِيْ ، فَاغْفِرْلِيْ ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ** ، قال: ومن قالها من النهار موقنا بها فمات من يومه قبل أن يمسي فهو من أهل الجنة ، ومن قالها من الليل وهو موقن بها ، فمات قبل أن يصبح فهو من أهل الجنة»[۴۲]

''اے اللہ! تو میرا ربّ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں اور میں جہاں تک طاقت رکھتا ہوں، تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں اور اس اپنے کئے ہوئے عمل کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں ان نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو تو نے مجھے دی ہیں اور مجھے اپنے گناہوں کا بھی اعتراف ہے، پس تو مجھے معاف فرما دے، بلا شبہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو

---

[۴۲] صحيح البخاري؛ الدعوات :٦٣٠٦

معاف کرنے والا نہیں۔

فرمایا: جو شخص یہ کلماتِ استغفار دن کو دل کے یقین کے ساتھ پڑھے اور شام سے پہلے اسے موت آ جائے تو یہ جنتی ہے اور جو رات کو دل کے یقین کے ساتھ پڑھے، پھر صبح ہونے سے پہلے اسے موت آ جائے تو وہ جنتی ہے۔''

[۱۸۱] اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا اپنے مؤمن بندے کی توبہ پر خوش ہونا

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ٭ اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ﴾ (الاعراف:۱۵۶،۱۵۷)

''میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے، پس میں ان لوگوں کے لئے رحمت لکھ دوں گا جو برائیوں سے بچیں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور ان کے لئے جو میری آیات پر ایمان لائیں گے اور اس رحمت کے مستحق وہ لوگ ہوں گے جو اس پیغمبر نبی اُمی ﷺ کی پیروی اختیار کریں گے۔''

اور فرمایا:

﴿قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ إِنَّ اللهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ٭ وَأَنِيْبُوْا إِلٰى رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوْا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ٭ وَاتَّبِعُوْا أَحْسَنَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾ (الزمر:۵۸)

"اے نبی کہہ دو، اے میرے بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوجاؤ، یقیناً اللہ سارے گناہ معاف کردیتا ہے، وہ تو بڑا ہی غفور رحیم ہے۔ اپنے ربّ کی طرف پلٹ آؤ اور اس کے فرمانبردار بن جاؤ، قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے اور پھر کہیں سے تمھیں مدد نہ مل سکے۔ اور پیروی اختیار کرو اپنے ربّ کی بھیجی ہوئی بہترین کتاب کی قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اورتم کو خبر بھی نہ ہو۔"

❀ حدیثِ قدسی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

«من جاء بالحسنة فله عشر أمثالها أو أزيدُ، ومن جاء بالسيئة فجزاء سيئةٍ سيئةٌ مثلها أو أغفر، ومن تقرب مني شِبرا تقربت منه ذراعًا، ومن تقرب مني ذراعًا تقربت منه باعًا، ومن أتاني يمشي أتيتُه هَرْوَلةً، ومن لقيني بقراب الأرض خطيئةً لا يُشركُ بي شيئًا لَقِيْتُه بمثلِها مغفرة»[۴۳]

"جس نے ایک نیکی کی، اس کے لئے اس کا دس گنا اجر ہے، بلکہ اس سے بھی زیادہ دے دوں گا۔ اور جس نے برائی کی، اس کا بدلہ اس برائی سے زیادہ نہیں ہوگا، یا میں معاف کردوں گا۔ جو شخص ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے، میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوجاتا ہوں، جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے، میں دو ہاتھ اس کے قریب ہوجاتا ہوں، جو میری طرف چل کر آتا ہے، میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ اگر کوئی شخص میرے پاس زمین بھر کر بھی گناہ لے کر

---

[۴۳] صحیح مسلم؛ الذکر والدعاء: ٦٧٧٤

آئے ، بشرطیکہ اس نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا، تو میں اسی قدر بخشش سے اس کو مالا مال کر دوں گا۔''

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«لله أشد فرحًا بتوبة عبده حين يتوب إليه من أحدكم كان على راحلته بأرض فلاة، فانفلتت منه، وعليها طعامه وشرابه، فأيس منها فأتى شجرة، فاضطجع في ظلها، قد أيس من راحلته، فبينا هو كذلك إذا هو بها قائمةً عنده، فأخذ بخطامها، ثم قال من شدة الفرح: اللّٰهم أنت عبدي وأنا ربك، أخطأ من شدة الفرح» [۴۴]

''جب کوئی بندہ اللہ کے حضور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کی توبہ پر اس آدمی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی جنگل میں اپنی سواری پر سوار ہو، اسی پر اس کے کھانے پینے کا سامان لدا ہو، اور اچانک وہ سواری اس سے گم ہوجائے، آخر وہ سواری سے مایوس ہوکر (موت کا انتظار کرنے کے لئے) ایک درخت تلے آکر لیٹ جائے، جبکہ وہ سواری سے مایوس ہو چکا ہو، لیکن اچانک وہ سواری اس کے سامنے آ کھڑی ہو، وہ اس کی مہار پکڑ کر شدتِ فرح میں کہہ دے: اے اللہ، تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا ربّ، اور شدت جذبات میں اس کو پتہ نہ ہو کہ وہ غلطی کررہا ہے۔''

❁ حضرت عمر بن خطابؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی لائے

---

[۴۴] صحيح مسلم؛ التوبة:٦٨٩٥

گئے۔ آپؐ نے دیکھا کہ ان میں سے ایک عورت (اپنے بچے کی تلاش میں) دوڑتی پھرتی ہے۔ جب قیدیوں میں اسے کوئی بچہ نظر آتا تو وہ اسے پکڑ کر اپنے سینے سے چمٹا لیتی اور اسے دودھ پلانے لگتی۔ یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی؟ ہم نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! یہ کبھی ایسا نہیں کر سکتی۔ آپؐ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے بھی کہیں بڑھ کر مہربان ہے، جتنی کہ یہ عورت اپنے بچے پر ہے۔'' [۲۵]

❀ آپؐ نے فرمایا:

«من شهد أن لا إله الا الله وحده لا شريك له، وأن محمدًا عبده ورسوله، وأن عيسىٰ عبد الله ورسوله وكلمته ألقاها إلىٰ مريم وروح منه، وأن الجنة حق والنار حق، أدخله الله الجنة على ما كان من العمل» [۲۶]

''جو شخص گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰؑ بھی اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا وہ کلمہ ہیں جو اللہ نے مریم کی طرف ڈالا اور اس کی روح ہیں اور جنت اور جہنم برحق ہیں۔ اللہ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا، جس عمل پر بھی وہ ہو۔

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''جو شخص گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اس کے بندے اور

---

[۲۵] صحيح البخاري ؛ الأدب: ٥٩٩٩ ...... صحيح مسلم؛ التوبة: ٦٩١٢

[۲۶] صحيح البخاري؛ أحاديث الأنبياء: ۳۴۳۵ ...... صحيح مسلم؛ الإيمان: ۱۴۰

رسول ہیں، اللہ نے اس پر جہنم کو حرام کر دیا ہے۔''[۲۷]

❀ حدیثِ قدسی ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

«يا ابن آدم إنك ما دعوتني ورجوتني غفرت لك على ما كان منك ولا أبالي، يا ابن آدم، لو بلغتْ ذنوبك عنانَ السماء ثم استغفرتَني غفرتُ لك ولا أبالي، يا ابنَ آدم، إنك لو أتيتني بقراب الأرض خطايا، ثم لقيتني لا تشرك بي شيئًا، لأتيتك بقرابها مغفرة»[۲۸]

''اے آدم کے بیٹے! تو جب تک مجھے پکارتا رہے گا اور اپنی امیدیں مجھ سے وابستہ رکھے گا تو میں تجھ سے سرزد ہونے والے گناہوں کو معاف کرتا رہوں گا اور میں کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تیرے گناہ آسمان کی بلندی تک پہنچ جائیں، پھر تو مجھ سے بخشش کا طلبگار ہو تو میں تجھے بخش دوں گا اور کوئی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تو زمین بھر کر گناہوں کی لے کر میرے پاس آئے پھر تو مجھے اس حال میں ملے کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، تو میں بھی تجھے اتنی مغفرت کے ساتھ ملوں گا کہ اس سے زمین بھر جائے۔''

آخر میں نصیحت آموز حدیث پر اپنی بات کو ختم کرتا ہوں، شاید اللہ تعالیٰ ہمیں خود آگاہی اور نصیحت حاصل کرنے کی توفیق نصیب فرما دے۔

---

[۲۷] صحيح مسلم، الإيمان: ١٤١

[۲۸] صحيح سنن الترمذي: ٢٨٠٥ وحسَّنه الترمذي

❁ حضرت برا ابن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''لوگو! عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو، دو یا تین مرتبہ آپؐ نے یہ الفاظ دہرائے، پھر فرمایا: اے اللہ! میں تجھ سے عذابِ قبر کی پناہ مانگتا ہوں، تین دفعہ یہ الفاظ کہے۔ پھر فرمایا: جب مؤمن بندہ دنیا کو خیر باد کہہ کر سفر آخرت اختیار کرتا ہے تو آسمان سے فرشتے اترتے ہیں، ان کے چہرے اس قدر چمک دار، روشن، گویا سورج ہے۔ جنت کا ایک کفن اور جنت کی ایک بہترین خوشبو ان کے پاس ہوتی ہے، دور دور حدِ نگاہ تک پھیلے ہوئے یہ فرشتے اس کے پاس آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کے بعد ملک الموت تشریف لاتے ہیں اور وہ اس کے سرہانے بیٹھ کر یوں گویا ہوتے ہیں: اے پاکیزہ روح! اور ایک روایت میں ہے: اے مطمئن روح! اللہ کی مغفرت اور رضا مندی کی طرف نکل۔ تو وہ اس طرح باہر نکل آتی ہے، جس طرح مشکیزہ سے پانی نکلتا ہے۔ اس کے بعد فرشتہ اسے پکڑ لیتا ہے۔

اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ جب اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کرتی ہے تو آسمان و زمین کے درمیان اور آسمان پر موجود ہر فرشتہ اس کے لئے رحمت کی دعا کرتا ہے اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیے جاتے ہیں، ہر دروازے پر موجود فرشتے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ مقدس روح ان کے پاس سے گزرے۔

جب ملک الموت اس کو قبض کر لیتا ہے تو فوراً دوسرے فرشتے اس روح کو پکڑ لیتے ہیں اور اسے جنت کی وہ خوشبو لگا کر جنت کے کفن میں لپیٹ دیتے ہیں، قرآن نے اس حقیقت کو اس طرح بیان کیا ہے:

﴿ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ﴾ (الانعام:٦١)

''ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے اس کو فوت کرتے ہیں، وہ ہمارے احکام کی بجاآوری میں کوئی کوتاہی نہیں کرتے۔''

اس سے روئے زمین کی بہترین خوشبو کے لپکے اٹھتے ہیں، پھر جب فرشتے اسے لے کراوپر جاتے ہیں تو راستے میں فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے بھی گزرتے ہیں، وہ پوچھتے ہیں: یہ پاکیزہ روح کون ہے؟ وہ فرشتے اس کا دنیا کا خوبصورت ترین نام پکارتے ہوئے جواب دیتے ہیں کہ فلاں کا بیٹا فلاں ہے۔اس طرح وہ فرشتے اسے لے کرآسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں، پھر وہ اس کے لئے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کرتے ہیں، آسمان کا راستہ ان کے لئے کھول دیا جاتا ہے۔پھر ہرآسمان کے مقرب فرشتے اسے الوداع کرنے کے لئے اگلے آسمان تک اس کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں، آخر وہ فرشتے اسی شان وشوکت سے اس کو لے کرساتویں آسمان پر پہنچ جاتے ہیں۔تب اللہ تعالیٰ ارشادفرماتے ہیں: میرے بندے کا اعمال نامہ علیین میں لکھ دو: ﴿وَمَا اَدْرٰكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴾ (المطففین:١٩تا٢١) ''آپ کوکیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ ایک لکھی ہوئی کتاب ہےجس کی نگہداشت اللہ کے مقرب فرشتے کرتے ہیں۔''

چنانچہ اس کا اعمال نامہ علیین میں لکھ دیا جاتا ہے۔پھر اللہ کی طرف سے حکم ہوتا ہے: ''اسے زمین کی طرف واپس لے جاؤ، میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں نے انہیں اسی زمین سے پیدا کیا ہے، اسی زمین میں انہیں لوٹاؤں گا اور

اسی میں سے اُنہیں دوبارہ اٹھاؤں گا، پھر اسے زمین پر واپس کر دیا جاتا ہے۔ اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے۔ جب اس کے رشتے دار وغیرہ اسے دفنا کر واپس جا رہے ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر اس کے پاس دو سخت لب ولہجہ والے فرشتے آتے ہیں، وہ اسے سخت لہجے میں حکم دے کر بٹھا دیتے ہیں، اور اس سے پوچھتے ہیں: تیرا ربّ کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا ربّ اللہ ہے۔ وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ فرشتے پوچھتے ہیں: وہ آدمی جو تمہاری طرف مبعوث کیا گیا تھا، اس کے بارے میں کیا خیال ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ وہ سوال کرتے ہیں: تیرا عمل کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: میں نے اللہ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ فرشتہ دوبارہ اسے سخت انداز میں ڈانٹ کر پوچھتا ہے: تیرا ربّ کون ہے، تیرا دین کیا ہے، تیرا نبی کون ہے؟ یہ وہ آخری آزمائش ہے جو مؤمن کو درپیش ہوتی ہے۔ اسی موقع کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ (ابراہیم:۲۷)

”اللہ تعالیٰ ایمان لانے والوں کو جمنے اور مضبوط رہنے والی بات کے ذریعے ثابت قدمی عطا کرتا ہے۔“

چنانچہ وہ جواب دیتا ہے: میرا ربّ اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے، میرے نبی محمد ﷺ ہیں۔ اس پر آسمان سے آواز آتی ہے: میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لئے جنت کا ایک بچھونا بچھا دو اور اس کو جنت کا لباس پہنا دو، اور جنت کی

طرف ایک دروازہ اس کے لئے کھول دو۔ پھر جنت کی خوشبوئیں اور ہوائیں اس کے پاس آنے لگتی ہیں، اس کی قبر حدِ نگاہ تک کشادہ کر دی جاتی ہے، آپؐ نے فرمایا کہ اس کے پاس خوبصورت لباس میں ملبوس اور بہترین خوشبو لگائے ایک حسین وجمیل نوجوان آتا ہے، وہ آ کر کہتا ہے: میں تجھے ایک خوش کن بات کی خوشخبری دیتا ہوں: اللہ کی رضا مندی پر خوش ہو جاؤ، اور ایسے باغات پر جن کی نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ ہوں گی، اسی دن کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ بندہ پوچھتا ہے: اللہ تجھے خوش وخرم رکھے، تم کون ہو؟ خوشخبری لانے والے چہرے ایسے ہی ہوتے ہیں۔ وہ جواب دیتا ہے: میں تیرا نیک عمل ہوں، اللہ کی قسم! میں تو یہی جانتا ہوں کہ تم ہمیشہ اللہ کی فرمانبرداری میں کوشاں رہنے والے اور اس کی نافرمانی میں بہت سست واقع ہوئے تھے، اللہ تجھے اس کا بہترین بدلہ عطا کرے گا۔ پھر اس کے لئے جنت اور جہنم کا ایک ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے کہ اگر تو اللہ کا نافرمان ہوتا تو یہ جہنم تیرا ٹھکانہ ہوتی، اللہ نے تیری اطاعت کی وجہ سے جہنم کی بجائے جنت کو تیرا ٹھکانہ بنا دیا ہے۔ جب وہ جنت کی نعمتیں اپنے سامنے دیکھتا ہے تو وہ آرزو کرتا ہے: اے میرے ربّ! قیامت جلد بپا کر دے، تا کہ میں اپنے اہل وعیال اور مال ومتاع کے پاس پہنچ سکوں۔ جواب ملتا ہے: ابھی آرام کرو۔

اور کافر (دوسری روایت میں فاجر) جب دنیا کو چھوڑ کر آخرت کے سفر پر روانہ ہوتا ہے تو نہایت سخت گیر، طاقتور، کالے سیاہ چہروں والے فرشتے آسمان سے نازل ہوتے ہیں، ان کے بائیں ہاتھ میں آتشِ جہنم کے ٹاٹ ہوتے

ہیں، وہ آ کر اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور حد نگاہ تک فرشتے ہی فرشتے ہوتے ہیں۔ آخر ملک الموت تشریف لاتے ہیں اور اس کے سر کے پاس بیٹھ کر کہتے ہیں: اے خبیث روح! اللہ تعالیٰ کے غضب و غصہ کا شکار ہونے کے لئے باہر نکلو۔ پھر ملک الموت اس کے جسم میں داخل ہو کر اس طرح اس کی روح کو کھینچتے ہیں، جس طرح گوشت بھوننے والی نوک دار سلاخوں کو گیلی روئی میں ڈال کر کھینچا جائے۔ اس سے اس کی رگیں اور پٹھے تار تار ہو جاتے ہیں۔ زمین و آسمان کے درمیان موجود تمام فرشتے اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ اسی طرح آسمان کے اوپر موجود فرشتے بھی اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ آسمان کے تمام دروازے اس کے لئے بند کر دیے جاتے ہیں۔ آسمان کے دروازے کا ہر نگران فرشتہ اللہ تعالیٰ سے استدعا کرتا ہے کہ یا اللہ! اس روح کو ہمارے دروازے سے نہ گزارا جائے۔ جب ملک الموت روح کو نکال کر فارغ ہو جاتا ہے تو پلک جھپکنے سے پہلے دوسرے فرشتے اس روح کو پکڑ کر جہنم کے ٹاٹ میں لپیٹ دیتے ہیں۔ اس سے گلے سڑے اور تعفن زدہ مردار کی سی نہایت گندی بدبو آتی ہے۔ فرشتے اس کی روح کو لے کر آسمان کی طرف پرواز کرتے ہیں۔ جس فرشتہ کے پاس سے بھی گزرتے ہیں، وہ کہتا ہے: یہ خبیث روح کون ہے؟ وہ اس کا دنیا کا گھٹیا اور بدترین نام پکار کر کہتے ہیں: یہ فلاں کا بیٹا فلاں ہے۔ آخر وہ آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ جب اس کے لئے آسمان کا دروازہ کھولنے کی درخواست کی جاتی ہے تو دروازے نہیں کھولے جاتے۔ اس پر رسول ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ

الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ﴾ (الاعراف:۴۰)

''ان کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے۔ان کا جنت میں داخل ہونا اتنا ہی محال ہے جیسے سوئی کے ناکے سے اونٹ کا گزر جانا۔ہم مجرموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔''

پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے، اس کا نامہ اعمال زمین کے سب سے نچلے حصہ میں واقع سِجّین میں رقم کردو۔اس کے بعد حکم ہوتا ہے: میرے اس بندے کو زمین پر واپس لے جاؤ۔ میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ اسی سے انہیں پیدا کروں گا، اسی میں واپس لوٹاؤں گا اور پھر اسی سے دوبارہ اٹھاؤں گا۔ چنانچہ نہایت بدترین انداز سے اس کی روح کو زمین پر پٹخ دیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنے جسم میں داخل ہوجاتی ہے۔اس پر آپؐ نے قرآن کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللهِ فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾ (الحج:۳۱)

''جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا تو گویا وہ آسمان کی بلندیوں سے نیچے گر گیا یا تو اسے پرندے اُچک لے جائیں گے یا ہوا اس کو اڑا کر ایسی جگہ پھینک دے گی جہاں اس کے چیتھڑے اڑ جائیں گے۔''

اس کی روح اس کے جسم میں واپس کردی جاتی ہے۔جب اس کے عزیز واقارب اس کو دفن کرکے واپس جارہے ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی چاپ سن رہا ہوتا ہے۔اس کے بعد دوسخت گیر فرشتے اس کے پاس آتے ہیں۔ وہ بُری طرح جھنجھوڑ کر اسے اٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں: مــن ربك؟

(تیرا ربّ کون ہے؟) وہ جواب دیتا ہے: ہائے افسوس! مجھے معلوم نہیں ۔ وہ پوچھتے ہیں: تیرا دین کیا ہے؟ وہ پریشانی کے عالم میں جواب دیتا ہے: ہائے افسوس! مجھے نہیں معلوم ۔ وہ پوچھتے ہیں: اس انسان کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے جس کو تمہاری طرف مبعوث کیا گیا تھا؟ تو وہ آپ ؐ کا نام بتانے سے قاصر رہتا ہے۔ اور جب اسے بتایا جاتا ہے کہ وہ محمد ؐ ہیں تو وہ نہایت پریشان ہوکر کہتا ہے: مجھے نہیں علم ،البتہ لوگوں کو ایسا کہتے سنا تھا۔اس سے کہا جاتا ہے: نہ ہی تو نے خود پہچانا اور نہ ہی کسی کی پیروی کی۔ پھر آسمان سے آواز آتی ہے: یہ جھوٹا ہے،اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور جہنم کی طرف سے ایک دروازہ اس کے لئے کھول دو۔ پھر جہنم کی شدتِ حرارت اور لو کے تیز جھونکے اس پر چھوڑ دیے جاتے ہیں۔اس کی قبر اس پر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری کے اندر گھس جاتی ہیں۔اس کے بعد ایک نہایت بدشکل انسان جس کے گندے کپڑوں سے بدبو اُٹھ رہی ہوتی ہے،اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے :ایک تکلیف دہ خبر ہے ،یہی دن ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ وہ جواب دیتا ہے: اللہ تجھے بھی تکلیف دہ خبر سے دوچار کرے ،تم کون ہو؟ بری خبریں لانے والے چہرے ایسے ہی ہوتے ہیں۔ وہ جواب دیتا ہے: میں تیرا خبیث عمل ہوں۔ اللہ کی قسم! میں تو اتنا جانتا ہوں کہ تو اللہ کی اطاعت کے معاملہ میں انتہائی سست اور اللہ کی نافرمانی کرنے میں انتہائی تیز واقع ہوا تھا۔اب اللہ تجھے بدترین انجام سے دوچار کرے گا۔ پھر اس کے اوپر ایک اندھا، گونگا اور بہرہ داروغہ مقرر کر دیا جاتا ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کی گرز ہوتی ہے جو اگر پہاڑ پر

ماری جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہوکر دھول بن جائے۔ وہ اسے اس زور سے مارتا ہے کہ وہ ریزہ ریزہ ہوکر مٹی بن جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اسے اس کی اصل شکل پر بحال کردیتے ہیں۔ وہی داروغہ دوبارہ اس کو وہ گرز مارتا ہے، شدتِ تکلیف سے وہ ایسی زوردار چیخ مارتا ہے کہ جن وانس کے علاوہ کائنات کی ہر مخلوق اس کو سنتی ہے، پھر اس کیلئے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اسے آگ کے بستر پر لٹا دیا جاتا ہے۔ وہ درخواست کرتا ہے، اے اللہ! قیامت کبھی نہ آئے۔"[۲۹]

تم بعون الله وفضله والحمدلله
الذي بنعمته تتم الصالحات

---

[۲۹] مسند أحمد: ٤/ ٢٨٧ ، قال الحاكم: صحيح على شرط الشيخين وصحّحه ابن القيم في إعلام الموقعين ووافقه الألباني في أحكام الجنائز ص١٩٨ ، مكتبة المعارف

نیز مسند احمد کے محققین، شعیب الارناؤوط وغیرہ نے بھی اس حدیث کی سند کو صحیح اور اس کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔ (دیکھئے: الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد: ٣٠/ ٥٠٣ ، رقم: ١٨٥٣٤)

عرضِ مترجم

حوالہ جات کے متعلق وضاحت

اس کتاب کو ۱۳۱۱ فیصد پر شائع کیا گیا ہے کیونکہ اکثر عبارتیں انڈینٹ میں ہیں، چاہے اصل متن ۱۵.۴ تک ہو جائے کیونکہ مکمل عبارتیں بہت کم ہیں

اشاعت سے قبل تمام ؟؟؟ چیک کرلیں اور حواشی اپنے صفحہ پر لگا دیں

مقدمہ میں تخریج مختصر کرنے کا طریقہ اور؛ 'حسن' وغیرہ اور سطریں بچانے کے لئے ترجمہ پر حوالہ وغیرہ

صحیح بغیر صراحت سے مراد امام البانی کی صحت ہے۔

مراجع کتب ذکر کریں، اور امام البانی کی اہم کتب صحت کا مثلاً صحیح ادب مفرد، صحیح الترغیب تذکرہ کردیں

آیات قرآنی کے حوالے چھوٹے کریں

سیٹنگ سمیع الرحمٰن

ہر ۱۰ عنوانات کے بعد حواشی میں تبدیلی

مختصر علامت صحت، جہاں صحیح نہیں وہاں حسن کی صراحت کی ہے۔

① صحيح البخاري، صحيح مسلم، صحيح سنن أبو داود، صحيح جامع الترمذي، صحيح سنن النسائي، صحيح سنن ابن ماجه، موطأ، صحيح الترغيب

* صحيح البخاري، كتاب اللباس:٦٥٤٣ ومسلم، كتاب البر والصلة: ٦٩٨٧ متفق عليه / صحيح البخاري: وقاله الألباني في الضعيفة

«إن لربكم في أيام دهركم نفحات فتعرضوا لها لعل أحدكم أن يصيبه منها نفحة لا يشقى بعدها أبدا »(المعجم الاوسط :۲۲۲/٦،صحیح وضعیف الجامع الصغیر۱۹۱۷'ضعیف')

(١٩)ضعيف الترغيب:٩١٠

صفحہ نمبر۱۱۲پر حوالہ نمبر۱۴نہیں ہے،آگے ترتیب درست کریں

مجلس التحقیق الاسلامی

J-99 ماڈل ٹاؤن لاہور 54700

فون:5866396,5866476,5839404